

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ دوم

کتاب الاستیذان
کتاب التقدير

کتاب الادب
کتاب الرقاق
کتاب النکود

کتاب اللباس
کتاب الدعوات
کتاب الايمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سہیب بن صالح بن زید بن عساکر بن علی بن ابی طالب

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الی باری عظمیٰ صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱۷	کتاب اللباس				
"	کس نے زینت کو حرام کیا ہے؟	۴۵۴			
"	بغیر بکتر کے	۴۵۵			
۳۱۸	پکڑا سمیٹنا	۴۵۶			
"	جو شخصوں سے نیچے ہو	۴۵۷			
"	بکتر کی دھبہ سے پکڑا لکھنا	۴۵۸			
۳۲۰	جھالدار تہبند	۴۵۹			
"	چادر	۴۶۰			
۳۲۱	قمیص پہننا	۴۶۱			
۳۲۲	قمیص کا گہریاں سینے پر	۴۶۲			
۳۲۳	تنگ آستینوں کا جبہ پہننا	۴۶۳			
"	غزدہ میں اُون کا جبہ	۴۶۴			
"	بُجا اور ریشمی فروج	۴۶۵			
۳۲۴	پاجامے	۴۶۶			
"	چوخی یا کرتے	۴۶۷			
۳۲۵	عمامے	۴۶۸			
"	سر ڈھکنا	۴۶۹			
۳۲۶	خود	۴۷۰			
"	دھاری دار چادر	۴۷۱			
۳۲۸	کسا اور حمیصہ	۴۷۲			
۳۲۹	اشتمال عطاء	۴۷۳			
۳۳۰	ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھنا	۴۷۴			
۳۳۱	کالی چادر	۴۷۵			
"	سبز کپڑے	۴۷۶			
۳۳۲	سفید کپڑے	۴۷۷			
۳۳۳	ریشم پہننا	۴۷۸			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۷۹	بغیر پینے ریشم چھوٹا	۳۳۵	۵۰۵	مرگاتے کے لیے انگوٹھی	۳۳۸	۵۳۳	جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا	۳۶۱
۲۸۰	ریشم بچھانا	۳۳۶	۵۰۶	انگوٹھی کا نگینہ تنہی کی طرف رکھنا	"	۵۳۴	ذریعہ	۳۶۲
۲۸۱	قیمتی کپڑا پہننا	"	۵۰۷	انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں	"	۵۳۵	حسن کے لیے دانتوں کی کشادگی	۳۶۲
۲۸۲	خارش کی وجہ سے ریشم کا استعمال	"	۵۰۸	کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر نقش نہ کرے	۳۵۰	۵۳۶	بالوں میں انگوٹھے مصنوعی بال لگانا	"
۲۸۳	ریشم عورتوں کے لیے	۳۳۷	۵۰۹	عورتوں کے لیے انگوٹھی	"	۵۳۷	چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں	۳۶۳
۲۸۴	لباس اور بستروں کے معاملے میں	"	۵۱۰	عورتوں کے لیے ہار	"	۵۳۸	مصنوعی بال جوڑنے والی	"
۲۸۵	نیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟	۳۳۹	۵۱۱	ہار عاریت لینا	"	۵۳۹	گودنے والی	۳۶۵
۲۸۶	مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۳۴۰	۵۱۲	بایاں	"	۵۴۰	گودوانے والیاں	۳۶۶
۲۸۷	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	"	۵۱۳	بچوں کے لیے ہار	۳۵۱	۵۴۱	تصویری	"
۲۸۸	سرخ کپڑا	"	۵۱۴	عورتوں کی پال ڈھال کے مرد	"	۵۴۲	تصویری بنانے پر مذاب	۳۶۷
۲۸۹	سرخ میشرہ	"	۵۱۵	ایسے مردوں کو گھر سے نکالنا	"	۵۴۳	تصویریوں کو توڑنا	"
۲۹۰	دباغت والے اور غیر دباغت کے چہرے کے پاپوش	۳۴۱	۵۱۶	موچھ کا کم کرانا	۳۵۲	۵۴۴	تصویریوں کو روندنا	۳۶۸
۲۹۱	داسنے پاؤں میں پہنے جوتا پہنے	۳۴۲	۵۱۸	دارھی بردھانا	"	۵۴۶	تصویریوں کے ساتھ ناز بردھانا	۳۶۹
۲۹۲	پہنے بائیں پیر کا جوتا نکالے	"	۵۱۹	برصا پے کے متعلق روایتیں	۳۵۴	۵۴۷	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے	"
۲۹۳	صرف ایک پاؤں میں جوتا	"	۵۲۰	خضاب	۳۵۵	۵۴۸	ایسے گھر میں نہ جانا جس میں تصویر ہو	۳۷۰
	پہن کر نہ چلے	"	۵۲۱	گھونگر یا لے بال	"	۵۴۹	تصویر بنانے پر لعنت بھیجنا	"
۲۹۴	دو تسمے ایک چل میں	"	۵۲۲	بالوں کو جمانا	۳۵۷	۵۵۰	جوتھویر بنانے کا	"
۲۹۵	چہرے کا سرخ خیمہ	۳۴۳	۵۲۳	بچے سے مانگ نکالنا	۳۵۸	۵۵۱	سواری پر پیچھے بیٹھنا	۳۷۱
۲۹۶	چٹائی پر بیٹھنا	"	۵۲۴	گیسو	۳۵۹	۵۵۲	ایک سواری پر تین افراد	"
۲۹۷	کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو	۳۴۴	۵۲۵	قرع	"	۵۵۳	سواری کے مالک کا سواری پر	"
۲۹۸	سونے کی انگوٹھیاں	"	۵۲۶	مورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۳۶۰	"	آگے بیٹھنا	"
۲۹۹	چاندی کی انگوٹھی	۳۴۵	۵۲۷	سر اور دارھی میں خوشبو	"	۵۵۴	باب ۵۵۴	۳۷۲
۵۰۰	باب ۵۰۰	"	۵۲۸	کنگھا کرنا	"	۵۵۵	سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	"
۵۰۱	انگوٹھی کا نگینہ	۳۴۶	۵۲۹	حائض عورت کا کنگھا کرنا	"	۵۵۶	چیت لیٹنا	۳۷۳
۵۰۲	لوہے کی انگوٹھی	"	۵۳۰	کنگھا کرنا	۳۶۱		کتاب الادب	
۵۰۳	انگوٹھی پر نقش	۳۴۷	۵۳۱	مشک کے بارے میں روایات	"	۵۵۷	باب ۵۵۷	"
۵۰۴	چھنگلیا میں انگوٹھی	۳۴۸	۵۳۲	کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے	"	۵۵۸	اچھے معاملے کا مستحق؟	"

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۰۳	اپنے بھائی کی تعریف کرنا	۶۱۱	۳۸۸	پڑوسی کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو	۵۸۶	۳۷۴	والدین کی اجازت کے بغیر جہاد	۵۵۹
۴۰۴	قرابتداروں کا حکم	۶۱۲				"	کوئی شخص والدین کو برا بھلا نہ کہے	۵۶۰
۴۰۴	حسد اور غیبت کی ممانعت	۶۱۳	۳۸۹	اللہ اور آخرت پر ایمان	۵۸۷	"	جس نے والدین سے نیک معاملہ کیا	۵۶۱
"	بدگمانی سے بچو	۶۱۴	"	پڑوسی کا حق	۵۸۸	۳۷۶	والدین کی نافرمانی	۵۶۲
۴۰۵	کوٹنا لگانا کیا جاسکتا ہے	۶۱۵	"	ہر بھلائی صدقہ ہے	۵۸۹	۳۷۷	مشترک والد سے صلہ رحمی	۵۶۳
"	اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنا	۶۱۶	۳۹۰	شیرینی کلام	۵۹۰	"	عورت کو والدہ کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۴
۴۰۶	تکبر اور غرور	۶۱۷	"	معاملات میں نرمی	۵۹۱	۳۷۸	مشترک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی	۵۶۵
"	ترک ملاقات	۶۱۸	۳۹۱	مومنوں کا باہمی تعاون	۵۹۲	"	صلہ رحمی کی فضیلت	۵۶۶
۴۰۸	ترک ملاقات کس سے جائز ہے	۶۱۹		پچیسویں پارہ		۳۷۹	قطع رحم کرنے والے کا گناہ	۵۶۷
"	اپنے دوست کی ملاقات	۶۲۰				"	جس کے رزق میں کشادگی کی گئی	۵۶۸
۴۰۹	ملاقات کرنا	۶۲۱	۳۹۲	اچھی سفارش اور بری سفارش	۵۹۳	۳۷۹	جس نے صلہ رحمی کی	۵۶۹
"	دفعہ کی آمد پر زیارت	۶۲۲	"	اپنے فاضل نہ سمجھو	۵۹۴	۳۸۰	صلہ رحمی سے رحم کی سیرابی ہوتی ہے	۵۷۰
۴۱۰	بھائی پارہ	۶۲۳	۳۹۳	حسن خلق اور سخاوت	۵۹۵	"	بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے	۵۷۱
۴۱۱	ہنسی اور مسکراہٹ	۶۲۴	۳۹۵	اپنے گھر والوں میں رہنے کا طریقہ	۵۹۶		جس نے شرک کی حالت میں	۵۷۲
۴۱۲	اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ صلہ رحمی	۶۲۵	"	محبت اللہ کی طرف سے ہے	۵۹۷	۳۸۱	صلہ رحمی کی	
۴۱۵	خوش اطواری	۶۲۶	۳۹۶	محبت اللہ کے لیے ہے	۵۹۸	"	دوسرے بچے کو اپنے ساتھ کھینچنا	۵۷۳
۴۱۶	تکلیف پر صبر	۶۲۷	"	کوئی حاجت دوسری کو متھو نہ کہو	۵۹۹	"	بچے کے ساتھ رحم	۵۷۴
"	لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونا	۶۲۸	۳۹۷	گالی گلوچ سے پرہیز	۶۰۰	۳۸۳	رحمت کے ساتھ بنائے گئے	۵۷۵
۴۱۷	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۶۲۹	۳۹۹	کسی کو لانا یا ٹھکانا کہنا	۶۰۱	۳۸۴	اولاد کو روزی کے عوض قتل کرنا	۵۷۶
"	کافر نہ کہنے والے	۶۳۰	"	غیبت کرنا	۶۰۲	"	بچے کو گود میں لینا	۵۷۷
۴۱۹	احکام میں سختی	۶۳۱	۴۰۰	انصار میں سب سے بہتر گھر	۶۰۳	"	بچے کو ران پر رکھنا	۵۷۸
۴۲۰	غصے سے بچنا	۶۳۲	"	مفسد کی غیبت	۶۰۴	۳۸۵	مراحم اور تعلقات کو نبھانا	۵۷۹
۴۲۱	شرم و حیا	۶۳۳	"	چغلی خوری کبیرہ گناہ ہے	۶۰۵	"	یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت	۵۸۰
۴۲۲	اگر شرم و حیا نہ ہو تو جو چاہے کر	۶۳۴	۴۰۱	چغلی خوری کی کراہت	۶۰۶	"	بیواؤں کے لیے کوشش کرنا	۵۸۱
"	دینی مسئلہ میں شرم نہیں	۶۳۵	"	جھوٹ کہنے سے بچو	۶۰۷	۳۹۸	مسکین کے لیے کوشش کرنا	۵۸۲
۴۲۳	آسانی کو سختی نہ کر دو	۶۳۶	"	دور و خانہ	۶۰۸	"	انسانوں اور جانوروں پر رحم	۵۸۳
۴۲۴	ہنسی خوشی سے پرہیز کرنا	۶۳۷	۴۰۲	ساقیوں کے بارے	۶۰۹	۳۸۷	پڑوسی کے بارے وصیت	۵۸۴
۴۲۵	رواداری	۶۳۸	"	کوئی طرح مکروہ ہے	۶۱۰	۳۸۸	جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں	۵۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۳۹	مومن کون ہے	۴۲۶	۶۴۳	حزن نام رکھنا	۴۳۶	۶۸۹	سوار پیدل کو سلام کرے	۴۹۱
۶۴۰	مہمان کا حق	"	۶۴۳	نام بدلنا	"	۶۹۰	چلنے والا بیٹھنے والے کو	"
۶۴۱	مہمان کی عزت و خدمت کرنا	۴۲۷	۶۴۵	انبیاء کے نام پر نام	۴۳۷	۶۹۱	چھوٹا بڑے کو	"
۶۴۲	مہمان کا کھانا تیار کرنا	۴۲۸	۶۴۶	ولید بن ولید کا نام	۴۳۸	۶۹۲	سلام کا عام کرنا	۴۹۲
۶۴۳	مہمان پر غصہ گناہ ہے	"	۶۴۷	نام کم کر کے بچا کرنا	۴۳۸	۶۹۳	جاننے والا نہ جاننے والے کو	"
۶۴۴	مہمان اگر میزبان کو کھانے میں شریک کرے	۴۲۹	۶۴۸	بچہ کی کنیت قبل پیدائش	۴۳۹	۶۹۴	آیت پردہ کا نزول	"
۶۴۵	بڑوں کے حقوق	۴۳۰	۶۴۹	ابو حباب کنیت رکھنا	"	۶۹۵	اجازت مانگنا	۴۹۳
۶۴۶	شعرو جزد وغیرہ	۴۳۱	۶۵۰	سب سے برا نام	۴۴۰	۶۹۶	اعضاء کا زنا	۴۹۴
۶۴۷	مشرکین کی بھوک کرنا	۴۳۲	۶۵۱	مشرک کی کنیت رکھنا	۴۴۱	۶۹۷	سلام سے اجازت طلب کرنا	"
۶۴۸	مشرک کوئی اگر عظم و قرآن سے روک دے	۴۳۵	۶۵۲	صراحت سے بات نہ کہنا	۴۴۲	۶۹۸	بایا ہوا بھی اجازت لے	۴۹۵
۶۴۹	آپ کے ارشاد کی تشریح	"	۶۵۳	یہ چیز نہیں ہے کہنا؟	۴۴۳	۶۹۹	بچوں کا سلام	"
۶۵۰	زمعوا کے بارے روایت	۴۳۶	۶۵۴	آسمان کی طرف دیکھنا	۴۴۴	۷۰۰	مرد عورتوں کو اور عورتیں	"
۶۵۱	دیکھ کہنا کیسا ہے؟	۴۳۷	۶۵۵	پانی اور مکڑی میں مکڑی مارنا	۴۴۵	۷۰۱	مردوں کو سلام کہیں؟	"
۶۵۲	اللہ کی محبت کی نشانی	۴۳۸	۶۵۶	زمین سے کریدنا	۴۴۶	۷۰۲	جب کوئی کہے کہ کون؟	۴۴۷
۶۵۳	یہ کہنا کہ دور ہو جا	۴۳۹	۶۵۷	تعجب پر تکبیر کہنا	۴۴۷	۷۰۳	جواب میں علیک السلام کہنا	"
۶۵۴	کسی کو مرحبا کہنا	۴۴۰	۶۵۸	لکڑی پھینکنے کی ممانعت	۴۴۸	۷۰۴	فناں تجھے سلام کہتا ہے	۴۴۸
۶۵۵	لوگ باپوں کے نام سے پکارے جائیں گے	"	۶۵۹	چھینکنے والا الحمد للہ کہے	۴۴۹	۷۰۵	اگر مجلس میں غیر مسلم بھی ہوں	"
۶۵۶	کوئی شخص ایسا نہ کہے	۴۴۳	۶۶۰	چھینک کا جواب	۴۵۰	۷۰۶	مترکب گناہ	۴۴۹
۶۵۷	زمانے کو برا نہ کہو	"	۶۶۱	چھینک کا بہتر ہونا	"	۷۰۷	ذمیوں کو سلام کا جواب؟	۴۵۰
۶۵۸	کرم مومن کا ولی ہے	۴۴۴	۶۶۲	چھینکنے والے کا جواب	"	۷۰۸	خط کو دیکھنا کب جائز ہے	"
۶۵۹	فداک ابی و امی کہنا	"	۶۶۳	کیسے دیا جائے؟	۴۴۵	۷۰۹	اہل کتاب کو خط	۴۵۱
۶۶۰	اللہ مجھ کو تم پر قہر کرے کہنا	۴۴۵	۶۶۴	چھینکنے والے کو کب جواب نہ دے	۴۵۸	۷۱۰	خط کی ابتداء کن الفاظ سے کی جائے	"
۶۶۱	محبوب ترین نام	۴۴۵	۶۶۵	جائی اُسے تو منیر ہاتھ رکھے	"	۷۱۱	سردار کے لیے کھڑا ہونا	"
۶۶۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اللہ	"	۶۶۶	کتاب الاستیذان	"	۷۱۲	معاذ فر کرنا	۴۵۲
	کنیت کو اکٹھا نہ کرو	"	۶۶۷	سلام کی ابتداء	"	۷۱۳	دونوں ہاتھ مقام لینا	"
			۶۶۸	کسی کے گھر میں داخل ہونا	۴۶۰		÷ ÷ ÷	
			۶۶۹	سلام اللہ کا نام بھی ہے	۴۶۱			
			۶۷۰	کم کا زیادہ کو سلام کرنا				

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	چھبیسواں پارہ		۴۳۷	عمارت کے بارے میں	۳۸۸	۴۶۱	بنیر قبلہ رو کے دُعا	۵۰۳
۴۱۳	معافہ کرنا	۴۳۸	۴۳۸	اللہ کو پکارو	۳۸۹	۴۶۲	قبلہ رو ہو کر دُعا کرنا	۵۰۴
۴۱۳	لبیک و سجدیک سے	۴۳۹	۴۳۹	سب سے بہتر استغفار	"	۴۶۳	طولی عمر اور مال کے لیے دُعا	۵۰۴
	{ جواب دینا	۴۴۰	۴۴۰	دن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار	۳۹۰	۴۶۴	پریشانی کے وقت کی دُعا	۵۰۴
۴۱۵	کسی کو بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھانے	۴۴۱	۴۴۱	توبہ	"	۴۶۵	سخت مصیبت سے پناہ	۵۰۵
۴۱۶	مجلس میں کشادگی پیدا کرنا	۴۴۲	۴۴۲	دائیں پہلو بیٹھنا	۳۹۱	۴۶۶	نبی کریم کی دُعا	۵۰۵
۴۱۷	جو مجلس میں کھڑا ہو گیا	۴۴۳	۴۴۳	مہارت میں رات گزارنا	۳۹۲	۴۶۷	موت اور زندگی کی دُعا	۵۰۶
۴۱۸	ہاتھ سے احتیاء کرنا	۴۴۴	۴۴۴	سوئے وقت کیا پڑھا جائے	"	۴۶۸	برکت کی دُعا	۵۰۶
۴۱۹	ٹیک لگا کر بیٹھنا	۴۴۵	۴۴۵	دایاں ہاتھ	۳۹۳	۴۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر	۵۰۷
۴۲۰	تیز چلنا	۴۴۶	۴۴۶	دائیں کروٹ پر سونا	"	۴۷۰	درود بھیجنا	۵۰۷
۴۲۱	تخت	۴۴۷	۴۴۷	رات کو جاگنے کے وقت دُعا	۳۹۴	۴۷۱	کیا آپ کے سوا بھی دوسرے	۵۰۸
۴۲۲	جس کے لیے گناہ بچا یا گیا	۴۴۸	۴۴۸	سوئے وقت تکبیر	۳۹۵	۴۷۲	پر درود بھیجا جاسکتا ہے	۵۰۸
۴۲۳	عمر کے بعد قیلولہ	۴۴۹	۴۴۹	سوئے وقت اعوذ باللہ	"	۴۷۳	اگر میرے سے کسی کو کوئی	۵۰۹
۴۲۴	مسجد میں قیلولہ	۴۵۰	۴۵۰	باب ۵۰	"	۴۷۴	تکلیف پہنچی ہو	۵۰۹
۴۲۵	کسی کے ہاں قیلولہ	۴۵۱	۴۵۱	آدھی رات کے وقت	۳۹۶	۴۷۵	ففتوں سے پناہ مانگنا	۵۱۰
۴۲۶	سہولت کے مطابق بیٹھنا	۴۵۲	۴۵۲	دُعا کرنا	"	۴۷۶	لوگوں کے غلبہ سے پناہ	۵۱۰
۴۲۷	سرگوشی کرنا	۴۵۳	۴۵۳	بیت الخلاء کے لیے	"	۴۷۷	غذاب قبر سے پناہ	۵۱۱
۴۲۸	چت لیٹنا	۴۵۴	۴۵۴	صبح کے وقت کیا کہے؟	"	۴۷۸	ففتوں سے پناہ	۵۱۱
۴۲۹	ایک کو چھوڑ کر دُعا کا آپس	۴۵۵	۴۵۵	غمازیں دُعا	۳۹۷	۴۷۹	گناہ اور قرص سے پناہ	۵۱۲
	{ میں سرگوشی کرنا	۴۵۶	۴۵۶	غماز کے بعد دُعا	۳۹۸	۴۸۰	بزدلی سے پناہ	۵۱۲
۴۳۰	راز داری	۴۵۷	۴۵۷	ان کے لیے دُعا کیجئے	۳۹۹	۴۸۱	بخل سے پناہ	۵۱۳
۴۳۱	اگر تین سے زیادہ افراد ہوں	۴۵۸	۴۵۸	صبح کی رعایت	۵۰۱	۴۸۲	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۵۱۳
۴۳۲	دیر تک سرگوشی کرنا	۴۵۹	۴۵۹	عزم و یقین سے دُعا کرنا	۵۰۲	۴۸۳	مالداری کے فتنہ سے پناہ	۵۱۴
۴۳۳	سوئے وقت کی تدابیر	۴۶۰	۴۶۰	اگر بندہ جلد بازی نہ کرے	"	۴۸۴	محتاجی سے پناہ	۵۱۴
۴۳۴	رات کو دروازہ بند کرنا	۴۶۱	۴۶۱	دعائیں ہاتھ اٹھاتا	"	۴۸۵	مال کی زیادتی کی دُعا	۵۱۵
۴۳۵	بڑے ہو کر غصہ کرنا	۴۶۲	۴۶۲		"		استخارہ کی دُعا	۵۱۵
۴۳۶	کھیل جو عبادت سے غافل کر دے	۴۶۳	۴۶۳		"			

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۵۵۳	جس نے صرف ارادہ کیا	۸۳۷	۵۳۰	ساتھ سال کی عمر	۸۱۱	۵۱۶	وضو کے وقت کی دُعا	۷۸۶
"	گناہوں کو بھکا جانا	۸۳۸	"	اللہ کی خوشنودی	۸۱۲	"	گھائی پر چڑھنے کی دُعا	۷۸۷
"	اعمال کا اعتبار	۸۳۹	۵۳۱	دنیا کی زینت	۸۱۳	"	دادی میں اترتے وقت	۷۸۸
۵۵۵	گوشہ نشینی	۸۴۰	۵۳۲	اللہ کا وعدہ حق ہے	۸۱۴	۵۱۷	کی دُعا	
۵۵۶	امانت کا اٹھ جانا	۸۴۱	"	نیکوں کے گزر جانے کے	۸۱۵	"	سفر کے ارادہ کے وقت کی دُعا	۷۸۹
۵۵۷	ریا اور شہرت	۸۴۲	"	بارے میں	"	"	خادی کرتے والے کے	۷۹۰
"	اللہ کی راہ میں لگانا	۸۴۳	۵۳۵	مال اور اولاد آزمائش ہے	۸۱۶	"	لیے دُعا	
۵۵۸	تواضع	۸۴۴	۵۳۶	مال سرسبز و خوشگوار ہے	۸۱۷	۵۱۸	جب بیوی کے پاس آئے	۷۹۱
۵۵۹	قیامت کا معاملہ	۸۴۵	"	جو موت سے پہلے خرچ	۸۱۸	"	اسے ہمارے رب دیتا اور	۷۹۲
"	باب ۸۴۶	۸۴۶	۵۳۷	کر یا گیا	"	"	آخرت میں بھلائی عطا فرما	
۵۶۰	اللہ کی ملاقات کو محبوب جانتا	۸۴۷	"	کم مایہ کون ہے؟	۸۱۹	"	دنیا کی آزمائش سے پناہ	۷۹۳
۵۶۱	جان کنی	۸۴۸	۵۳۹	مجھے یہ پسند نہیں الخ	۸۲۰	۵۱۹	بار بار دُعا کرنا	۷۹۴
۵۶۳	ستائیس سوال پارہ		۵۴۰	سرمایہ داری کیا ہے؟	۸۲۱	"	مشرکین کے لیے دعا	۷۹۵
			"	فقر کی فضیلت	۸۲۲	۵۲۱	مشرکین کے لیے دعا	۷۹۶
۵۶۳	صور پھونکنا	۸۴۹	۵۴۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں	۸۲۳	"	مغفرت کی دُعا	۷۹۷
	زمین اللہ کے قبضہ میں	۸۵۰	۵۴۵	عمل پر مداومت	۸۲۴	۵۲۲	جبر کی خاص گھڑی میں دُعا	۷۹۸
۵۶۴	ہوگی		۵۴۶	خوف کے ساتھ اُمید	۸۲۵	۵۲۳	یہود کے بارے دعائیں	۷۹۹
۵۶۵	حشر کا بپا ہونا	۸۵۱	۵۴۷	صبر کا اجر	۸۲۶	"	آمین کہنا	۸۰۰
۵۶۷	قیامت کا زلزلہ	۸۵۲	۵۴۸	توکل الی اللہ	۸۲۷	"	لا الہ الا فیضیت	۸۰۱
۵۶۸	وہ لوگ اٹھائے جائیں گے	۸۵۳	"	قیل و قال	۸۲۸	۵۲۵	سبحان اللہ کی فضیلت	۸۰۲
"	قیامت میں قصاص لینا	۸۵۴	۵۴۹	زبان کی فضیلت	۸۲۹	"	ذکر اللہ کی فضیلت	۸۰۳
۵۶۹	حساب میں نفیث	۸۵۵	۵۵۰	اللہ کی خشیت سے روتا	۸۳۰	۵۲۶	لا حول ولا قوۃ کہنا	۸۰۴
۵۷۱	ستر بزار بغیر حساب کے	۸۵۶	۵۵۱	اللہ کا خوف	۸۳۱	۵۲۷	اللہ کا خاص نام	۸۰۵
	جنت میں داخل ہوں گے		۵۵۲	گناہوں سے باز رہنا	۸۳۲	"	وقف کے ساتھ وعظ	۸۰۶
۵۷۲	جنت اور دوزخ کی حالت	۸۵۷	"	اگر تعین معلوم ہو جاتا	۸۳۳	"	ولی میں قرعی کی دُعا	۸۰۷
۵۸۰	مراط جہنم کا پل ہے	۸۵۸	۵۵۳	خواہشات نفسانی	۸۳۴	۵۲۸	آخرت میں دنیا کی مثال	۸۰۸
۵۸۲	حوض کوثر	۸۵۹	"	جنت کی مثال قرب	۸۳۵	۵۲۹	دنیا میں مسافر کی طرح رہو	۸۰۹
	کتاب القدر		"	نیچے درجہ کا خیالی رکھو	۸۳۶	"	وراثی اُمید	۸۱۰

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۶۰	تقدیر	۵۸۷	۸۸۲	دوسرے مذہب کی قسم کھانا	۶۰۶	۹۰۷	قسموں کی تفصیل	۶۲۲
۸۶۱	قلم اللہ کے علم پر	"	۸۸۳	ایسا نہ کہے	"	۹۰۸	قسموں کے کفارے	۶۲۵
۸۶۲	اللہ جانتا ہے	۵۸۸	۸۸۴	ارشاد الہی	"	۹۰۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	"
۸۶۳	اللہ کا حکم معین ہے	۵۸۹	۸۸۵	اللہ کو گواہ بنانا	۶۰۸	۹۱۰	کفارے میں مدد کرنا	۶۲۶
۸۶۴	عمل خاتمی پر موقوف ہے	۵۹۰	۸۸۶	اللہ کا عہد	"	۹۱۱	مسکینوں کو دینا	"
۸۶۵	نذر اور بندہ	۵۹۱	۸۸۷	اللہ کی ذات و صفات کی قسم	۶۰۹	۹۱۲	مدنیہ کے صاع میں برکت	{
۸۶۶	گناہ سے بچنے کی توفیق	"	۸۸۸	لعمریہ اللہ کہنا	"	"	کی دُعا	
۸۶۷	معصوم کون ہے؟	۵۹۲	۸۸۹	یمین لہو کے بارے	۶۱۰	۹۱۳	غلام کو آزاد کرنا	۶۲۸
۸۶۸	جس جگہ یا شہر کو بم ہلاک کرنا چاہیں	"	۸۹۰	بھول کر قسم کے خلاف کرنا	"	۹۱۴	کفارہ میں آزاد کرنا	"
۸۶۹	ہم نے تمہیں خواب دکھایا	۵۹۳	۸۹۱	یمین غموس	۶۱۳	۹۱۵	کفارہ میں غلام آزاد کرے	"
۸۷۰	آدم اور موسیٰ علیہما السلام کی مناجات	"	۸۹۲	اللہ کے عہد کو بیچنا	۶۱۴	۹۱۶	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۶۲۹
۸۷۱	جو اللہ دے	۵۹۴	۸۹۳	ملکیت نہ ہو، پھر قسم کھائے	۶۱۵	۹۱۷	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ	۶۳۰
۸۷۲	برائی سے اللہ کی پناہ	"	۸۹۴	آج بات نہ کروں گا	۶۱۶			
۸۷۳	دل میں حائل ہونا	"	۸۹۵	بیوی کے پاس حبیبہ نہ جانے	{	۶۱۷		
۸۷۴	جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ دیا	۵۹۵	۸۹۶	نہید نہ پینے کی قسم		"		
۸۷۵	ہدایت اللہ کی ہے	"	۸۹۷	سالم نہ کھانے کی قسم	۶۱۸	۶۱۹		
	کتاب الایمان و المذہب		۸۹۸	قسموں میں نیت	"	"		
			۸۹۹	اپنا مال نذر کے طور پر دینا	"	"		
			۹۰۰	کھانے کی چیز کو حرام کرنا	"	"		
			۹۰۱	نذر پوری کرنا	۶۲۰	"		
			۹۰۲	جو نذر پوری نہ کرے	۶۲۱	"		
۸۷۶	اللہ تو قسموں پر مواخذہ نہ کرے گا	۵۹۶	۹۰۳	طاعت میں منت ماننا	"	"		
۸۷۷	خدا کی قسم	۵۹۸	۹۰۴	جاہلیت میں قسم	"	"		
۸۷۸	آپ کا قسم کھانا	"	۹۰۵	مرنے والے پر جو نذر واجب ہو	۶۲۲	"		
۸۷۹	آباد کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۴	۹۰۶	معصیت کی نذر	"	"		
۸۸۰	غیر اللہ کی قسم نہ کھاؤ	۶۰۵	۹۰۷	دفعوں کے روزے کی نذر	۶۲۳	"		
۸۸۱	بغیر کچھ قسم کھانا	"						

باب ۲۵۳۔ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمَاعٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَسْلُومٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَنِينٍ مَوْلَى بَنِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدٍ خَبْرًا بِهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخِرِ دَأْمٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۲۵۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خَبْلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسْ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خَيْلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَبَنِي أَبِي سَلَمٍ مُحَمَّدٌ وَنُفْعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خَيْلَةً :

باب ۲۵۵۔ مَنْ جَدَّ إِذَا رَأَى مِنْ غَيْرِ خَيْلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خَيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَزَوُّرَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَحَدٌ شَفِيَ إِسْرَافِي يَسْتَرْجِي إِلَا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی حنین کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے زمین سے نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر بیکری کے ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہنو ، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور بیکری ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر بیکری کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص بیکری و بکری سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا بیکری

لَيْسَتْ مِثْرُ بَيْعِهِ خِيْلًا ۖ

٤٣١ حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مُسِفَتِ الشَّمْسُ وَخَفَّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَافِلٌ لِحِجْرَتِهِ مُسَوِّجًا حَتَّى أَفَى الْمَسْجِدَ
وَتَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَجَلَّى عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ
عَلَيْهَا وَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا سَافَهِتُم مِيقَاتَهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا
اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهُمَا :

باب ۴۵۶ التَّشْمِيرُ فِي الثِّيَابِ :

٤٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَسِيلٍ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ
أَبِي حُجَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ: قَرَأْتُ بِلَاةَ
حَبَاءٍ بَعْنَةَ فَرَكَزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
فِي حُلَّةٍ مُشْهَرًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ
وَمَا أَيْتُ النَّاسَ وَاللَّيْلَ وَابْتُيَرُونَ
مَبِينٌ يَدِيهِ مِنْ وَرَاءِ
الْعَنْزَةِ:

بَابُ ٢٥٤ مَا اسْقَلَ مِنَ الْكَبِيرَيْنِ فَمَوْفِي الثَّانِيَةِ

٤٣٣- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْأَلُ مِنَ الْعَالَمِينَ مِنَ الْإِزَارِ فِيمَا نَالَهُ
بِأَمْرٍ مِنْ جَدِّكَ مِنَ الْخَيْرِ:

بَابُ مَنْ جَدَّ ثَوْبًا مِنَ الْخَبَلِ :

٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الزَّادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ فِيَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِسْرَارَهُ بَطْرًا ۖ

٣٥. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

ان سے محمد بن زبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی یا ربہ بیان کیا کہ، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک عہد میں کہو غزو میں مرمت، سر کے بال لٹکائے ہوئے پہل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا۔ اب وہ قیامت تک اسی طرح دھنسا رہے گا۔

۳۶۔ ہم سے سعید بن مسعود نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص غزو میں اپنا تہہ گھسیٹتا چل رہا تھا کہ اسے دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری کے واسطے سے کی، ابو شعیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے ان کے چچا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھوکے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح۔

۳۸۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محارب بن وثار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (عدالت) میں آ رہے تھے۔ جس میں آپ شعیب کیا کرتے تھے (آپ قاضی تھے) میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غزو کی وجہ سے گھسیٹتا چلے گا قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے پوچھا، کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تہہ کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ تہہ یا قمیص کسی کی انھوں نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اس روایت کی متابعت جابر بن سکیم، زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر

بن زید، قال سمعت اباہما یذکرہ یقول: قال النبی اذ قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی حلة یتعبد نفسہ من رجل حمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو یتعجل الی نودہم القیامۃ ۶

۳۶۔ حدثنا سعید بن مسعود قال حدثنی النبی قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بینما رجل یتعجل امرأۃ خسف بہ فہو یتعجل فی الارض الی یوم القیامۃ: تابعہ یونس عن الزہری و لہ یرفعه شعبہ عن ابي ہریرۃ ۶

۳۷۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا وہب بن جریر أخبرنا ابي عن عمہ جریر بن زید قال کنت مع سالیح بن عبد اللہ بن عمر علی باب دارک فقال سمعت اباہم یذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحوا ۶

۳۸۔ حدثنا مطرب بن فضل حدثنا شہاب بن عبد اللہ حدثنا شعبہ قال لقیئت محارب بن وثار علی فرس و ہوا فی مکانہ الذی یقعی فیہ فسالته عن هذا الحدیث فحدثنی فقال: سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جرد ثوبہ حیلہ لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقلت لمحارب اذ کرم امرأۃ قال: ما خف امرأۃ ولا یمینا. تابعہ جبکہ بن سعید و زید بن اسلم و زید بن عبد اللہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی عن تابع عن ابن عمر مثله۔ و تابعہ موسیٰ بن عقبہ و عمر بن محمد و قتادۃ

اور انھوں نے آنحضرتؐ سے اگر اس کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اپنی جاؤ اور مٹوا دی اور اسے اڑھ کر تشریف لے چلے گئے، میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انھوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۴۶۱۔ قمیص پہننا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، یوسف علیہ السلام کے دوبارہ بیان میں، اب تم میری اس قمیص (پیراھن) کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے گھر سے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۴۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک صاحب نے غرض کی یا رسول اللہؐ، محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ محرم قمیص، یا جامہ برنس (ٹوپی یا سر پر پہنے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا۔ البتہ اگر اسے چپل نہ ملے تو (چمڑے کے) وہ موزے پہن سکتا ہے جو کھنڈل سے نیچے تک ہوں۔

۴۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی رماضیؓ کے پاس، جب اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا، تشریف لائے۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور حضور اکرمؐ کے گھٹنوں پر اسے رکھا گیا، آنحضرتؐ نے اس پر دم کیا اور اپنی قمیص پہنائی، اور اللہ ہی بہتر حاشا ہے (کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا)۔

۴۶۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے جو مخلص اور اکابر صحابہؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہؐ! اپنی قمیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے بے دعا ہونے

شَرَّ أَنْطَلَقَ يَمِينِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَمَنْ مَعِيَ مِنْ حَارِثَ بْنِ حَقِّ حَايَةَ النَّبِيِّ النَّبِيِّ فِيهِ حَمَزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَاذْنُوا

لَهُمْ:

باب ۴۶۱۔ لُبْسُ الْقَمِيصِ۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِهِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا هَمَادٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاطِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا الْخَفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْخَفَّيْنِ:

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَمَاضٍ فَأُذِنَ لَاشِهِ فَأَمَرَهُ فَأَخْرَجَهُ وَدُمِيعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَقَّتْ عَلَيْهِ مِنْ يَمِينِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ:

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كُنَّا فِي قَبْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَايَةَ ابْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِيَ قَمِيصُكَ أَكْفَيْتُهُ نَبِيٍّ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَخَفُّ لِي فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: وَإِذَا فَرَعْتَ فَأَذِنَا فَلَمَّا فَرَعْتَ

لَهُ مَعْنَى رَدَائِيهِمْ أَنَا بَعْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَايَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَيْمُونَةَ أَنَّ قَمِيصَ أَبِيكَ مَوْجُودٌ بِرِجْلَيْهِ تَحْتِي، أَسِ لِيهِ اس كے بدلہ کے طور پر آنحضرتؐ نے بھی اپنی قمیص اسی موقع پر دی جب اسے آنحضرتؐ کے کسی بھی تبرک کی سب سے زیادہ ضرورت ہو سکتی تھی۔

کری چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنی قمیص انھیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ ہنسا دھلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہنسا دھلا لیا تو آنحضرتؐ کو اطلاع دی۔ آنحضرتؐ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں لیکن عرضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مومن فقیہ کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کر دیا مغفرت کی دعا نہ کرو۔ اور اگر تم ستر تہم بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تب بھی اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور ان میں سے کسی پر بھی جو مر گیا ہو ہرگز نماز نہ پڑھئے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی۔

۴۶۲۔ قمیص وغیرہ کا گریبان سینے پر

۴۶۲۔ ہم سے عبدالمعین محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی۔ ان سے البراء بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو افراد جیسی ہے جو جو ہے کے جیسے ہاتھ مسینہ اور حلق تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے قراس کے جبر میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی ڈھک دیتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبر اسے اور چٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی، اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔ اور ابوالزناد نے اعرج کے واسطے سے کی ”دو وجہوں“ کے ذکر کے ساتھ۔ اور حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا۔ آنحضرتؐ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا ”جب تان“ اور حعفر نے اعرج کے واسطے سے ”جنتان“ بیان کیا۔

۴۶۳۔ جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا مجھ بہنا

۴۶۵۔ ہم سے نفیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الفحی نے

اَدَمَهُ فَبَاءَ بِصَلِّيَ عَلَيْهِ وَجَدَ بِهِ مَسْرُ فَقَالَ: اَلَيْسَ قَدْ عَمَّاكَ اللهُ اَنْ تَصَلِّيَا عَلَى الْمَنَافِقَيْنِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، فَنَدَلْتُ وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَمِيًا۔ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ

عَلَيْهِمْ

بَابُ ثَلَاثِينَ

بَابُ ثَلَاثِينَ فِي الْقِيَمِ مِنْ عِنْدِ الْعَدُوِّ وَغَيْرِهِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَبَلِ وَالْمُنْصَدِقِ كَقَوْلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اُصْطَرَّتْ اُمْدُ بَيْنَهُمَا اِلَى قَدَيْهِمَا وَتَرَا قِيَمَهُمَا فَجَعَلَ الْمُنْصَدِقُ مَحَلًّا لِنَصْدَقِي بِهِمَا فَكَتَبَ اَنْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى فَتَقِي اَنَا مِلَهُ وَتَعَفُوا اَشْرَةً وَجَعَلَ الْجَبَلُ مَحَلًّا لَهُمَا بِصَدَقَةٍ قَلَمَتْ وَاحَدَتِ كُلُّ حَلَقَةٍ بِمَا نَهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاَنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا صَبِيْعُ هَلْكَ اَفِي حَبِيْبِيْمَ مَلُوْرَ اَنْبِيَا يُوْسَعِيْعَاهَا وَلَا تَكْتَوِسْ۔ تَابَعَهُ ابْنُ مَالُوْسٍ عَنْ اَبِيهِ وَابُو الزَّيْنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ فِي الْجَبْتَيْنِ۔ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَبَدَ۔ وَقَالَ حَجْفَرٌ عَنِ الْاَعْرَجِ جُبَّتَانِ

بَابُ ثَلَاثِينَ فِي الْقِيَمِ مِنْ عِنْدِ الْعَدُوِّ وَغَيْرِهِ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْحَى قَالَ

حَدَّثَنِي مُسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِيزَةُ بْنُ شُعْبَةَ
ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ
ثَوَّاقِبٌ فَقُلِقِيَتْهُ بِمَا قَوَّضَا وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ
شَامِيَةٌ فَمَضْمَعٌ وَاسْتَلْشَقَّ وَفَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ
يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ نَكَانَا طَبِيعَتَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ
مِنْ تَحْتِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ
عَلَى خَفِيهِ :

باب ۲۶۴ حَبَّةُ الصُّوفِ فِي الْعَزْدِ :

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ عَزْدَةَ بْنِ الْمُفِيزَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فِي سُفْحٍ فَقَالَ أَمْعَكَ مَاءً قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ
عَنْ سَاجِدَتِهِ فَشَتَّى حَتَّى قَوَّاسَى عَنِّي فِي سَوَادِ
النَّيْلِ ثُمَّ خَبَّ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الذِّادَةَ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمَّا
يَسْتَلِطِعُ أَنْ يُخْرِجَ ذِمَّاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْحَبَّةِ فَغَسَلَ ذِمَّاعِيَهُ ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِي أَنْزِعَ خَفِيَّ فَقَالَ
وَعَمَّ مَا فِيَّ أَدْخَلَهُمَا هَاهُنَا تَيْنِ مَسَمَ
عَلَيْهِمَا :

باب ۲۶۵ الْقَبَاءُ وَفَرْجُ حَرِيرٍ وَهُوَ

الْقَبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شِقٌّ مِنْ خَلْفِهِ :

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَوَّاقِبُ بْنُ
أَبِي مُنَيْبَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ حَزْرَمَةَ قَالَ فَتَمَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَبَةً وَلَهُ
يُعْطَى حَزْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ حَزْرَمَةُ يَا بَنِيَّ انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَإِذَا عُدَّ قَالَ فَإِذَا عَوَّضْتُ
لَكَ فُخْرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِمَّنْ قُتِلَ خَبَأٌ

حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مسروق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصاصتاً حاجت کے
لیے تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر تھا، آپ نے
دھو لی۔ آپ نے شامی جبر پہنے ہوئے تھے، آپ نے کھلی کی اونٹوں میں پانی ڈالا،
اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی استینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھیں،
اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور انھیں دھویا اور سر
پر اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۶۴۔ غزوہ میں اول کا حَبَّة

۴۶۴۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر بیانے حدیث بیان
کی، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے، یہاں تک کہ رات
کی تاریکی میں آپ چھپ گئے، پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی
آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے، آنحضرت اول کا
جبر پہنے ہوئے تھے جس کی استین چڑھائی آپ کے لیے و شوالہ تھیں۔ چنانچہ
آپ نے اپنے ہاتھ جبر کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو دھو لیا (تک)
دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا، پھر میں بڑھا کہ آنحضرت کے (چمڑے کے) موزے اتار
دوں لیکن آنحضرت نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انھیں پہنا
تھا، چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

۴۶۵۔ قبا اور ریشمی فروج، یہ بھی قبا ہی ہے کہتے ہیں کہ فوج

اس قبا کو کہتے ہیں جس کا گریبان پیچھے ہو۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے مسور بن محمد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور محمد رضی اللہ عنہ کو کچھ میں
دیا۔ محمد رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے جاؤں، چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اگر اند
جاؤ اور آنحضرت سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آنحضرت سے محمد رضی اللہ عنہ کا ذکر
کیا تو آپ باہر تشریف لائے، آنحضرت انھیں قبائل میں سے ایک قبیلے کے ہوئے

هَذَا لَكَ - قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَجَهُ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبِيٍّ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَىٰ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ
فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَّعَهُ نَزَقًا
شَدِيدًا كَمَا لَكَ بِرُوحٍ ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا
لِلْمُسْتَفْتَى - تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ
اللَّيْثِ وَكَانَ عَنْ يَدِهِ خَرُوجَ حَرِيرٍ

۴۳۹۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ
بُرْسًا أَمْفَرًا مِنْ خَنْدٍ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَبَسَ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعُلَامَ
وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخُفَافَ إِلَّا أَحَدًا
لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْقَلْ مِنَ
الْكَبِينِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَشَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَدَّ

بَابُ السَّرَاوِيلِ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبَسَ حِجْرًا إِذَا كَانَ لَبَسَ سَرَاوِيلَ
وَمَنْ لَبَسَ حِجْرًا نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسَنَّ خَفَيْنِ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثَابِتٌ رَجُلٌ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا مَرَّأَا أَنْ تَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا

تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی مگر میں نے بیان کیا
کہ محمد رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کی طرف دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ محمد خوش ہو گئے!

۴۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یزید بن ابی جلیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے
عقوبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کی فروج (قبا)
پہننے میں دی گئی۔ آنحضرت نے اسے پہنا (ریشم کے مردول کے لیے حرمت کے
حکم سے پہلے، اور اسی کو پہننے ہوئے ماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی
کے ساتھ اتار ڈالا۔ جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر فرمایا
کہ یہ تنقید کے لیے مناسب نہیں ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن
یوسف نے کی، ان سے لیث نے۔ اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ۔
”فروج تحریر۔“

۴۳۹۔ برانس مجھے مسد نے کہا کہ ہم کو معمر نے بتایا کہ میں
نے اپنے باپ سے سنا فرماتے تھے میں نے انس رضی اللہ عنہ پر برانس
زرد رنگ کا دیکھا جو غز کا تھا۔

۴۳۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص
نے عرض کی یا رسول اللہ! محرم کس طرح کا کپڑا پہنے گا، آنحضرت نے فرمایا،
(محرم کے لیے) کہ قمیص، دھینو، زعلے نہ پہنا جائے نہ برانس اور نہ مودے
البتہ اگر کسی کو چپلی دھلیں تو وہ (چمڑے کے) عوزول کے ٹخنے سے نیچے تک
کاٹ کر اٹھائیں پہن سکتا ہے، اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنیں جس میں زعفران
یا دوس رنگا گیا ہو۔

۴۴۰۔ پاجامے

۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا، جسے
تہمد ڈلے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ مودے پہنیں۔

۴۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! احرام باندھنے کے بعد ہمیں

کس چیز کے پہننے کا حکم ہے؟ فرمایا کہ قمیص نہ پہنو، نہ پاجامے، نہ عمامے، نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چمڑے کے ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور درس لگا ہوا ہو۔

۴۶۸۔ عمامے

۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد قمیص نہ پہنے، نہ عمامہ پہنے، نہ پاجامہ نہ برنس اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور درس لگا ہوا اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو چپل نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے (اور پہنے)

۴۶۹۔ سر ڈھکنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سر مبارک پر سیاہی بٹی بندھی ہوئی تھی۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

قَالَ لَا تَلْبَسُوا الذِّمِيمَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَاءَ وَكَرَوِ
الْبُرْنِيسَ وَالْخُفَّاءَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ رَهْلًا لِمَنْ لَهُ نَعْلَانِ
فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكَبِيئَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا
شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرٌّ مَسَّهُ

بَابُ ۲۶۸ الْعَمَاءُ

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْبَسُ
الْمُحَرَّمُ الذِّمِيمَ وَلَا الْعَمَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا
الْبُرْنِيسَ وَلَا كُرَّ بَأْسَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرٌّ وَلَا خُفَّيْنِ
إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْلَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَبِيئَيْنِ

بَابُ ۲۶۹ التَّحْقِيقُ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِصْبَاحٌ دَسَمَاءٌ وَقَالَ
أَنَسُ عَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَأْسِهِ حَامِشِيَّةً مُبْدِرَةً

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَسْجُوا أَنْ تَوْذُنَ فِي
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَذْجُوا يَا بَنِي آدَمَ؟ قَالَ نَعَمْ
فَخَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصُحْبَتِهِمْ وَعَلَفَ رَاجِلَتَيْنِ كَانَا عِنْدَهُ وَزَقَّ السَّمَرِ
أَمْبَعَةَ الشَّجَرِ قَالِ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا
عَنْ يَوْمَ مَا حُبُّوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْوِ الظُّهْرِ فَقَالَ
قَائِلٌ لِي فِي مَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ
يَا تَبِئًا فِيمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَلَا يَا بَنِي دَاوُدَ وَاللَّهِ

۵۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے، لیکن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرے باپ آپ پر قربان، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان حضورؐ کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے، اور اپنی دوا و دینیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مہینے تک انھیں تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے تھے، تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھکے ہوئے تشریف لارہے ہیں اس وقت عموماً آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے مل باپ آنحضرتؐ

إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمُرْفَحٍ وَأَوَّ
 الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ
 لَهُ فَتَدَخَّلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ
 عِنْدِكَ قَالَ لَا تَتَأْتَهُمْ أَهْلُكَ يَا فِئْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ فَإِنْ تَدَخَّلَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ
 فَالْصُّحْبَةُ يَا فِئْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
 فَغَدُ يَا فِئْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدِي رَأَيْتَ هَاتَيْنِ
 قَالَتِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَمَنْ تَدَخَّلَ
 فَخَرَّ نَاهِيًا أَحَدًا الْجَمَادِ وَصَحْنَا لَهَا سَفَرًا
 فِي جَرَابٍ فَتَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
 بَطْنِهَا فَمَا ذَكَرَتْ بِهِ الْجَرَابِ وَلِذَلِكَ كَانَ
 تَقَالِي ذَاتَ الْتَطَارِقِ ثُمَّ لَحِقَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَغَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ كَوْسٌ
 فَتَلَّكَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَيَّنَتْ عِنْدَهَا عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي بَكْرٍ هُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِيَ ثَقِيفٌ فَبَرَزَ مِنْ
 عِنْدِهَا سَحَرًا فَيَضْمُومُ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا
 يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُونُ فِيهِ إِلَّا وَجَّاهُ حَتَّى يَأْتِيَهَا
 بِحَبْرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ وَيَنْعَى عَلَيْهِمَا
 عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ مِنْ عَنَبٍ
 فَيَبْرِجُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَاهِبُ سَاعَةُ مِنَ الْعِشَاءِ
 فَيَبِينَانِ فِي رِسْلَيْهَا حَتَّى يَنْعَى بِمَا عَامِرُ بْنُ
 قُهَيْرَةَ يَنْكَسِبُ يَقْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
 مِنْ ذَلِكَ اللَّيْلِ
 الشَّلَاثُ

بابُ الْمُغْفِرَةِ

۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَا بَكَ هَكَ
 الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْغَنَمِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُغْفِرَةُ
 بِأَبِ الْبُرُودِ وَالْجُبْنَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ

پر قربان ہوں۔ آنحضرت ایسے وقت کسی وجہ سے تشریف لاسکتے ہیں۔ آنحضرت
 نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیقؓ نے انھیں اجازت دی۔
 آنحضرت اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 فرمایا کہ سحر لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انھیں اٹھا دو۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ! یہ سب آپ کے گھر ہی
 کے افراد ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیقؓ نے
 عرض کی، پھر یا رسول اللہ! مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا، آنحضرت
 نے فرمایا کہ اے اللہ! عرض کی، یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، ان دو لوگوں
 میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بہت جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا اور سفر کا
 ناشہ ایک تھیلے میں رکھا۔ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے چلنے کے
 ایک ٹکڑے سے تھیلہ کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انھیں ”ذات النطاق“
 (ٹیکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرت اور ابو بکر صدیقؓ کو نوزامی سپاہ کی ایک غار میں
 جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی
 اللہ عنہ رات آپ حضرات کے پاس ہی گزارنے تھے، وہ نوجوان ذہن اور کھوار
 تھے صبح تھکے ہیں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے مکر قریش میں پہنچ
 جاتے تھے۔ جیسے رات میں بھی نہیں رہے ہوں کہ معظم میں حواریت بھی ان
 حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا
 غار نور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ دو دودھ دینے والی بکریاں چراتے
 تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار نور کی طرف بانٹ
 لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پوچھتے
 ہی عامر بن قہیرہ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انھوں نے
 ہر رات یہی معمول رکھا۔

۴۶ - خود -

۵۴ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فتح مکہ کے سال (مکہ معظمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود بھی
 ۴۶ - دھاری دار چادر، میمنہ چادر اور اونی چادر زیبائی تھی

خَبَابٌ : شَكُونًا إِلَى السَّبْتِ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
مُزْدَةً لَهُ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ
أَبِي بَرْزَاءٍ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزْدٌ خَبْرًا فِي غَلِيظِ
الْحَاشِيَةِ فَأُذِرَكُهُ فَجَبَدْتُ بِرِدَائِهِمْ جَبْدَةً
شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ مَا بَقِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ
جَبْدِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرْفُءٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ لَكَ وَعَيْنُكَ
فَالْتَقَتِ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّكَ بِهَا
۵۵۶۔ هَكَذَا مَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا تَدْرِي
مَا الْبُرْدُ ؟ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنُوسَةٌ فِي
حَاشِيَتِهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَجِدْ هَذِهِ
يَبْدِي أَكْسَرُكُمْهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجَهَا إِلَيْنَا وَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهَذَا
يَوْمَئِذٍ : فَبَسَمَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَكْسَيْنِيهَا قَالَ نَعَمْ ، فَخَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي
الْمَجْلِسِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّأَهَا ثُمَّ أَسْأَلَ بِهَا
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلَهَا
إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهَا لَا يَزِدُّ سَائِلُهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ : وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا
لِيَكُونَ كَفَنِي تِيْذَةً أَمُرْتُ -

قَالَ سَهْلٌ : فَكَانَتْ

كَفَنَهُ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین مکہ کی
اڈیزوں کی) شکایت کی، آنحضرت اس وقت اپنی ایک چادر سے
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۵۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ملنے
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا
تھا۔ آنحضرت کے جسم مبارک پر (رہن کے) بخران کی بنی ہوئی دبیز حاشیے کی
ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک اعرابی آگیا اور اس نے آنحضرت کی چادر پر اتنی زور
سے کھینچی کہ میں نے حضور اکرم کے شانے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے
کی وجہ سے نشان پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے
اس مال میں سے دینے جانے کا حکم کیجئے جو آپ کے پاس ہے آنحضرت اس
کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور آپ نے اسے دینے جانے کا حکم فرمایا۔

۵۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمن
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئیں سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم
ہے کہ بردہ کیا ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ وہ اونی چادر (شملہ) ہے جس کے حاشیوں
پر جھار بنا دی جاتی ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ!
یہ چادر میں نے غلام آپ کے اوڑھنے کے لیے لی ہے۔ حضور اکرم نے وہ
چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت اسے
تہہ کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، جماعت صحابی سے ایک
صاحب (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے اس چادر کو چھڑا اور عرض کی،
یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا جتنی دیر
اللہ نے چاہا آپ مجلس میں بیٹھے رہے۔ پھر تشریف لے گئے اور اس چادر
کو لپیٹ کر ان صاحب کے پاس بھجوا دیا صحابہ نے اس پر ان سے کہا: تم نے
اچھی بات نہیں کی۔ کہ آنحضرت سے وہ چادر مانگی تھی، تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت
کبھی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ ان صاحب نے کہا، واللہ! میں نے تو صرف

آنحضرت سے یہ چادر اس لیے مانگی ہے کہ جب مردوں تو یہ میرا کفن ہو سہل رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ وہ چادر ان صاحب کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔
۵۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے

زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا، میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہوگی، ان کے چہرے مانتاب کی طرح چمک رہے ہوں گے عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے، اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے اللہ، عکاشہ کو بھی انھیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے باہر رہے گا۔

۴۵۸۔ ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کا کپڑا زیادہ پسند تھا۔ بیان کیا کہ جبرہ (یعنی کبھی ہرنی سوتی چادر) ۴۵۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں جبرہ سب سے زیادہ پسند تھا۔

۴۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دیا انھیں زہری نے کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو حبشہ چادریں سے ڈھکا گیا تھا۔

۴۶۲۔ کساء اور خیمہ۔

۴۶۱۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمیت نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، ان سے عائشہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض الوفا طاری ہوا تو آپ کساء اور خیمہ لٹکے تھے، یہی چادر اگر صرف پانچ ہاتھ کی ہوتی تو اسے خیمہ کہتے ہیں۔ اور کبھی اس کی ہی حدیث کی طرف نسبت کر کے خیمہ حریثیہ بھی کہتے ہیں۔

عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ يَتَّبِعُونَ النَّفَا تَضِيُّهُمُ وَوُجُوهُهُمْ أَضَاءَةٌ الْقَمَرِ، فَنَامَ عَمَّا مَثَلُ بْنُ حُصَيْنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ قَالَ أَدْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ عَمَّا شَةٌ»

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَلَاثٌ لَهُ أَحَبُّ النَّبِيَّاتِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ الْخَبَرَةُ؟

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا معاذ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النَّبِيَّاتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْخَبَرَةُ؟

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى سَيِّدِي يُبَدِّلُ خَبَرَةً؟

بَابُ الْكَسْبَةِ وَالْخِمَايِ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَفَا طَارَتْ حُلَايَا تَوَفَّى

اپنی چادر (ضمیمہ) چہرہ مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس کھینے لگتا تو چہرہ کھل لینے اور اسی حالت میں فرماتے ”یہود و نصاریٰ اللہ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انھوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنا لیا“ انھوں نے ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈرا رہے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُعْرِضُ خُمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اكْتَسَمَتْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ كَذَلِكَ كَفَّ اللَّهُ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْتَدِرُ مَا صَعَوْا

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَرُ إِلَى أَعْلَامِهَا فَتَنُظَرُ قُلْنَا سَلَّمَ قَالَ: أَذْهَبُوا بِخُمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَبْهَمٍ فَأَتَاهَا الْهَتَمِيُّ أَنْفَاعًا عَنْ صَلَاتِي دَاخِلِي بِأَتْبَاعِي بَنِي جَبْهَمَ بْنِ حَذَافَةَ بْنِ غَاثِمٍ مِّنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً وَإِسْرَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ يَوْمَ

بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ ۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَائِكَةِ وَالْمَلائِكَةِ وَعَنْ صَلَاتِهِنَّ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْغَدَا حَتَّى تَغِيْبَ وَمَنْ يَخْتَبِئْ بِالشَّوْبِ أَوْ لَا لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَ أَنْ يُشْتِمَلَ الصَّمَاءُ

۶۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن مسعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر (ضمیمہ) جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے، اور ڈھکنا زبردستی اور اس کے نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم کو دے دو، اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اہد ابوجہم کی انجانیہ (غیر نقش و نگار کی) موٹی چادر لیتے آؤ، ابوجہم بن حذیفہ بن غامہ بنی عدی بن کعب میں سے تھے۔

۶۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے ابوبردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک چادر دکھائی اور مجھے سورت کا تہ نہال کر دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

۴۶۳۔ اشتمال صماء

۶۶۴۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے اور ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طامسہ اور منابہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا، نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور کھٹنے اوپر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صماء سے منع فرمایا۔

”صماء“ اس طرح چادر اور ہنسنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر بائیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچھے سے لے کر دھنسنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو لپیٹ لیا جائے۔ اشتمال صماء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھنے وقت ایک کنارہ اٹھایا پڑا تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا الشَّالِكِيُّ عَنْ
ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبْسَتَيْنِ وَعَنْ
بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَأَةِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةِ فِي
الْبَيْعِ وَالْمَلَأَةِ مَسَّةً لِمَنْ الرَّحْلُ ثَوْبُ الْخَيْرِ
يَسْبِقُ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُغْلِبُهُ إِلَّا
بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يُنْبِذَ الرَّحْلُ إِلَى
الرَّحْلِ يَتَوَيْمُ وَيُنْبِذُ الْأَخْرُ ثَوْبُهُ وَيَكُونُ
ذَلِكَ يَنْتَمِعَانِ عَنِ عَيْدٍ وَلَا تَدَايِنِ. وَاللَّبْسَتَيْنِ
إِسْتِمَالُ الصَّمَامِ. وَالصَّمَامُ أَنْ يُجْعَلَ ثَوْبُهُ
عَلَى أَحَدٍ عَاتِقِيهِ فَيَبْدُو الْاِخْتِلَافُ شَقِيهِ
لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّبْسَةُ الْاُخْرَى....
إِخْتِبَاءُ يَتَوَيْمُ وَهُوَ
جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ الْإِخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ:

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي السَّكَانَةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ لَبْسَتَيْنِ: أَنْ يُجْعَلَ الرَّحْلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يُسْتَمَالَ بِالثَّوْبِ
الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَقِيهِ، وَعَنِ
الْمَلَأَةِ مَسَّةً وَالْمُنَابَذَةِ:

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَعْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۶۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکیہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عامر بن سعد نے
خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے
منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملا مسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملا مسہ کی صورت
یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات
دن میں کسی بھی وقت بس چھو دیتا تھا۔ (اور دیکھ بغیر صرف چھونے سے
بیع منع نہ جاتی تھی) صرف چھونا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔
منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا پھینکتا اور دوسرا
اپنا کپڑا پھینکتا، اور بغیر دیکھے اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے
بیع منع نہ جاتی ہے اور دو کپڑے (جن سے انھنوں نے منع فرمایا) انھیں
سے ایک اشتمالی صام ہے، صام کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر اپنے
ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا تھا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی
تھی، اور کوئی دوسرا کپڑا ڈال نہیں پرتا تھا۔ دوسرے پیناؤں سے کا طریقہ یہ
تھا کہ بیٹھے کر اپنے کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر
کوئی کپڑا نہیں پرتا تھا (کہ ستر نہ کھلے)

۴۶۴۔ ایک کپڑے سے کمر اور پیٹلی باندھنا

۴۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوالانزلا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پیناؤں سے
منع فرمایا۔ یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پیٹلی کو لاکر باندھ لے
اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح
حجم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، اور آپ نے ملا مسہ اور منابذہ
سے منع فرمایا۔

۴۶۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر نے خبر دی، انھیں ابن جریج
نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور

لے عرب جاہلیت میں عیس میں بیٹھے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیٹھ میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کہ یہ حجم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت
میں پرتا تھا اور اسی سے کمر اور پیٹلی میں اور کمر لپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی ستر کا اہتمام بالکل باقی نہیں
رہتا تھا اور بیٹھے والے دست دیا اپنی اسی بیٹھ پر بیٹھے پر مجبور رہتا تھا۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَإِنْ تَجَنَّبِي الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَدْحِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

باب ۲۳ الخبيصة السوداء

۶۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِتِ خَالِدِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَبِصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ عَنْ تَرَوْنَ تَكُونُ هَذَا فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ امْشُرُونِي يَا أُمُّ خَالِدٍ فَأَتَتْ بِهَا تَحْمِلُ فَأَحَدَ الْخَبِصَةِ بِسِدَاهَا لَبَسَهَا وَقَالَ أَبِي وَاخْلُقِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَحْضَرُوا وَأَصْفَرُوا فَقَالَ يَا أُمُّ خَالِدٍ هَذَا أَسْنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْخَبِصَةِ

حَسَنٌ

۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَزَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ مُسْلِمٍ قَالَتْ لِي يَا أَسُّ أَنْظُرَ هَذَا الْعِلَاقَ فَكَدَّ لِي صِيبُ بْنُ سَخِيثًا حَتَّى تَخْدُسَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْنُكَ فَقَدَّوَتْ بِهِ فَاذْأَهُوْا فِي حَاطِطٍ وَعَلَيْهِ خَبِصَةٌ حُرَّةٌ يَثِيثَةٌ وَهُوَ بِسَمِ الظُّمَرِ الَّذِي قَدَّمَ عَلَيْهِ فِي الْقِسْمَةِ

باب ۲۴ ثياب الخضر

۶۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَخْبَرَنَا أَنُوبٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ بَاغَةَ طَلَّقَتْ مَرْأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عُمَةُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْنَرِ الْفُرْطِيُّ قَالَتْ عَامِشَةٌ وَعَلَيْهَا جِمَارٌ أَحْضَرُ فَسَكَتَ

انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا، اور اس سے بھی کوئی شخص ایک کپڑے سے پتلی اور لکڑی کو ملائے اور نہ گماہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

۶۴۵ - کالی حیاور -

۶۴۸ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ال کے والد نے، ان سے سعید بن خالد، یعنی عمرو بن سعید بن عاص اور ان سے ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی جنھوں کو گرم نے فرمایا، پتھار کیا خیال ہے، یہ چادر کسے دی جائے؟ صحابہ خاموش رہے، پھر آنحضرت نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلاؤ۔ انھیں گویا اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ بچی تھیں) اور آنحضرت نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو اس چادر میں رہے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ام خالد، یہ نقش و نگار سننا ہیں سننا، حبشی زبان میں خوب، اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

۶۴۹ - مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان بچ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ انس، اس بچ کو دیکھتے رہو۔ کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے، اور جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ کے جسم پر بنی حدیث کی ٹہنی ہوئی چادر حمیرہ شیبہ تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح مکہ کے موقع پر سوار تھے۔

۶۴۶ - سبز کپڑے

۶۵۰ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبد الرحمن بن زبیر قرظی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

إِنَّمَا دَامَتْ نَهَا خَصُولًا بِجِلْدِهَا فَلَمَّا حَبَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيْسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثَلَاثَ عَاشِرَةَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتِ، لِحَبْلِهَا اسْقَدَ خَصُولُهُ مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَّهُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءٌ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي أَكْبَهُ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْتَ مَا مَعَهُ لَيْسَ بَأَعْنَى عَرَفًا مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذْتُ هَذِهِ مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا فَتَقُصُّمَا نَقُصُّ الْإِدِيحَةَ لَكِنَّمَا نَأْشِرُ تَرْمِيدُ رِغَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَنْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ تَجِبِي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَدُوقَ مِنْ مُسِيكَتِكَ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ فَقَالَ: بَنُوكَ هُوَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: هَذَا السَّبْيُ تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ. قَالَتْ لَمْ أَشَبَّهُ بِهِ مِنْ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ:

باب الْغُرَابِ الْبَيْضِ

۴۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ رَأَيْتُ بَيْتًا لِسَيِّمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفِيَّتُهُ وَحَبْلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا أَتَاهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ:

۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَجْجِي

کہ وہ خاتون سبز دھڑ اور پٹے پہنے تھیں انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوٹ کے) دکھائے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حسیا کہ عادت ہے، عکڑنے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آنحضرت سے) کہا کہ کبھی من عورت کا میں نے اس سے زیادہ برا حال نہیں دیکھا، ان کا حجم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ برا ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہر نے بھی سن لیا تھا کہ بوی حضور اکرم کے پاس گئی میں جتنا بچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بوی کے تھے، ان کی بوی نے کہا، واللہ، مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا، انھوں نے اپنے کپڑے کا پتو لپیٹ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کمزور ہیں) اس پر ان کے شوہر نے کہا، یا رسول اللہ! واللہ یہ جھوٹا بولتی ہے مجھ میں ہوشیاری کی پوری قوت ہے لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی اور رفاعہ کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمھارے لیے وہ رفاعہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دوسرے شوہر کا ہتھارام نہ چکھ لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرم نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا۔ کیا یہ تمھارے بچے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں، آنحضرت نے فرمایا، اچھا اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو، واللہ! یہ بچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کو اکو سے ہوتا ہے۔

۴۶۱- سفید کپڑے

۴۶۱- ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو (جو فرشتے تھے) دیکھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۴۶۲- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے، ان سے عیسیٰ بن معمر نے

ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا، سوا اتنے کے، اور اس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی (زہیر راوی حدیث) اسے بیچ کی اور شہادت کی انگلیاں اٹھا کر بتایا۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے بھی نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔ ۴۴۶۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں، شہادت اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

۴۴۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سیلی نے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ وراثت میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اسے چھینک دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے صرف اسے اس لیے چھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں، مگر چاندی کے برتن میں مجھے پانی دیا کرے (لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیا ان دکھار کے لیے دنیا میں اور بھارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔ ۴۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قطعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ریشم دنیا میں پہنے گا۔ وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

۴۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

وَعَنْ يَازْمَ بَيَّجَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَرِيدِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْجَعِيهِ وَرَفَعَ زُهَيْرًا نُوْطَلِيَّ وَالسَّبَابَةَ ۚ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ فَلَكَبَ إِلَيْهِ عُمَرَاؤُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْخَرِيدَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ ۚ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَآشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِبْجَعِيهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالنُّوْطَلِيَّ ۚ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ مَا سَتَسْتَقِي فَأَنَا لَهُ دِهْقَانٌ بِمَا فِي إِيَّاهُ مِنْ خِيَرَةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَحَدُ أَرْبَعٍ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ وَالْخَرِيدُ وَالْيَبْيَاجُ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُوفٌ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَسِيْدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْخَرِيدَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ الْخَطْبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَرِيدَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۷۸۰۔ ہم سے علی بن مجبور نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو ذبیان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے کہ معاذ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمر دینت عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۷۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ریشم تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ ہو میں نے اس پر کہا کہ سچ کہا، اور ابو حفص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی نسبت نہیں کر سکتے، اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عمران نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

۷۸۹۔ بغیر سنیہ ریشم صرف چھوٹا۔

اور اس باب میں زہدی سے روایت ہے کہ ان سے زہدی نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل بن ابی اسحاق نے اور ان سے براد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا میری پیش ہو تو ہم اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی و ملائمت پر حیرت زدہ ہو گئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے روال اس سے بھی اچھے ہیں۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُجْبِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذَبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْخَبْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَ لَمْ نَعَاذْهُ... أَخْبَرَنِي أُمُّ عُمَرَ وَبَنْتُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۷۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَبْرِ فَقَالَتْ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ كَيْبَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَبْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ سَلَا خَلْقًا لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ: مَدَى وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِمْرَانٌ وَحَفْصُ الْحَبَدِيُّ:

بَابُ ۴۹ مَنِ الْخَبْرُ مِنْ غَيْرِ لَبَسَ

وَيُرَوَّى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوْبُ خَبْرٍ فَعَلْنَا نَلْبَسُهُ وَنَتَجَبُّ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْبُدُونَ مِنْ هَذَا؟ قُلْنَا نَحْنُ مَنَّا يَزِيدُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا:

باب ۴۸ اختراش الحریر

وَقَالَ عُمَيْرٌ هُوَ كَلْبُكُمْ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
أَبُو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْرَبَ فِي أَمِيَّةِ
الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَأَنْ تَأْكُلَ نَيْمًا وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيرِ
وَالسَّيِّجِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ

باب ۴۹ لبس النفس

وَقَالَ عَامِرٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ
بِعَلِيٍّ مَا انْقَسَبَتْ؟ قَالَ ثِيَابُ انْتَابِ
الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٍ فِيهَا
حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأَمْثَلِ وَالْمَيْثَرَةِ
كَأَنَّ الشَّامَ تَصْنَعُهُ لِبَعُولَتِهِمْ
مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّقُهَا. وَقَالَ
حَبْرِيٌّ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبْرٍ نَشِبَ
النَّسَبُ ثِيَابُ مُضَلَّعَةٍ
مُجَابَّاهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ
وَالْمَيْثَرَةُ حُلُودُ السَّيَّجِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
عَامِرٌ أَصَحُّ وَأَمَحُّ
فِي الْمَيْثَرَةِ

وَمَا يَدْعَى

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ
مَازِيٍّ قَالَ هَمَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمَنَاءِ وَالْحُمُرِ وَالنَّسَبِ

باب ۵۰ ما يُرْكَبُ لِلرَّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ

۴۸۰۔ ریشم بچپنا

عبیدہ نے کہا کہ اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہننے کا ہے۔

۴۸۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب بن جریر نے حدیث
بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن ابی نجیح
سے سنا، انھوں نے مجھ سے۔ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور ان سے حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی
کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور ریشم اور دیبا پہننے اور
اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۸۱۔ قتی کپڑا پہننا

عامر نے بیان کیا کہ اور ان سے ابورودہ نے بیان کیا کہ میں نے
علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا قتی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ یہ کپڑا تھا۔
جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا، اس پر
چوڑی دھاریاں تھیں ہوتی تھیں اور اس میں ریشم کی آمیزش
ہوتی تھی اور اس پر تمیول جیسے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔
اور "میشرو" وہ کپڑا کہلاتا تھا جسے عورتیں اپنے شوہروں کے
لیے بناتی تھیں۔ یہ چھارہ در چادر کی طرح ہوتی تھی اور وہ اسے
زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔ اور جریر نے بیان کیا کہ،
ان سے زید نے اپنی حدیث میں، کہ "قتی" وہ چوڑی
دھاری والے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگائے جاتے
تھے اور اس میں ریشم ملا ہوتا تھا، اور "میشرو" درندوں
کے چمڑے کو کہتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ "میشرو" کی تفسیر
میں عامر کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی
ہوئی ہے۔

۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اشعث بن ابی شعثان نے، ان سے
معاویہ بن سوید بن مقرن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عازب رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ میشرہ اور قتی
کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۶۔ خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کے استعمال

کی اجازت

۵۸۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کو، کیونکہ خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۴۸۳۔ ریشم عورتوں کے لیے

۵۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ سحر۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الملک بن میسرۃ نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو عنایت فرمایا میں اسے پہن کر نکلا تو اس نے آنحضرت کے چہرہ مبارک پر غفر کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے چھڑا کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلو فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! بہتر ہے کہ آپ اسے خرید لیں اور وہود سے ملاقات کے وقت اور جمع کے دن اسے زیب تن کیا کریں، آنحضرت نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے خود عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک حلو بھیجا، بدریہ کے طور پر۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ نے مجھے یہ حلو عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آنحضرت سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں، جو آنحضرت نے فرمائی تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں نے تمھیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا عورتوں وغیرہ میں سے کسی کو پہنادو۔

۵۸۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم علیہا السلام کے جسم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

۴۸۴۔ لباس اور ربتوں کے معاملہ میں آنحضرت کس حد تک توسع

لنجکتہ

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّبِيرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْخَرِيرِ لِحُكَّةٍ بِهِمَا

بالتب

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيْرَاءً فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغُفْرَانَ فِي وَجْهِهِ فَتَشَقَّقْتُمَا بَيْنَ نَيْسَافِي

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيْرَاءً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَوِّبْنَهَا تَلْبَسُهَا الْيَوْفَاءُ إِذَا مَرَّتْ وَالْجُمُعَةُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خِلَافَ لَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيْرَاءً خَرِيرٌ كَسَاهَا رَأَاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَهَذَا سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ، فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ

يَتَلَبَّسُ بِهَا أَوْ تَكْسُوَهَا

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى امِّ كَلثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَيْنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْدَ خَرِيرٍ سَيْرَاءً

بالتب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم

مَيِّجُورٌ مِّنَ الْبَّاسِ وَالْبَسْطَةُ

سے کام لیتے تھے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا رَجُلٌ أَنَا أَسْأَلُ عُمَرَ عَنِ السَّرَّائِينَ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَنَزَلَ بَوْمًا مَسْرُورًا فَدَخَلَ الدَّرَاسَ فَخَلَّاهُ خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا فِي الْحِجَابِ حِلْيَةٌ لَا تَعُدُّ النِّسَاءُ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ سَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ مَا غَلَقْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَمَعْنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا إِلَيَّ وَإِنْ بَذَلْتُ حَقَّ ذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أَمَحَذُ رُكَّ أَنْ تَقْعِي اللَّهَ وَسَأُولُهُ وَتَقْدَمُ إِلَيْهَا فِي إِذَا أَهَى قَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَحِبُّبْ مِنْكَ يَا عُمَرُو فَدَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَكَلَّمُ نَبِيَّ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا وَاحِدٌ فَوَدِدْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَيْتُهُ يَمَّا يَكُونُ: وَإِذَا غِيَّبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي يَمَّا يَكُونُ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنَ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَاءَ لَهُ فَكَلَّمُ نَبِيَّ إِلَّا مَلِكًا فَتَسَانُ بِالنَّشَامِ

کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صاحبی تھے اور کہہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا! میں نے کہا کیا بات ہوئی کیا عسائی آگئے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے تجرول سے رونے کی آواز آ رہی تھی حضور اکرمؐ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان خادم موجود تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرمؐ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو۔ پھر میں اندر گیا تو حضور اکرمؐ ایک چٹائی پر مشرف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑے کا ٹیکہ تھا جس میں کھجور کی پھال مچھری ہوئی تھی، ایک مشکیزہ ٹٹک راتھا اور سلم کے پتے تھے۔ میں نے آنحضرتؐ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی تھیں اور وہ بھی حیران ہو کر رہ گئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انٹریٹس دن تک قیام کیا پھر وہاں کا قیام ترک کر دیا اور حسب معمول ازواج مطہرات کے تجرول میں رہنے لگے۔

كُنَّا نَحْذَرُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْفَاءِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ فَدَا حَدَّثَ أَمْرًا كُنْتُ لَمْ
وَمَا هُوَ أَحَبُّ الْعَسَافِي؟ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ
ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَفُجِئْتُ بِأَدَا الْبُكَاءِ مِنْ حُجْرَةٍ كُنَّا
وَادَّ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا
مَعِي فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُوبَةِ
دَمِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنِي لِي فَنَاحَلْتُ
فَادَّ الرَّبِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ
فَدَا أَشْرَفِي جُنَيْهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ عَرَفَقَةُ
مِنْ أَدَمَ حَشَوْهَا لَبِيفٌ وَإِذَا الْهُبُ مُعَلَّقَةٌ
وَقَدْ ظَفَدَا كَرْتُ الشَّيْءِ قُلْتُ لِحَفْصَةٍ وَ
أَمَّ سَلَمَةَ وَالشَّيْءِ سَادَتْ عَلَى أُمِّ
سَلَمَةَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ مَذَلَّ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي هِنْدُ
بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَالَتْ اسْتَيْقِظَ
السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبْلِ وَهُوَ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أُنْزِلَ الْمَلَكَةُ مِنَ
الْفَنَيْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يَوْ قِظَ
صَوَاجِبُ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الْمَنِيَا
عَارِيَةٍ يَوْمَ النِّقْيَا مَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَأَنْتَ
هِنْدًا لَمَّا أَسْرَأَتْ فِي كُتَيْبَا بَيْنَ أَصَابِعِهِمَا

بِأَسْمَاءَ مَا يَنْبَغِي لِمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا خَبِيرًا

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَامِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَالِدِ بْنِ هَالِدٍ قَالَتْ

۴۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں ہند بنت حارث نے خبر دی اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیسے کیسے فتنے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں کیسے کیسے خزانے اس رات میں نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی بے حیاں چہرہ والیوں کو بیدار کر دے، کہ بہت سی دنیا میں پہننے اور ہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہند اپنی استینوں میں انگوروں کے درمیان گھنٹیاں لٹکانی تھیں تاکہ صرف انگلیاں ٹھیکیں اس سے آگے نہ کھلے۔

۴۸۵۔ بیا کپڑا پہننے والا کیا دعا کرے؟

۴۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام خالدہ بنت خالد رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک کالی چادر بھی تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ گھٹا رکھا گیا خیال ہے، کہ یہ چادر دی جائے صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ام خالد کو بلا لاؤ، چنانچہ مجھے آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی اور فرمایا، دیر تک جتنی رہو۔ دو مرتبہ آپؐ نے فرمایا، پھر آپؐ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ام خالد، یہ سننا ہے، سننا، حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے وہ چادر ام خالد رضی اللہ عنہا کے جسم پر دیکھی۔

۴۸۶۔ مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال

۶۹۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے النبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

۴۸۷۔ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی محرم درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

۴۸۸۔ سرخ کپڑا۔

۶۹۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان نہ کرتے تھے۔ اور میں نے حضور اکرمؐ کو سرخ حرم میں دیکھا آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔

۴۸۹۔ سرخ میسرہ۔

۶۹۵۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا، بیابا کی عبادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، پھینکنے والے کے جواب دینا (اللہ سے)، دینے کا اور آنحضرتؐ نے ہمیں ریشم، دیبا، قستی، استبرق اور

اَقْرَبُ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِیْا بِ
فِيْهَا خَيْصَمَةٌ سُوْدَاءُ اَمَّا قَالَ مَنْ تَدْرُوْنَ لَكُمْ سُوْحَا
هٰذِهِ الْخَيْصَمَةُ فَاَسْكَبْتَ الْعَدُوْمُ قَالَ اَسْوَوْتُ
بِاَمْرِ خَالِدٍ فَاَقَرْتُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَلْبَسَهَا بَيْدَةً وَقَالَ اَنْبِیُّ وَادْخُلْنِيْ مَرْثَلَيْنِ
فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى عَلَمِ الْخَيْصَمَةِ وَيَخِيْدُ بَيْدَةً اَقْرَبُ
يَقُوْلُ يَا اَمْرًا خَالِدٍ هٰذَا اَسْنَا وَالسَّانِ يَلْبَسَانِ الْحَبَشِيَّةَ
الْحَسَنَ . قَالَ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اِمْرَاةٌ مِنْ اَهْلِ
اَنْهَا رَاَتْهُ عَلَى اَمِّ خَالِدٍ :

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ :

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَسْبَغٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَزِعَ عَفْرَ
الرَّجُلِ :

باب الثَّوْبِ الْمُرْعَفَةِ :

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو خَنِیْمٍ حَدَّثَنَا سَفِیَانٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَنْتَزِعَ اَلْمَحْرَمُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا بِزَوْرٍ اَوْ

باب الثَّوْبِ الْخَمْرَةِ :

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَقْرِیْ
اِسْمَاعِيْلَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُوفًا وَقَدْ سَأَلَتْهُ فِيْ حُلَّةٍ
حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ :

باب المِیْثَرَةِ الْخَمْرَاءِ :

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سَفِیَانٌ عَنْ اَشْثَثَ
عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَرَضِیَ
اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یَسْبِیْهِ عِبَادَةُ الْمَرْبُوعِ وَارْتِبَاعِ الْجَبَانِزِ وَتَشْمِیْتِ
الْعَا طِیْبِ وَنَحْنَا عَنْ لُبِّ الْحَرَبِیْرِ وَالِدِیْنِ بَاجٍ وَ

النَّفْسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَمَا ثَبَرَ الْحَمِيرَ

بَابُ التَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

وَعَنْدَهَا :

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَمَادٌ عَنْ
سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي
تَغْلِيهِ قَالَ نَعَمْ :

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّحِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُكَ
تَصْنَعُ أَسْبَاحًا أَمْ أَحَدًا مِنْ أَفْعَا بِكَ تَصْنَعُهَا
قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنْ
الْحَرِّ كَانَ إِلَّا الْيَمَّا بَيْنَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ
السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالضَّفَرِ وَرَأَيْتُكَ
إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَ النَّاسُ إِذَا سَادُوا الْهَلَالَ
وَلَمْ تَهْتِدْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّحْرِيفِ فَقَالَ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَا الْأَسْرُ كَانَ خَائِفِي لَمْ
أَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا
الْيَمَّا بَيْنَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ خَائِفِي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ
النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَتَبْصُغُ فِيهَا
فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا - وَأَمَا الضَّفَرُ فَخَائِفِي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ
بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا - وَأَمَا الْهَلَالُ
فَخَائِفِي لَمْ أَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِيلُ حَتَّى تَنْبَغِثَ بِهِ وَاحِلَتُهُ :

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرخ رنگ کے میشرہ کے پہننے سے منع کیا تھا۔

۴۹۰۔ دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے
چمڑے کے پالوش۔

۴۹۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
سیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابومسلم نے بیان کیا، کیا میں نے انس رضی
اللہ عنہ سے پوچھا، کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پالوش پہننے ہوئے نماز پڑھتے
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔

۴۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان
سے سعید قبری نے، ان سے عبید بن جریج نے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے
آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن جریج
وہ کیا چیزیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ رخا نہ کعبہ کے
چار ارکان میں سے صرف دو ارکان یعنی کو چھرتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا
کہ آپ دباغت دیئے ہوئے چمڑے کا پالوش پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا کہ آپ
کپڑا زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو
سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ اہرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ اہرام نہیں
باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) اہرام باندھتے ہیں۔ ان سے عبید
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاد کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صرف ارکان یعنی ہی کو چھرتے دیکھا۔ دباغت دیئے
چمڑے کے پالوش کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم پالوش پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے۔ اور آپ اسی میں
دھو کرتے تھے۔ اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی پالوش استعمال کروں۔
زرد رنگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے
دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اس سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور اہرام باندھنے
کا مشہد تو میں نے کبھی آنحضرت کو نہیں دیکھا کہ سواری (سفر حج میں) کے روانہ
ہونے سے پہلے آپ نے اہرام باندھا ہو۔

۴۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا تھا اور انھوں نے فرمایا کہ جسے پاپوش چلی، انہیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے، لیکن اسے سٹخنے کے نیچے تک کاٹ دے۔

۷۹۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تہمد ہو وہ پاجامہ میں لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں وہ چمڑے کے موزے پہن لے۔ (محرم کے لیے)

۲۹۱۔ واسنہ پاؤں میں پیسے جوتا پہننے

۸۰۰۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔

۲۹۲۔ پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۸۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالانزا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص جوتا پہننے، تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے ابتداء کرے تاکہ داہنی جانب پہننے میں اول برادر اتارنے میں آخر۔

۲۹۳۔ صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۸۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابوالانزا نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے، یا دونوں پاؤں ننگا کر کے یا دونوں پاؤں میں جوتا پہننے۔

۲۹۴۔ دو قسمے ایک چپل میں، اور جس نے ایک تسمہ کو کافی سمجھا

۸۰۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل میں دو قسمے تھے۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں

أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِعَقْرَانِ وَأَوْزُنٍ وَثَقَالٍ
مَنْ لَعْنَهُ تَعْلِيْنٌ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَلْزَمَ الْكُفَيْنِ
۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ لَعْنَهُ مِثْلُ لَعْنَةِ إِسْرَءِيلَ فَلْيَلْبَسِ الشَّرَاطِيلَ
وَمَنْ لَعْنَهُ مِثْلُ لَعْنَةِ نَحْلَانَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ ۝

باب ۱۲ سَبَأُ يَأْتِلُحُ الْيَمْنَى ۝

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي
طَهْوَرِهِ ۝ وَكَرَّحْلِهِ وَتَوَعُّلِهِ ۝

باب ۱۳ مَيِّزُهُ تَعْلُ الْيُسْرَى ۝

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي السَّرْدَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا
امْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ
بِالشِّمَالِ لِيَكُنَ الْيَمْنَى أَوَّلَهُمَا تَعْلُ وَآخِرَهُمَا تَنْزَعُ ۝

باب ۱۴ لَا يَسْبِي فِي تَعْلٍ وَاحِدٍ ۝

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
السَّرْدَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْبِي أَحَدًا كُفً فِي تَعْلٍ
وَاحِدَةٍ لِيُحْفِيَهُمَا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا ۝

باب ۱۵ قِيَالًا فِي تَعْلٍ وَمَنْ رَأَى عِيَالًا وَلَعْنًا ۝

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْثَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِيَالٌ ۝

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عیسیٰ بن طہان نے خبر دی بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دو جہیل کے کہ ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے ثنابت بنانی نے کہا کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک ہیں۔

۴۹۵۔ چڑے کا سرخ خیمہ

۸۰۵۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ احمۃ الوداع کے موقع پر (اور انھوں نے چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اور میں نے ہلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کسے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں۔ اور صحابہ انھوں نے کسے وضو کے پانی کو زمین پر گرنے سے پہلے لے لینے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے اوپر لگا لیتا ہے، اور جب کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۰۶۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلوایا اور انھیں چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا۔

۴۹۶۔ چٹائی یا اس جیسی کسی چیز پر بیٹھنا۔

۸۰۷۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی سے گھر بنا لیتے تھے اور اس گھر میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے۔ پھر لوگ رات کی نماز کے وقت انہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اور انھوں نے نماز کی اقتدا کرنے لگے، جب جمع زیادہ بڑھ گیا تو انھوں نے متوجہ ہوئے اور فرمایا، لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو۔ کہو اللہ تعالیٰ (قواب دینے سے) نہیں تھکتا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ، اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے۔

غَبِيثُ بْنُ لَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَخَلِّفُ لَهْمَانًا لَدُنْ فَقَالَ تَابَتِ الْمَنَابِقُ هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

۴۹۵۔ النَّصْبَةُ الْحَمْرَاءُ مِنْ أَدَمَ :-

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَكُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ مِلَادًا أَحَدًا وَضَوَّاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَدَسُّوْنَ أَوْضُوْءَهُ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ مَنْ لَحْدَ بِصِيبٍ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَدٍ قَبْلَ مَا حَبِيهِ :-

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ قَالَ وَاللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةِ مِنْ أَدَمَ :-

۴۹۶۔ الْحُكُومُ عَلَى الْحَصِيرِ وَخَوْفُ :-

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي وَيَبْسُطُهُ بِالْأَنْصَارِ فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَيَمَكُّ النَّاسُ يَتَوَبُّونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصْلُونَ بِعَدَدِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَأَقْبَلَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطْبِقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُكُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ

مَا دَامَ وَإِنْ كَلَدَ

باب ۴۹ المَرْزُوقُ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرْمَةَ
قَالَ لَكَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ
أَقْبِيَّةٌ فَهَوَّ يَقْسِمُهَا فَادْهَبَ بِهَا إِلَيْهِ
فَدَخَلَ فَوَجَدَ نَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي
إِسْمَاعِيلَ يَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَظُمَتْ ذَلِكُ فَقُلْتُ اذْهَبْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ بِجَارٍ قَدِ عَوَّضُ
فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْنَا جِمْ مَزْرِي
بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا هُرْمَةَ هَذَا
أَخْبَانَا لَكَ فَاعْطَاكَ إِيَّاهُ

+ بن بن +

باب ۵۰ خَوَاتِمُ الدَّهَبِ

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٌ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اشْتَبُ
بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ
مُعَرِّبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهُمَا يَقُولُ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ سَبِيحٍ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْفَةِ الدَّهَبِ
وَعَنِ الْخَرِبْرِ وَالْإِسْبَرْقِ وَالْإِسْبَرْقِ
وَالْمَيْشَدَةِ الْخَمْرَاءِ وَالْفَيْسَى وَابْنَةِ الْفَيْسَةِ
وَأَمَرَنَا بِسَبِيحٍ بِعِيَادَةِ الْمَرْفُوعِينَ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتِ الْغَائِطِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
الدَّاعِي وَابْنِ السَّامِ الْمُقْبِمِ وَتَقْرِ
الْمُظْلُومِ

جیسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔

۴۹۷۔ کپڑا جس میں سونے کی گھنٹی لگی ہو۔

اور لیث نے بیان کیا۔ ان سے ابن ابی ملیک نے حدیث بیان کی
ان سے مسوید بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے والد
مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبائس آئی ہیں اور آنحضرتؐ انھیں تقسیم
فرما رہے ہیں، میں بھی آپؐ کو آپ کے پاس لے چلا چنانچہ ہم
گئے اور آنحضرتؐ کو آپ کے گھر میں ہی پایا۔ والد نے مجھ سے کہا
بیٹے میرا نام لے کر آنحضرتؐ کو بلاؤ میں اسے بہت بڑی بات سمجھا
دکھو آنحضرتؐ کو، اور اپنے والد کے لیے بلاؤں میں نے کہا
اپنے والد سے کہ میں آپ کے لیے آنحضرتؐ کو بلاؤں، انھوں نے
فرمایا کہ بیٹے آنحضرتؐ کوئی جاہل و قاصر نہیں ہیں (کہ آپ اس
طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے بلایا تو آپؐ حضورؐ
باہر تشریف لائے، آپ کے اوپر ویسا کی ایک قباحت تھی جس میں
سونے کی گھنٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ محمد،
اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا تھا چنانچہ آنحضرتؐ
نے وہ قباحتیں عنایت فرمائی۔

۴۹۸۔ سونے کی انگوٹھیاں

۸۰۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
ان سے اشعث بن سلیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا،
آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا
تھا۔ آپؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے، یا رادی نے کہا کہ سونے کے
چھپے سے، رشیم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میسرہ سے، قسی سے
اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپؐ نے سات چیزوں کا
حکم دیا تھا، بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے
اجواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
کرنے، کسی بات پر قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم کی
مدد کرنے کا۔

۸۰۹۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے نصر بن انس نے ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا تھا۔ اور مرد بیان کیا، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے نصر سے سنا، اور انھوں نے بشیر سے سنا، اسی طرح۔

۸۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بڑائی اور اس کا نیگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ آخر آنحضرتؐ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بڑوائی۔

۴۹۹۔ چاندی کی انگوٹھی

۸۱۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بڑوائی اور اس کا نیگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کھردائے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑالیں جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بڑوائی ہیں تو آپؐ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بڑوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بڑالیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے بعد اس انگوٹھی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے آخر عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وہ انگوٹھی اسی کے کونٹوں میں گر گئی۔ (اور باوجود تمام کوششوں کے نکالی نہ جا سکی)

(یہ باب ترجمہ الباب سے خالی ہے)

۸۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، پھر آپؐ نے

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ، رَحِمَهُ اللَّهُ، أَنَّ رَجُلًا شَافَهُ عَدُوًّا حَدَّثَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ الْأَنْسِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَهَبِي عَنْ خَالِ بْنِ الْهَدَبِ وَقَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ :
۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَهَبَ فَصَّهُ مَتَائِي كَفَّهُ مَا تَخَذَ النَّاسُ فَرَحًا بِهِ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَاسِيَةٍ :
باب ۴۹۹ خَاتَمُ الْفِضَّةِ :

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ وَجَلَّ فَصَّهُ مَتَائِي كَفَّهُ وَنَفَسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مَا تَخَذَ النَّاسُ مِنْهُ كَلِمَةً رَأَوْهُمْ كَذَلِكَ اخْتَلَعُوا وَهَارَمَ بِهِ وَقَالَ : لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اخْتَلَعَ خَاتَمًا مِنْ وَاسِيَةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الْفِضَّةِ قَالَ أَبُو عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتَمُ بِحَدِّ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي سَبِيلِ أَمْرِائِهِ :

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ
لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمِهِمْ
۸۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا ثَنَا ابْنُ أَبِي
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْءٌ أَنَّهُ بَنُو مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ كَيْفَ مَا
وَأَحَدًا أَثَرُ إِنَّ النَّاسَ إِصْطَلَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ
وَرَقٍ وَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاتَمَ فَطَرَحَ النَّاسُ حَوْلَ أَيْمِهِمْ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزَيْادٌ وَشُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
مُخَافَةً لِلزُّهْرِيِّ أَنَّهُ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ :

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ

۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ
أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هَلَالٍ أَخْبَرَنَا
عَنِ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنَا
صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا
يُوجِّهِهُمْ فَكَانَ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ صَنَعُوا وَنَامُوا وَانْكَرُتُمْ تَزَالُوا
فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ تَتَوَهَّاهُ :

۸۱۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ
حُمَيْدَ الْأَحْمَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ
فِصَّةً مِنْهُ . وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ أَبِي شَلَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ خَاتَمِ الْخَاتِمِ يَدِ

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہیڈیک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور لوگوں نے بھی
اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بڑائی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت نے
اپنی انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیادہ اور شعیب نے زہری کے
واسطے سے کی۔ اور ابن مسافر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ میرا
خیال ہے کہ "خاتما من ورق بیان کیا۔"

۵۰۱۔ انگوٹھی کا نیکہ

۸۱۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن زریع نے خروزی
انھیں حمید نے خروزی، کہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انگوٹھی بڑائی تھی؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ایک رات مشاء کی نماز
آدھی رات میں پڑھی، پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں
آنحضرت کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں، فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ
کر سو چکے ہوں گے، لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو، جب تم نماز کا انتظار
کر رہے ہو۔

۸۱۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زہری نے خبر دی کہا کہ
میں نے حمید سے سنا وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نیکہ بھی ایسی
کاتھا۔ اور یحییٰ بن ابیوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی انھوں
نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۵۰۲۔ لوبہ کی انگوٹھی

۸۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی

لہ بیان راوی سے روایت بیان کرنے میں غلطی ہوئی، حضور اکرم نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی اور بعد میں اسی انگوٹھی کو آپ نے
تار کا تھا۔ اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ راوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بڑائی تھی
اور اس کو آپ نے تار دیا تھا۔

حازم سے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو صبر کرنے کی باتوں پر دیکھ رہی ہوں اور میں نے انھیں سمجھنے اور سمجھنے سے محبت کا لیا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں، انھوں نے انھیں اور پھر سر جھکا لیا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کی، اگر انھوں نے کوئی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ انھوں نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تمہاری انھیں دے سکے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، انھوں نے فرمایا کہ دیکھ لو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے کچھ نہیں ملا۔ انھوں نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، اوسے کی ایک انگوٹھی بھی سہی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ وائے! مجھے اوسے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تہہ پہنچے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی، انھوں نے عرض کی کہ میں انھیں اپنا تہہ مہر میں دے دوں گا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارا تہہ یہیں ہیں تو انھیں دے دیجئے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے ہین لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے۔ پھر جب انھوں نے انھیں جانتے دیکھا تو آپ نے انھیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں، انھوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ان خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہیں محفوظ ہے۔

۵۰۳۔ انگوٹھی پر نقش ۔

۸۱۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں قبول کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ انھوں نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جس پر نقش تھا: محمد رسول اللہ جیسے ابھی حضور اکرم کی انگلیوں یا آپ کی ہتھیلی میں رادوی کو شک تھا، اس انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۱۸۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے

بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ
جَاءَتْ امْرَأَةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ: جِئْتُ اَهَبَ نَفْسِي فَمَا مَتٌ طَوِيلًا فَظَنَرُ
وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا قَالَتْ رَحِبُ
سَ وَجِئْتُهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ
عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْطَرِ
فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ
شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا
مِنْ حَيِّ يَدٍ فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ
وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيِّ يَدٍ وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ
عَلَيْهِ سَادًا فَقَالَ: اُصْبِرْ قُبَاهَا اِذَا رُمِيَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رُمِيَ اِنْ
لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ
لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى
السَّحْبُ فَجَلَسَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمْرَجَهُ فَذَعَلَ فَقَالَ:
مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُوْرَةٌ كَذَا
وَكَذَا اِسْمُهَا كَذَا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بِاسْمِهِ نَفْسُ الْخَاسِمِ.

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ
جَاءَتْ امْرَأَةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ: جِئْتُ اَهَبَ نَفْسِي فَمَا مَتٌ طَوِيلًا فَظَنَرُ
وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا قَالَتْ رَحِبُ
سَ وَجِئْتُهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ
عَيْنُكَ شَيْءٌ تَصِلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: انْطَرِ
فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ اِنْ رَجَعْتُ
شَيْئًا، قَالَ: اِذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاسِمًا
مِنْ حَيِّ يَدٍ فَدَهِبْ ثُمَّ رَجِعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ
وَلَا خَاسِمًا مِنْ حَيِّ يَدٍ وَعَلَيْهِ اِذَا رُمِيَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمْرَجَهُ فَذَعَلَ فَقَالَ:
مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ سُوْرَةٌ كَذَا
وَكَذَا اِسْمُهَا كَذَا قَالَ: قَدْ مَلَكَتْهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

نے کہیں عید کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، آنحضرتؐ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔ اور ابن وہب نے حرج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضرتؐ عورتوں کے مجمع کی طرف گئے تو عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چپلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۵۱۰۔ عورتوں کے لیے ہار اور خوشبو اور مشک کا ہار۔

۸۲۵۔ ہم سے محمد بن عرعروہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف لئے اور انھیں صدقہ کا حکم دیا۔ پناہی عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

۵۱۱۔ ہار عاریت پر لینا۔

۸۲۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ابو ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے ہار (جو المومنین نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آنحضرتؐ نے اسے تلاش کرنے چند صحابہ کو بھیجا۔ اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اور لوگ بلا وضو تھے۔ چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اس لیے سب نے بلا وضو نماز پڑھی۔ پھر آنحضرتؐ اس کا ذکر کیا تو تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ کیا ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ ہار آپ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا تھا۔

۵۱۲۔ بالیاں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلق کی طرف بڑھنے لگے۔

۸۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ ان میں نے سعید سے سنا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے

عَاشِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدَتْ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ - وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَةَ النَّسَاءِ فَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَمَ وَالْحَوَاتِيمَ فِي ثَوْبٍ يَدَلِي بِهِ

بَابُ الْفَلَاحِ وَالسَّيَابِ لِلنِّسَاءِ وَبَنِي فَكَاةٍ مِنْ أَهْلِ كَلْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَمِيلُ قَبْلَ دَلَابَجِهِ ثُمَّ أَقَى النَّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْمِهَا وَسِخَايِهَا

بَابُ اسْتِعَارَةِ الْفَلَاحِ

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَكَكَلَتْ فَكَاةً لِأَسْمَاءَ ذُبَحَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِحَالًا فَخَضَعَتِ الصَّدَقَةَ وَكَبَسُوا عَلَى وَهْمِهِمْ وَكَبَسُوا يَحْيَى وَإِمَامًا فَصَلُّوا وَهَمُّهُ عَلَى عَيْنِهِ وَهَمُّهُ مَنْ كَرُّوا ذَاكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَمْرًا إِلَيْهِمْ، إِذَا مِنْ نَمِيرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

بَابُ الْقُرْطِ

وَعَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَذَرَانِيَهُنَّ يَمُورِينَ إِلَى إِذْنِهِنَّ وَحُلُوِّ قِهْنِهِنَّ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دن دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔
پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ
عنه تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں (دلال رضی
اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

۵۱۳۔ بچوں کے لیے ہار

۸۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنفلی نے حدیث بیان کی، انھیں کئی
بن آدم نے خبر دی، ان سے وثقاء بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آنحضرتؐ واپس ہوئے تو میں
پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا، بچہ کہاں ہے؟ یہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا، حسن بن علی کو بلاؤ، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے
تھے۔ اور ان کی گردن میں ہار تھا۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا
دے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے (اور حسن رضی اللہ عنہ
نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور وہ آنحضرتؐ سے لپٹ گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا
اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے
مجھے محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حضور اکرمؐ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

۵۱۴۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتیں۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے کرم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں کی سی چال ڈھال اختیار کریں اور ان عورتوں
پر لعنت بھیجی جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کریں۔ اس روایت کی متابعت
عمر نے کی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی۔

۵۱۵۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں

کو گھر سے نکالنا۔

مَتٰی يَوْمَ الْعِيدِ رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْبَلْ قَلْبَهُمَا۔ وَكَأَنَّهُ
تَبَعًا هَاتَمًا فِي النَّسَاءِ وَمَعَهُ بَدَلٌ فَأَمَرَهُنَّ
بِالْبَصَّةِ فَفَعَلْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَعِي
قَرُطُومًا ۝

باب ۱۱ التَّبَايُحُ لِلصَّبِيَّانِ ۝

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَجْنِي بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا وَثَّاقُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ
مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَنْصَرَفْتُ
فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ ثَلَاثًا أَدْعُو الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَتَشَتَّى فِي عُنُقِهِ
السَّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبِيَّةٌ هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبِيَّةٌ هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبِّهُ وَأَحِبَّ مَنْ
يُحِبُّهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ۝

باب ۱۲ الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ ۝

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ
بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ
عُمَرُ وَأَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ۝

باب ۱۳ إِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

مِنْ السُّبُوتِ ۝

۸۳۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت مردوں پر لڑو اور کسی چال و حال اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی، اور فرمایا کہ انھیں (مردوں کو) اپنے گھروں سے نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حفصہ زکریا نے فلاں کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۸۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں عروہ نے خبر دی انھیں زہیر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ عبداللہ: اگر کل انھیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں انھیں بنی غیلان کو دکھاؤں گا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹوں دکھائی دیتے ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے ابو عبداللہ (مصنف) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں، کا مفہوم یہ ہے کہ دوٹے ہونے کی وجہ سے) اسی کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوئی ہیں اور جب وہ سامنے ہوتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں۔ اور آٹھ سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے کا مفہوم ہے (اُس کے) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے کیونکہ یہ دونوں سلوٹوں کو گھرے ہوئے ہیں۔ اور پھر وہ مل جاتی ہیں۔ ثمان، کہا۔ ثمانیہ (جنہیں کہا) کیونکہ جب میز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکرہ و ثمانیہ (دونوں جائز ہے) اور اطراف کا واحد (جو میز ہے) مذکور ہے، وجہ یہ ہے کہ "ثمانیہ اطراف" نہیں کہا۔

۵۱۶۔ مونچھ کم کرانا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھ اتنی کترواتے تھے کہ جب کسی عورتی نظر آنے لگتی تھی، اور ان دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان میں (جبرٹے پر) سے بھی بال کترواتے تھے۔ ۵۸۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے حنفلہ نے، ان

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَبِثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُسْرِجِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَحَالَ أَخِيرَهُمْ مِنْ بَيوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَانًا وَأَخْرَجَ عَمْرُؤُهَا نَائًا

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي النَّبَيْتِ مُحْنَتٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَمَّةُ اللَّهِ إِنَّ قَوْمَ نَكْرٍ عِنْدَ الطَّائِفِ قَاتِلٌ أَذَلَّتْ عَلَى بَنَاتِ غِيلَانَ فَأَتَتْهَا تَقْبِلُ يَأْسُ بَعٍ وَتَذُودُ بَثْمَانَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَدَ خَلَنَ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَقْبِلُ يَأْسُ بَعٍ وَتَذُودُ بَثْمَانَ أَسْبَغَ عَلَيْكَ بَطْنُهَا فَوَيْتِي تَقْبِلُ مِعْرَ، وَخَوْلِي وَتَذُودُ بَثْمَانَ يَكُونُ أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكْنِ الرَّسْبُ بَعٍ لَدَيْهَا لِحِيظَةُ بِالْجَنَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بَثْمَانَ وَكَو تَقْبِلُ بَثْمَانَ نِيَّةً وَوَاحِدًا لَدَى طَرَفٍ وَهُوَ ذَكَرَ نِيَّةً لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَّةً أَطْرَافَ

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْنِي شَارِبَهُ حَتَّى يَنْطَرِدَ إِلَى بَيَاضِ الْخِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَا يَنْفِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَالْعَجَبَةِ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْفَلَةَ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْعُوا الشَّوَابِرَ وَأَعْفُوا اللُّحَى؛

باب مَا يَنْ كُرِّ فِي الشَّيْبِ؛

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَخْضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَهُ يَبْلُغُ الشَّيْبُ إِلَّا قَلِيلًا؛

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَائِدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ عَنْ خَضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ كَمَا مَثَلَتْ أَنْ أَعْدَا شَطَاطِيهِ فِي لِحْيَتِهِ؛

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَمَّا سَلْتَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَفَبَصْنِ إِسْرَافِيلُ ثَلَاثَ أَهَابِجٍ مِنْ قَصَبَةٍ يَبْلُغُ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ إِلَّا نَسَانَ عَيْنٍ أَوْ شَيْءَ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْحُجْلِ فَأَرَأَيْتَ شَعْرَاتٍ حُمْرًا؟

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُؤَسَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: كُنْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَضَوْنَا: وَ قَالَ لَنَا أَبُو مُعْجَمٍ حَدَّثَنَا فَصِيرُ بْنُ أَبِي الْأَسْعَثِ عَنْ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ؛

۸۳۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتر و لیا کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

۵۱۹۔ بڑھاپے کے متعلق روایتیں۔

۸۳۸۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا فرمایا کہ آنحضرت کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

۸۳۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کو خضاب کی زینت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں آنحضرت کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۸۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا، (راوی حدیث) اسرافیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اشارہ کیا کہ (ان کے برابر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ اور جب کسی کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہو جاتی تو وہ ام المؤمنین کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا تھا میں نے نکلی میں جس میں موٹے مبارک رکھا ہوا تھا اچھا نک کر دیکھا تو چند سوخے بال اس میں تھے۔

۸۴۱۔ ہم سے مؤسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے۔ جن پر خضاب لگا ہوا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ ان سے نصیر بن ابی الاشعث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مَوْهَب نے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکال کر جو سرخ تھا۔

۵۲۰۔ خضاب

۸۴۲۔ ہم سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید اور سلیمان بن عیسا نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں استعمال کرتے تھے تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۱۔ گھونگھریاے بال۔

۸۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے آپ سے سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے ترنگے (قدکے) نہیں تھے اور آپ چھوٹے قد کے ہی تھے۔ (بلکہ درمیانہ قد تھا) مدآپ بالکل سفید چھوٹے تھے اور دگنم گول ہی تھے (بلکہ سرخ و سفید تھے) آپ کے بال گھونگھریاے لمبے برتے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ دس سال آپ نے (نبوت کے بعد) مکہ معظمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آنحضرت کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۸۴۴۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے میرے بعض اصحاب نے مالک کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرت کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جبھی آپ نے حدیث بیان کی تو مسکرائے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی، کہ آنحضرت کے بال آپ کی کانوں کی نو تک تھے۔

۸۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو میرے پاس مجھے دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا

باب الخضاب

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُودُ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِجُوهُمْ

باب الخبيذ

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْجَمْعِ وَلَا مُقْنٍ وَلَيْسَ بِالْأَدِيمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْمُسْبِطِ: بَعَثَهُ اللَّهُ مَرَّاسٍ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءً

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اسْتَوْدِلِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ السَّيِّدَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ - إِنَّ حَبَّتَهُ لَتَصْرِبُ قَبْرِيًّا مِنْ مَتَكِبِّيهِ: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا فَجَعَلَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شُحْمَةً

أَذْنِيهِ

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِلَى التَّيْلَةِ عِنْدَ الْكُعْبَةِ مَرَّانَيْنِ رَحِمَهُ
 اللَّهُ مَا أَحْسَنَ مَا أَنْتَ سَامِعٌ مِنْ أَدَمَ بْنِ أَبِي
 لَهُ لَيْسَ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ قَبْلَ
 التَّيْمِ قَدْ رَجَلَهَا فَبُعَا مَقْطَرُ مَاءٍ مَتَكَشًا
 عَلَى رَحْلَيْنِ أَوْ عَلَى غَزَائِيْنِ رَحْلَيْنِ يَطُوفُ
 بِالنَّيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمُسَيَّرُ مِنْ
 مَدْيَنَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعَدَ قَلْبًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ
 السُّمْنَى صَا تَهَا عَيْنُهُ لَهَا فَيْتَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ
 هَذَا فَقِيلَ الْمُسَيَّرُ الدَّخَالُ ۝

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا
 هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
 مَسْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ
 مَنَكِبِيهِ ۝

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَمُوتُ بِشَعْرَةٍ السُّمْنَى
 مَسْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَكِبِيهِ ۝

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
 بَنِي جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعْرِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَسَنَ بِالسَّيْطِ وَ
 لَا الْعَجْدَنِ ۝

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْهُمْ الْيَدَيْنِ لَهُ أَسَ بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَكَانَ
 شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
 لَا حَيْضَ وَلَا سَيْطَ ۝

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

کہ ایک صاحب بھی گندمی رنگ، گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوب
 صورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال دالے لوگوں میں
 سب سے زیادہ خوبصورت، اطول نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور
 اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے
 ہیں۔ یہ دو آدمیوں کے شانوں کا سہارا لیے ہوئے ہیں اور خاد کعبہ کا طواف
 کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم
 علیہا الصلوٰۃ السلام۔ پھر اچانک میں نے ایک اچھے ہوئے گھونگر یا بے بال
 دالے شخص کو دیکھا، وہ اس آنکھ سے کہنا ہے، گویا انگور ہے جو اچھا ہوا
 ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں، مجھے بتایا گیا، کہ یہ مسیح دجال ہے،
 ۸۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے
 ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبیرا لے کر
 تک رہتے تھے۔

۸۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن مویسٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
 بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سر کے بال شانے تک رہتے تھے۔

۸۴۸۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے
 حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے
 قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کے
 بال درمیان تھے، بال بال سیدھے لٹکے ہوئے اور دھونچے ہوئے دوڑوں
 کا نول کے درمیان اور شانوں تک تھے۔

۸۴۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
 ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے، میں نے آنحضرت کے بعد آپ جیسا خوبصورت
 نہیں دیکھا۔ آنحضرت کے سر کے بال میان تھے، دھونچے ہوئے اور بال بال
 سیدھے لٹکے ہوئے۔

۸۵۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے
 حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

الَّتِي مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْقَدَمَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
حَسَنَ الْوَجْهِ، ثُمَّ آتَا بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَا كَانَ بَسِطَ الْكُفَّيْنِ.

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ
عَنْ سَجْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ
كَأَنَّ جَنَّةً لَا مِثْلَها. وَقَالَ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَتْنُ الْقَدَمَيْنِ وَالْكُفَّيْنِ. وَقَالَ أَبُو
هَيْلَلٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ
عُمَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ كَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ كَمَا أَرَى
بَعْدَهُ لَا شَبَهاً لَهُ :

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ جَاهِدٍ قَالَ :
كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَمِغَا اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا
الذَّجَالَ فَقَالَ : إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كَلِمَةُ أَسْمَعُهُ قَالَ
ذَلِكَ وَ لِكَيْتَهُ ، قَالَ : أَمَا ابْنَاهُمَا
فَمَا نَظَرُوا إِلَى مَا جَبَلَهُ وَأَمَّا مُوسَى
فَوَجَلُ أَدَمَ جَعَلَهُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ
مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنَّهُ أَنْظَرُ
إِلَيْهِ إِذَا مَخَذَ فِي
الْوَادِ مِثْلِي :

باب التَّيْبِ :

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الشَّيْخِ هَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْزُهُ لَوْرًا وَطِلْ مَجْرَسُهُ بَرْنَةً تَحْتَهُ، وَهَبْرُ حُسَيْنٍ وَ
جَمِيلُ تَحَا مِيسَ نَعَى أَيْ جَمِيلًا كَوْنِي نَظِيرًا دِيكِيَا أَوْرَدَ لَعْدِي مِيسَ۔ اُپ کی ہتھیلیاں
کشادہ تھیں۔

۸۵۱۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ بن ثانی نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک صاحب نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ سے ہوئے قدموں والے تھے، حسین و جمیل۔ اُپ جیسا میں نے اُپ
کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے ان سے
قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم
لوہر ہتھیلیاں بھری ہوئی تھیں۔ اور ابو ہلال نے بیان کیا، ان سے
قتادہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے یا جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور قدم مجھ سے ہوئے
تھے۔ اُپ جیسا مجھ میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی
نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے، اور ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ اور کسی نے
کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا : کافر، اس پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے ہوئے ہیں
نہیں مناسب ہے البتہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں ابراہیم علیہ السلام کو
دیکھنا ہو تو اپنے صاحب (خود آنحضرت کی ذات گرامی مراد ہے) کو دیکھو
دیکر اُپ ان کے ہم شکل ہیں) اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، بال
گھوگھوہرا لے۔ ایک سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام نہایت عمدہ مٹی ہوئی سی
کی ہے، جیسے اس وقت بھی میں انھیں دیکھتا ہوں۔ کہ فادی (الزرق)
میں تصویر کئے ہوئے اثر رہے ہیں۔

۵۲۲۔ بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جھان

۸۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اُپ نے فرمایا

اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جیسے میں اب بھی آنحضرت کی ناگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ جبکہ آپ محرم تھے عبد بن ربیع نے (اپنی روایت میں) ”مفرق البنی صلی اللہ علیہ وسلم“ واحد کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا۔

۵۲۲- گیسو

۸۵۸- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن عبید نے حدیث بیان کی، انھیں ہمیشہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمیشہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انھیں کے یہاں تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم رات کی نماز پڑھتے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا بیان کیا کہ اس پر آنحضرت نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۸۵۹- ہم سے عروین محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمیشہ نے حدیث بیان کی، اور انھیں ابو بشر نے اسی طرح خبر دی، ابو انھوں نے (شک کے ساتھ) ”بدو ابی اور اسی“ کہا۔

۵۲۵- قرع

۸۶۰- مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن حفص نے خبر دی، انھیں عمرو بن نافع نے خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے ”قرع“ سے منع فرمایا عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا قرع کیا ہے (پھر عبد اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے فرمایا کہ بچہ سر منڈانے وقت کچھ بال میاں چھوڑ دے کچھ دبا چھوڑ دے اسے قرع کہتے ہیں) اسے عبد اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہیں اس کی صورت بتائی، عبد اللہ سے پوچھا گیا، کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، انھوں نے صرف بچہ کا ذکر کیا تھا، عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عروین نافع

الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِي أَنْظُرِي وَبَيْنَ يَدَيْهِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَرِّمُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۵۱ الدَّوَابِّ:

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَشَرْتُ لَيْلَةَ عِيْدِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلِهَا، قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ مِنَ الْبَلْبَلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ فَآخَذَ بِيَدِ ابْنَتِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۸۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ هَذَا وَ هَذَا يَدُ أَبِي أَدْرِاسٍ.

باب ۲۵۲ الْقَرْع:

۸۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَرْعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَرْعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَّتِ الْعَبْيَةُ وَتَرَلَّ هُمَا شَعْرَةً وَهُمَا وَهُمَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِنْ نَاصِيَتِهِمْ وَجَانِبِي رَأْسِهِ - قَبِيلُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَلْجَأَ يَدَهُ وَالْعُلَاةُ، قَالَ لَدَارِي هَلْ كُنَّا قَالَ الْعَبْيَةُ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: دَعَا وَدَعَا فَقَالَ

سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ، کنپٹی اور سر کے کچلے حصہ کی طرف اگر بال چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ”قرع“ یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سب منڈوائے جائیں اسکا طرح ادھر ادھر سر کے کنارے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۸۶۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قرع“ سے منع فرمایا تھا۔

۵۲۶۔ عورت کا اپنے ماتھے سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا۔

۸۶۲۔ مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن خبری نے خبر دی، یحییٰ بن سعید نے خبر دی، انھیں عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے احرام کی وجہ سے، اپنے ماتھے سے خوشبو لگائی اور میں نے آپ کو منی میں افاضہ سے پہلے خوشبو لگائی۔

۵۲۷۔ سر اور داڑھی میں خوشبو

۸۶۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسریل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھیں عبدالرحمن بن اسود نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

۵۲۸۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۴۔ ہم سے آدم بن ابی اس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے ایک سوراخ سے اندر دیکھا۔ آنحضرتؐ اس وقت اپنا سر کٹھنے سے لٹکا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ تک رسد ہر تو میں اسے تمھاری آنکھ میں چھو دیتا۔ (کسی کے گھر میں آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے سے پہلے ہے۔

۵۲۹۔ عائشہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھا کرنا۔

أَمَّا النِّقْمَةُ وَالنِّقْمَةُ بِلُغْلَامٍ فَلَا بَأْسَ بِهِنَّ، وَلَكِنَّ الْقَرْعَ أَنْ تَتْرَكَ بِمَا هَيَّجَتْهُ شَعْرًا وَتَكُنَّ فِي سَائِبِهِ غَيْرًا وَكَذَلِكَ شَقَّ رَأْسُهُ هَذَا أَوْ هَذَا

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْتَنَّى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ

بَابُ تَطْيِيبِ الزَّوْجِهَا مِمَّا يَنْبَغِي

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحْرَمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمَنِي قَبْلَ أَنْ يَفِيقَ

بَابُ تَطْيِيبِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِضُ الطَّيِّبُ فِي نَاسِهِ وَلِحْيَتِهِ

بَابُ الْأُمْتِسَاطِ

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَجَبَّرُ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكُمُ رَأْسَهُ بِالْمِزْزِ فَقَالَ لَوَاحِلُهُ إِنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنَتْ يَمَانِي عَيْنِيكَ إِنَّمَا جَعَلَ الذُّنُوفُ مِنْ قَبْلِ الذُّبَابِ

بَابُ تَجَبُّدِ الْخَالِعِينَ مِنْ وَجْهَيْهِ

۸۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرتی تھی کہ باوجود آنحضرت کے باروں میں کنگھا کرتی تھی۔

۸۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح۔

۵۳۰۔ کنگھا کرنا۔

۸۶۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو تہاد داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، کنگھا کرنے اور دمنہ کرنے میں بھی۔

۵۳۱۔ مشک کے بارے میں روایات۔

۸۶۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم (انسان) کا ہر عمل اس کا سب سے سوار وزہ کے کہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دل کا لوڑ روزہ دار کے منہ کی بواہر کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔

۵۳۲۔ کس طرح کی خوشبو پسندیدہ ہے۔

۸۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وحیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت سب سے عمدہ خوشبو، جو مل سکتی تھی، لگاتی۔

۵۳۳۔ جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا۔

۸۷۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثمار بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وحیب آپ کو خوشبو (دہریہ کی جاتی تھی) آپ واپس نہیں کرتے

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۰ التَّحْجِيلِ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ ابْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۱ مَا يُدْكَرُ فِي الْمَسْكِ :

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ قَوْمٍ بَنِ إِدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفٌ فِيمَا لَمَّا بَعَا طَيْبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ :

بَابُ ۵۳۲ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ :

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَحِيبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ :

بَابُ ۵۳۳ مَنْ لَمْ يَرِدْ الطَّيِّبُ :

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ لَا يَدْكَرُ

الطَّبِيبُ. وَذَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُوَدُّ الطَّبِيبَ

بِالْمَدِينَةِ ۖ

۸۶۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَوْ مُحَمَّدُ عَنْهُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَآلِئًا بِمِمْ جُذْرَانَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ أَطِيبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ بَذَرِيَّةٍ فِي حَاجَتِهِ

النُّوَادِجِ لِلْحَبْلِ وَالْأَحْزَامِ ۖ

بِالْمَدِينَةِ ۖ

۸۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جُرَيْجٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَعْنِ اللَّهِ

النَّوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَبِّصَاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَالِي كَأَلَعْنُ مِنْ لَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ

فَخُذْ وَهْ ۖ

بِالْمَدِينَةِ ۖ

۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامًّا

حَجَّجَ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبْرِ وَهُوَ يَقُولُ: وَتَنَادَلُ

قَصَصَةً مِنْ شَعْبٍ كَانَتْ بَيْدَ حَرْسِيٍّ ابْنِ عَلَمَاءٍ كُوفٍ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عَنْ يَخْلُ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ

جَبِينَ اخْتَنَدَ هَذِهِ نَيْسًا وَهَمًّا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُكَيْمٌ

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّوَاشِمَةَ

تھے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو داپس نہیں فرماتے تھے۔

۵۳۴- ذریعہ ۖ

۸۶۱- ہم سے عثمان بن ہیفثم نے حدیث بیان کی، یا محمد بن عثمان کے

واسطے سے (حدیث بیان کی) ان سے ابن جریج نے، انھیں عمر بن عبد اللہ بن

عروہ نے خبر دی، انھوں نے عروہ اور قاسم سے سنا، ان حضرات نے عائشہ

رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حجتہ الوداع کے موقع پر حرام کھولنے اور احرام باندھنے کے

وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۵۳۵- حسن کے بیٹے دانتوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنا۔

۸۶۲- ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ

رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے بیٹے کو دینے والیوں کو دینے والیوں

چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانوں کے درمیان کشاویں پیدا کرنے

والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی ہے۔ میں بھی

کہوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں۔ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی۔ اس کا حکم تو خود اللہ کی کتاب میں ہے۔ ”رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو۔“

۵۳۶- بالوں میں الگ سے مصنوعی بال لگانا۔

۸۶۳- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے اور

انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے عام حج میں سنا، آپ (امیر

مکہ) میں (ممبر پر یہ فرما رہے تھے۔ آپ نے بالوں کی ایک چوٹی جو آپ کے

محافظ کے ہاتھ میں تھی، لے کر فرمایا، کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرما رہے تھے

اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے

اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ابن ابی شیبہ نے بیان

کیا، ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن ابی شیبہ نے بیان

کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی

بال لگانے والیوں اور لگانے والیوں کو دینے والیوں اور گردانے والیوں

پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن یاق سے سنا، وہ صفیر بنت شعیب کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصاری ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے۔ اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بال میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس روایت کی تبعیت ابن اسحاق نے وہاں کے واسطے سے کی، ان سے ابان بن صالح نے ان سے حسن نے، ان سے صفیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۴۵۔ مجھ سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی، اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے، کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر آنحضرت نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جوڑوانے والیوں کو برا بھلا کہا۔

۸۴۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ابن ابی بکر نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۴۷۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں، جوڑوانے والیوں، گودنے والیوں اور گودانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے فرمایا کہ گودنا جبرٹے پر ہوتا تھا۔

۸۴۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَاقٍ يَحْدِثُ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَتَتْهَا مَوْتٌ فَخَمَطَ شَعْرُهَا مَا رَأَوْا وَأَنْ تَصِلُوهَا فَتَسَالُوا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ

عَائِشَةَ ۖ

۸۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَكَلْتُ مِنْ بَنِي ثَمَامٍ بَهِيمًا شَكُوهُ فَمَرَّتْ بِرَأْسِهَا وَرُوحَهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا فَأَصِلُ رَأْسَهَا تَبَرَّأْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَةٍ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۖ

وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ۖ

۸۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ أَوْشَمْتُ فِي اللَّيْلَةِ ۖ

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو

بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدَّمَ مَعَاذَةَ الْمَيْمُونَةَ أَخْرَجَهَا مَعَهُ قَدْ هَمَّ أَنْ يَخْرُجَ كَتَبَتْ مِنْ شَعْرِهَا قَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاَهُ الرُّومَةَ تَعِبَنِي الْوَاصِلَةُ فِي الشَّعْرِ :

باب ۳۵ المتنبصات :

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْيَاطَ وَالْمُنْتَهِيَّاتِ وَالْمُتَغَلِّجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُعْصِيَاتِ خَلَقَ اللَّهُ ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَادَّخِرْ لَقَدْ قَدَرْتُ مَا بَيْنَ التَّوْحِينَ فَمَا وَحَدَّيْتُهُ ، قَالَ وَاللَّهِ لَكُنْ قَرَأَ تَبَيُّهُ لَقَدْ وَحَدَّيْتُهُ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ

عَنْهُ فَانْتَهُوا :

باب ۳۶ :

باب ۳۷ الْمُؤْصُولَةُ :

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْأُتَيْمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ :

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ سَعِيدَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ : سَأَلْتُ امْرَأَةً الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَمَّا تَبْهَأُ الْخَصْبَةَ فَأَمَرَ شَعْرَهَا وَافِيًا مِنْ وَحْجَهَا أَوْ فَاصِلًا فِيهِ ؟ فَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ

ان سے عمرو بن مرو نے حدیث بیان کی کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا ، انھوں نے بیان کیا کہ عاصیہ رضی اللہ عنہا آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئی اور میں خطبہ دیا ۔ آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کے فرمایا کہ یہ یهودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریب) فرمایا ہے ، آپ کا اشارہ مصنوعی بال لگانے والیوں کی طرف تھا ۔

۵۲۷۔ چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں

۸۷۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھیں جریر نے خبر دی ، انھیں منصور نے ، انھیں ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا ، کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خواہشورنی کے لیے گودنے والیوں ، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشا دگی پیدا کرنے والیوں ، جو کہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی انہیں اور ان پر لعنت بھیجی جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے ۔ ام یعقوب نے کہا کہ نبیؐ میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، اللہ اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں مل جاتا ، اور جو کچھ رسول تمہیں دی اسے لو ، اور جس سے بھی تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ ۔

۵۳۸۔ مصنوعی بال جوڑنے والی ۔

۸۸۰۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے ، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی ، برٹوانے والی ، گودنے والی اور گودنے والی پر لعنت بھیجی ۔

۸۸۱۔ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا ، آپ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا ہے اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا مصنوعی بال لگا دوں ؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے۔ دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔
 ۸۸۲۔ مجھ سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضل بن دکیں نے حدیث بیان کی، ان سے صفیر بن جریہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گودنے والی، گودانے والی، مصنوعی چوڑنے والے اور چوڑانے والی، یعنی انخنور نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

۸۸۳۔ مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور زخموں پر پیدائش کے لیے سامنے کے دانوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے، پھر یہ کہیں زمان پر لعنت بھیجیوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

۵۳۹۔ گودنے والی :

۸۸۴۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے ہامان سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نظر لگ جانا حق ہے، اور انخنور نے گودنے سے منع فرمایا۔

۸۸۵۔ مجھ سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔

۸۸۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت،

الْوَأَصِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ :

۸۸۲۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ حَدَّثَنَا مَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ يَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْمَوْصُولَةَ يَقْنِي لَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَاتِ وَالْمَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوِشَاتِ وَالْمُنْمِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَسَنِ الْمَعِيَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ :

باب ۵۳۹ الْوَأَصِلَةُ :

۸۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْغَيْنِ حَقٌّ وَتَهْمَى عَنِ الْوَشْمِ :

۸۸۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ :

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَى عَنْ شَمَنِ

کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور سود لینے والے اور دینے والے کو رکنے والی اور گدولنے والی (پر لخت بھیجی)۔
۵۴۰۔ گدولنے والی۔

۸۸۷۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبادہ نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور اس وقت موجود صحابہ سے کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ امیر المؤمنین، میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گودنے کا کام نہ کرو۔ اور نہ گدواؤ۔

۸۸۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن زہری، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرعی بال ٹھانے والی اور ٹھانے والی، گودنے والی اور گدولنے والی پر لخت بھیجی ہے۔

۸۸۹۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مسعود نے، ان سے ابی اسمعیل نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں، گدوانے والیوں، بال اکھانے والیوں اور جو بھرتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشاوی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں؟ ان پر لخت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

۵۴۱۔ تصویریں

۸۹۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے ابی طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل ہوتے جس میں کتاب یا تصویریں ہوں۔ اور فیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

الْأَدَمُ وَثَمَنَ الْكَلْبِ وَاعْلَى الرِّمَاءِ وَ
مُوكَلَبٍ وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
أَبِي هُرَيْرَةَ بِأَمْرَةٍ تَشْتُمُ فَقَالَ أَسْتَبْدُ كُرْبَانَ اللَّهِ
مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبْهَرُ نَبْرَةٍ فَقُمْتُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ
مَا سَمِعْتُ؟ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلَهُ يَقُولُ: لَا تَشْتُمَنَّ وَلَا
تَسْتَوْشِمَنَّ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
وَالْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ سَعْيَانَ عَنْ مَقْصُومٍ عَنْ إِدْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّعَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُتَعَبَّاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

بَابُ التَّصَاوِيرِ

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ مَيْتَانِ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَادِيرٌ وَقَالَ

انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۵۴۲۔ تصویر بنانے والوں پر قیامت کے دن کا عذاب۔

۸۹۱۔ ہم سے حمید نے حدیث کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،

ان سے اعش نے حدیث بیان کی اور ان سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم مسروق کے ساتھ سیار بن کمر کے گھر میں تھے مسروق نے ان کے چہرے پر

تصویریں دکھیں تو کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے

آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے

فرمایا کہ اللہ کے بیان قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے

زیادہ عذاب ہوگا۔

۸۹۲۔ ہم سے ابوسعید بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ یہ

تصویریں بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان

سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اس سے زندہ کر کے بھی دکھاؤ،

۵۴۳۔ تصویر دل کو ٹوڑنا :

۸۹۳۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے

حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن حوطان نے اور ان سے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

لپٹے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ

اسے ٹوڑ دیتے تھے۔

۸۹۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث

بیان کی۔ ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث

بیان کی۔ کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر

میں گیا، مروان بن حکم کے گھر میں، تو آپ نے چھت پر ایک معصومہ کو دکھا

جو تصویر بنا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ! ارشاد فرماتا ہے اس شخص

سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح پیدا کرنے چلا ہے اگر

ہی نرم ہے تو ایک دانہ پیدا کر کے دیکھو۔ ایک چوٹی پیدا کر کے دیکھو پھر

الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْعَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ
ابْنُ عِيَّازٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۴۲۔ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ مُسْرُوقٍ فِي دَارِ سَيَّارٍ

بْنِ خُسَيْمٍ فَذَاقَ فِي مِصْقَتِهِ نَمْلًا ثَبُلٌ فَقَالَ سَمِعْتُ

كُبْرَاءَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا أَبْعَدُ اللَّهِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

الْمُصَوِّرُونَ :

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ

بْنُ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ اخْبِرُوا مَا خَلَقْتُمْ :

۵۴۳۔ تَقْفِي الصُّوَرِ :

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَتَرَكَ فِي مَبْلَيْهِ شَيْئًا فِيهِ

تَصَاوِيرُ إِلَّا تَقَضَّاهُ :

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مَبْدُ الْوَاحِدُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصَةَ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ الْمُبَرِّكِ فَرَأَى أَغْلَاهَا

مُصَوِّرًا أَتَمَّوَسًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ

بِحُلُقٍ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا

ذَرَّةً - ثُمَّ دَعَا بَشُورَ بْنَ مَالٍ فَخَسَلَ يَدَيْهِ

حَتَّى بَلَغَ الْبَطْلَ فَقُلْتُ يَا أَبَاهُ إِنَّ أَسَى

پھر آپ نے پانی کا ایک طشت منگایا اور اپنے ہاتھ اس میں دھوئے جب بغل دھوئے گئے تو میں نے عرض کی۔ ابوہریرہ! کیا بغل تک دھونے کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ (جنت میں) زبور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔

۵۴۴۔ تصویر کو رد نہا۔

۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا۔ اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے بوسیدہ کنارے پر پردہ لٹکا دیا۔ اس پردہ پر تصویریں تھیں جب حضور اکرمؐ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے گرا دیا اور یہ فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنھوں نے اللہ کی مخلوق کی طرح تخلیق کی کشتی کی ہرگی۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک دو گدے بنا دیئے۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے مجھے اس کے آثار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔ اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رتن میں غسل کرتے تھے۔

۵۴۵۔ جس نے تصویر پر بیٹھنے کو نا پسندیدہ فعل سمجھا۔

۸۹۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے ایک گدا خریدیا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ مانگتی ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَنَعَتْنِي الْحِلْيَةُ؛

بَابُ مَا وَجَّهَ مِنَ النَّصَا وَنَزِيلُهُ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ كَوْمَيْنِ أَفْضَلَ مِنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِحُرَامٍ فِي حُلِيِّ سَهْوَةٍ فِي فِيهِمَا ثَمَانِي، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: أَسَدُ النَّاسِ عَذَابًا يُؤْتَاهُ الْغَيَا مِمَّا اسْتَبَدَّ بَيْنَ نِعْمَا هُوَ يُحْلِي اللَّهُ، قَالَتْ فَجَعَلْنَا وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ؛

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرُودًا فِيهِ ثَمَانِي ثَمَلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزَعَهُ فَنَزَعْتُهُ - وَكُنْتُ أُغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ؛

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْفُجُورَ عَلَى الصُّورَةِ؛

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَتَرَتْ خُبْرَةً فِيهِمَا نَصَاوِيدُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَكَلَمَ بَدِ خُلٍّ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: مَا هَذِهِ النَّسْرَةُ؟ قُلْتُ لِيُحْلِيَ عَلَيَّهَا وَتُوسِّدَ مَا قَالَتْ، إِنَّ أَهْمَابَ هَذِهِ الصُّورِ

نَعِدَ بَدَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ الْقَوْمُ ۚ

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُكَيْبٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي كَلْبَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بُيُوتًا فِيهِ الْقَوْمُ ۚ قَالَ بُسَيْرٌ ثُمَّ إِشْتُكِي زَيْدًا فَخَذَ نَاقَةً فَأَذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرَ فَيْهِ مَوْرَقٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَجَبٍ مَمْنُونَةٍ زَوْجِ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا مَا نَعِدُ عَنِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ مُبِينٌ اللَّهُ أَلَمْ قَسَمْتُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَنَّمَا فِي نَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي مُكَيْبٌ حَدَّثَنِي بُسَيْرٌ حَدَّثَنِي زَيْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

باب ۵۲۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي النِّقَاطِ وَبِهِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُيَسَّرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْمَبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِدَامٌ لِعَائِشَةَ سَكَنَتْ بِهِ حَايِبٌ بَلِيغًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيطِي عَمِّي فَإِنَّهُ لَا تَدَالُ نَقَاصًا وَتُتَابَعُونَ مِنِّْي فِي صَلَاتِي ۚ

باب ۵۲۷ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِيهِ مَوْرَقٌ ۚ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے بکیر نے۔ ان سے بسر بن سعید نے، ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر نے بیان کیا کہ بکیر رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولا عبید اللہ سے کہا۔ کیا زید رضی اللہ عنہ نے میں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سناؤ تھی؟ عبید اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ابن وہب نے کہا۔ انھیں عمرو نے خبر دی آپ ابن حارث میں۔ ان سے بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۲۶۔ تصویروں کے ساتھ نماز پڑھنے کی کراہیت۔

۸۹۹۔ ہم سے عمران بن مسیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن مہمب نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چلی سی جاوڑ تھی۔ اسے آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکا دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے میرے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس کی تصویریں میری نازیں غل ہوتی ہیں۔

۵۲۷۔ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۹۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان

هَذَا ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا حِينَ كُرِ السُّبْحُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَوَسَّ مَوَسَّاهُ فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا السُّورَةُ وَلَكِنَّ بَيَانَهُ:

باب ۵۱ الْأَرْبَعُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقُودٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى كَافٍ عَلَيْهِ قَلْبَقَةٌ فَبَدَأَ كَيْتَهُ وَأَسْرَفَ أُسَامَةُ وَقَالَ:

باب ۵۲ الثَّلَاثَةُ عَلَى الدَّائِمَةِ:

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ الْمُغِيلَمَةُ سَبِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَهَا وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ:

باب ۵۳ حَمَلُ صَاحِبِ الدَّائِمَةِ غَيْرُهُ:

بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِعَبْدِهِمْ صَاحِبُ الدَّائِمَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّائِمَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ:

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَكَرَّالَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرَمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَتْهُمْ

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نصر بن انس بن مالک سے سنا، وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ بیان کیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے، جب تک آپ سے خاص طور سے پوچھا جاتا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیتے۔ پھر آپ نے فرمایا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے، حالانکہ وہ روح نہیں ڈال سکتا۔

۵۱۔ سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۹۰۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر فزک کے بنی ہرنی چادر کی زین تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔

۵۲۔ ایک سواری پر تین افراد۔

۹۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے (فتح مکہ کے موقع پر) تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کے سامنے آئے، آنحضرت نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

۵۳۔ سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے

آگے بٹھانا۔ بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر

آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ دوسرے کو آگے

بیٹھنے کی اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)۔

۹۰۶۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، عکرمہ کے سامنے حدیث ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بدترین ہے، کا ذکر کیا گیا تو آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

دیکھو معظمہ! تشریف لائے تو آپ قسم بن عباس کو اپنی سواری پر اُٹے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھائے کھڑے تھے، یا قسم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (یعنی اللہ عنہم) اب تم ان میں سے کسے پر اکھڑ گئے اور کسے اچھا:

باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۷۔ ہم سے حدیث بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت کے درمیان سوا کجاوہ کے کنا رے کے اور کوئی چیز حاصل نہیں تھی، اسی حالت میں آنحضرت نے فرمایا: یا معاذ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لیے، پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کی حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں پر حق یہ ہے کہ بند اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کی، حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے۔ آنحضرت نے فرمایا تمہیں معلوم ہے، بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ اس کے حکم کے مطابق (کریں) میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۵۵۵ سواری پر عورت کا مرو کے پیچھے بیٹھنا۔

۹۰۸۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح، ان سے یحییٰ بن عیاد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آ رہے تھے، اور میں

بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْفَعْلُ خَلْفَهُ أَوْ تَمَّ خَلْفَهُ وَالْفَعْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ؟

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَحَدَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ قَالَ هَذَا تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُهُ، قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى قِبَادِهِ أَفْ تَجِدُ وَلَا تَشِيرُ كَوَايِمَ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ لَكَ فَقَالَ هَذَا تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُهُ قَالَ حَقَّ الْعِبَادَةِ عَلَى اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ تَجِدُ بَيْنَهُمَا؟

باب ترجمۃ الباب سے خالی ہے

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بار نہ ڈالا جائے۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر ممنوع ہے۔

اور محمد رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے آنحضرت کی بعض ازواج (مغیرہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی، میں نے کہا، عورت کی خبر گیری کرو۔ پھر میں اتر پڑا حضور اکرمؐ نے فرمایا، یہ بخاری ماں ہیں پھر میں نے کہا وہ باغوا، اور آنحضرتؐ سواری پر گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ کے قریب برسے یا رادی نے بیان کیا کہ (دیکھا تو فرمایا، واپس ہونے والے اتوبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد کرتے ہوئے۔

۵۵۶۔ چپ لیٹنا اور ایک پاؤں کا دوسرے پاؤں پر رکھنا۔

۹۰۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بن قیس نے، ان سے ان کے چچا (عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادب و تمیز

۵۵۷۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے مستقل وصیت کی ہے۔

۹۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ولید بن عیمر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عمر شیبانی سے سنا کہا کہ میں اس کے رہنے والے نے خبر دی اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا۔ پوچھا کچھ کون؟ فرمایا کہ اللہ کے راست میں جہاد کرنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اسی طرح اور سوال کرتا رہتا تو آپ جواب دیتے رہتے۔

۵۵۸۔ اچھے معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَافِي لِرَدِّ نَفْ أَيْ طَلَحَهُ وَهُوَ لِيُيَسِّرَ وَيَعْفُو بِنَاوِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّ نَفْ سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَمِرَتِ النَّفَاةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَفَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا مَكْرُكُمْ فَكُنْتُ ذَاتُ التَّوَجُّلِ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: أَيُّنَ تَأْتِيُونَ قَائِلًا: إِنَّا نَسْأَلُكُمْ عَنْ

بَابُ الْأَسْتِغْفَارِ وَصَبَّحَ الرَّجُلُ عَلَى الْأَخْزَى

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُعَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ السَّيِّدِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَارْتِغَاءً لِحَدَايِ رِجْلَيْهِ عَلَى الْأَخْزَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى الْإِنْسَانُ

بِوَالِدَيْهِ

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْ مَاتَ بَيْدَهُ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ سَأَلْتُ السَّيِّدِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَعْمَالِ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى ذَاتَيْهَا قَالَ ثُمَّ أَعْمَالُ؟ قَالَ ثُمَّ يَدُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ أَعْمَالُ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ وَكْعَةَ اسْتَرْذَلَنِي لَنَا ذِي

بَابُ مَنْ أَحَقَّ النَّاسُ بِحَسَنِ الْعُقُوبَةِ

عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَسْجِدٍ فَفَرَّقَ بَيْنَنَا شَيْءٌ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَتَنَالُوا إِلَى مَا فِي الْجَبَلِ فَأَخَذَتْ عَلَى نَفْسِ عَابِرِهِمْ فَخَسَرَهُ مِنْ الْجَبَلِ فَأُطِيعَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا بَيْنَهُمَا حَاجَةً فَأَدْعُوا اللَّهَ بِمَا لَعَلَّهُ يَغْفِرَ جَهَا فَقَالَ أَحَدُهُم: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالْبَدَانِ شَيْئَانِ كَبِيرَانِ وَلِي مَبِيتَةٌ مَبْعُورَةٌ كُنْتُ أَسْرَعِي عَلَيْهِنَّ فَإِذَا هُنَّ عَلَيَّ فَنَحَلْتُ مَبْدَأُتُ يَوَالِدِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَادَى بِالنَّحْدِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ تَهْمًا قَدْ نَامَا لَعَلْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ. فَحِثُّتُ بِالْحِلَابِ فَقَضَيْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُدْقِلَهُمَا مِنْ تَوْبِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيغَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيغَةُ نَيْصَاغُونَ عِنْدَ قَدْ حَتَّى كُنْتُ يَزُلْ ذَلِكَ وَأَيُّ وَادَّابَهُمْ حَتَّى طَلَعُ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا فَأَفْرَجَ لَنَا فَرْجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فَرْجَةً حَتَّى يَرَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الشَّافِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي ابْنَتُهُ عَمْرُ أَحَبُّمَا كَأَشَدِّ مَا أَحَبُّتُ الرِّجَالَ ابْنَاءَ فَعَلَنْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا مَا نَبَتْ حَتَّى أَتِيَهُمَا بِمَا خَيْرَ دُنْيَايَ فَسَخَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مَا ثَمَّةَ دُنْيَايَ فَلَقِيَهُمَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَى اللَّهَ وَلَا تَقْتَرِ الْخَاتَمَ فَقَضَيْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا مَا فَرَجَ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فَرْجَةً وَقَالَ الرَّاهُورِيُّ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَسْتَأْخِرُتُ أَحَبِّمَا بِقَرْنِي أَسْرَرْتُ فَلَمَّا فَتَنِي عَمَلُهُ قَالَ

عمر بن عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں افراد چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آگیا۔ اور انہوں نے مڑ کر پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو اعمال کئے ہیں ان میں ایسے اعمال کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیے ہوں تاکہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ میرے والدین تھے اور بہت غور سے تھے، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا۔ اور واپس آکر دودھ نکالنا تو سب سے پیٹھانے والدین کو پاتا تھا، اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا۔ چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو رہے ہیں میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا۔ پھر میں دو بار بڑا دودھ لے کر آیا اور ان کے سر پرانے کھڑا ہو گیا۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سوتے میں جگاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلا دوں۔ بچے جھوک کر میرے قدموں میں لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی، میں اے اللہ، اگر تیرے علم میں بھی یہ کام نہ صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ، میری ایک چچا زاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے لے لیا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اے سودنار دول، میں نے دو روٹھوپ کی اور سودنار جمع کر لایا۔ پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈرا اور ہر کومت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور زنا سے باز رہا پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی دیکھنا کو مبرا کر پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے عھڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کے مزدور کی

أَعْطَيْنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ
وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَسْأَلْ أَسْرَ رَحْمَهُ حَتَّى
جَعَلْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَسَمَاعِيهَا جَاءَ فِي فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطَيْنِي حَقِّي فَقُلْتُ
أَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَسَمَاعِيهَا فَقَالَ
الَّتِي اللَّهُ وَلَا تَهْرَأُ فِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَخْذُ
بِكَ فَخَذَ ذَلِكَ الْبَقَرُ وَسَمَاعِيهَا مَا خَذَا
فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ لِبَيْعَتِكَ وَجَعَلْتُ مَا فَرَجَ مَا
بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۵۲ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكِبَارِ

۹۱۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
مَنْعُودٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَصَّادٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ
عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ صَلَواتُهُ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ حَدَّثَ عَنْكُمْ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَصَلَّاتُ
وَهَاتِ وَوَادُ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ
وَكَثَرَةُ السُّؤَالِ وَإِصْلَاحُ الْمَالِ

۹۱۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْأَسَدِ عَنْ
الْجَوْزِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُبَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَحْبَبْتُكُمْ بِالْكَبَرِ الْكِبَارِ ثَوْرٌ قُلْنَا بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا مِثْرَ الْبَاطِلِ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مَثَلًا فُلَيْسَ فَقَالَ لَا وَقَوْلُ
الدُّوْبِ وَشَهَادَةُ الدُّوْبِ لَا وَقَوْلُ التُّرْوِيعِ وَ
شَهَادَةُ التُّرْوِيعِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى
قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

۹۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي مُبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

پر رکھا تھا۔ اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو میں نے اس
کی مزدوری دے دی۔ لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے نیکی کی
میں اس کے بچے ہوئے دھان کو تو تاربا، اور اس طرح میں نے اس سے
ایک گائے اور اس کا چرواہا لیا (پھر جب وہ آیا تو میں نے اس سے کہا
کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ میں نے کہا۔ اس سے ڈرو اور میرے
ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے
اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں
بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو چپان
کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری کشا دے دی۔

۵۶۲ - والدین کی نافرمانی کبیر و گناہوں میں سے ہے۔

۹۱۵ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان
کی۔ ان سے منصور نے، ان سے مسیب نے، ان سے وراس نے اور ان سے
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر مال کی نافرمانی
حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق انویا اور راقم ان سے مطالبات
کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (رطیکوں کو زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے)
اور تیل و قال (دفنوں باقی) کثرت سوال اور مال کی اصاعت کو ناپسند کیا ہے۔

۹۱۶ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد و اسلمی نے حدیث
بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان
کے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں! ہم نے عرض کی، مزدور بتائیے یا رسول
اللہ! انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی، انھوں نے
اس وقت ٹیک ٹھکانے ہوئے تھے اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں)
آگاہ ہر جاؤ، جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی، انھوں نے مسلسل دہراتے
رہے اور میں نے سوچا کہ انھوں نے حراموں میں نہیں ہوں گے۔

۹۱۷ - مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے شمع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن
ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر کا ذکر کیا۔ یا آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ سے کہا نہ کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی شہادت (سب سے بڑا گناہ ہے) شعر نے بیان کیا کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جھوٹی کو ہی فرمایا تھا۔

۵۶۳۔ مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۱۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی انھیں اسامہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں وہ اسلام سے منحرف تھیں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے لایہناکم اللہ عن الذین لم یبقا تلوکم فی الدین " (جس میں صلہ رحمی کی اجازت دی گئی ہے)

۵۶۴۔ عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے، اپنی مال کے ساتھ صلہ رحمی۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری والدہ مشرک تھیں۔ وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریش کے ساتھ صلح کے معاملہ کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ (مکہ منورہ) آئیں۔ میں نے آنحضرتؐ سے ان کے متعلق پوچھا، عرض کی کہ میری والدہ آئی ہیں اور اسلام سے منحرف ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے انھیں بلا بھیجا تو انھوں نے اسے بتایا کہ وہ یعنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نماز، صدقہ، پاک لاشی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سَمِعَ عَنْ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ أَكَلَا أُتَيْتُكُمْ بِالْكَبِيرِ الْكَبِيرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَأْثَرُ طَبِيعَةِ النَّاسِ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

باب ۵۶۳۔ مِلَّةُ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي اسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ أَتَيْتُ أَبِي سَأَلْتُهُ فِي عَمَلِ ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَأَلْتُ ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَحَ قَالَ حَمْدٌ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يَهْدِي اللَّهُ عَنِ الدِّينِ لَدُنْكَ قَوْمًا يَتَّبِعُونَكَ فِي الدِّينِ

باب ۵۶۴۔ مِلَّةُ الْمَرْأَةِ أُمِّهَا وَلَحْمًا زَوْجًا

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُحَيٌّ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ دَمْدَمَهُمْ إِذْ عَاهَدُوا ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا مَا سَتَقَتْنِي ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُحَيَّ قَدِمَتْ وَهِيَ سَأَلْتُهُ قَالَ نَعَمْ صَدَّقْتُ اللَّهَ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى ابْنَتِي صَدَّقْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ

۵۶۵۔ مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی۔

۹۲۰۔ ہم سے موسیٰ بن اماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالستار بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیراد کا روشمی حکم دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اسے خرید لیں اور جو کے دن اور جب آپ کے پاس دو خود آئیں تو اسے بیٹا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے تو وہی بہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس اسی کے کئی حصے آئے تو آنحضرتؐ نے اس میں سے ایک حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں اسے کیسے بہن سکتا ہوں، جبکہ آنحضرتؐ اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں بیٹنے کے لیے نہیں دیا ہے بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی دوسرے کو بیٹا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو کہ مکہ معظمہ میں تھے اور اسلام نہیں لائے تھے۔

۵۶۶۔ صلہ رحمی کی فضیلت۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عثمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور ان سے ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ مجھ سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے بہز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عثمان بن عبد اللہ بن مرہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا اور انھوں نے ابوالربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا چاہیے اسے کیا چاہیے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ انھیں ایک ضرورت ہے اس کے بعد ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب چھوڑ دو۔ بیان کیا کہنا یہاں وہ شخص آنحضرتؐ کی سواری پر تھا۔ (آنحضرتؐ کی سواری کی نگاہ پکڑے ہوئے) :-

۵۶۵۔ صِلَةُ الرَّجُلِ الْمَشْرُكِ :-
۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَأَلَ عُمَرُ حُكْمَ سِيرَادٍ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابْتِغَاءَ هَذِهِ وَالْبَسْمَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَكَ الْوُحُودُ قَالَ إِنَّمَا تَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَخَلَّ قَالَهُ - فَأَمَّا السَّيِّئَةُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلٍّ فَأُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ : كَيْفَ الْبَسْمَاءُ وَهَذَا قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِنْ لَمْ أُعْطِ كَيْفَا لِيَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا : فَأُرْسِلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَجَلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ :-

۵۶۶۔ مَقْبُولُ صِلَةِ الرَّجُلِ :-
۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : ذُنِبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ شَائِبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَانَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْدَفْئَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَبَّ مَالَهُ ، فَقَالَ السَّيِّئَةُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَبِيعَهَا اللَّهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ وَتَقْبَلُ الرَّحِمَ ذُرَّهَا ، قَالَ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى سَاحِلِيَّةٍ :-

باب ۵۶۷۔ اِشْجَاعُ طَلْعٍ ۝

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَيْبَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمَا مَدَّ خُلُوعُ الْجَنَّةِ طَالِعًا ۝

باب ۵۶۸۔ مَنْ بَسَطَ لَهْ فِي الدَّرَجَةِ

بِصَلَةِ الرَّحْمَةِ ۝

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِجْلِهِ وَ أَنْ يُنْشَأَ فِيهِ أَثَرٌ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ ۝

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَهُ فِي أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسَّطَ لَهُ فِي رِجْلِهِ وَ يُنْشَأَ فِيهِ أَثَرٌ فَلْيَبْصِلْ رَحِمَهُ ۝

باب ۵۶۹۔ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ ۝

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَجِيَّ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ أَلَّ اللَّهُ خَلْقَ الْخَلْقِ حَتَّى إِذَا فُيِّرَ مِنْ خَلْقِهِ خَالَتِ الرَّحِمُ هَذَا مَقَامُ الْعَابِدِ يَكُ مِنَ الْفَاطِنَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ أَهْلَ مِنْكُمْ وَ مَلَكَ ذَا فَطَمَ مِنْ فَطَمِكُمْ قَالَتْ بَنِي يَارَبِّ قَالَ فَفَعَلَكُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوا

۵۶۷۔ قطع رحم کرنے والے کا گناہ۔

۹۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے محمد بن جبر بن مطعم نے بیان کیا اور جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۵۶۸۔ جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے کشادگی

پیدا کی گئی۔

۹۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۹۲۴۔ ہم سے یحییٰ بن مکی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اس کی رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

۵۶۹۔ جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے۔

۹۲۵۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا۔ وہ ابورہ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ اور پوری طرح تخلیق کر چکا تو ہم نے عرض کی کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اس سے جوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے ٹوڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، ہم نے کہا کہ نہیں اسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تمھارے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

فرمایا کہ اگر تمہارا سچا ہے تو یہ آیت پڑھو "فصل عسیم ان قولہم ان تقسد وانی الارض وتقطعوا ارحامکم"۔

۹۲۶۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن وید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کا تعلق زحمان سے ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اس سے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔

۹۲۷۔ سعید بن ابی مریم، سلیمان بن بلال، معاویہ بن ابی مرود، یزید بن رومان عروہ، حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، رحم درشت داری ہر جن سے ملی ہوئی، شرف ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

۵۷۰۔ صدیجی سے ہم کی سیرابی برتی ہے۔

۹۲۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے ان سے عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کھلے بندوں، خفیہ طور پر نہیں، آپ نے فرمایا کہ آل ابی طالب (عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس لفظ آل) کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا تھا (تو اس آل مذکور کے متعلق فرمایا کہ) وہ میرے ولی نہیں ہیں۔ میرا ولی تو اللہ اور اسے مسلمان ہیں عتبہ بن عبد الواحد نے اس میں یہ اضافہ کیا، ان سے بیان نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، العتبہ ان سے میری قرابت ہے اور میں ان کے ساتھ صدیجی کر دوں گا۔

۵۷۱۔ بدلہ دینا صدیجی نہیں ہے،

۹۲۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش جس بن عمرو اور ذہیر نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے سفیان نے بیان کیا کہ اعش نے یہ حدیث نبی کریم

إِنْ شِعْلَكُمْ فَمَكَّ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ مِمَّنْ وَتَقْطَعُوا أَرْسَامَكُمْ

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَمَنْ لَكَ وَمَنْ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُه

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ

بَلَدِي قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ وَمَنْ لَكَ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُه

بَابُ نَبِيِّ الرَّحْمَنِ بِلَا لِحَاظٍ

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

عَنْ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَا ذَا

غَيْرِ سَبَبٍ يَقُولُ: إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عُمَرُو بْنُ

كَيْتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَانٌ - كَسَبُوا يَا وَبِي فِي

إِسْمًا وَلِيًّا اللَّهُ وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ. زَادَ عَنِّي

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاحِدُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عُمَرُو

بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَكِنْ قَالَهُمْ سَبَبٌ أَحَدٌ أَجَبَهَا بِلَا لِحَاظٍ

تَعْنِي: أَجَبَهَا بِجِلَّتِهَا

بَابُ كَيْسِ الْوَاحِدِ يَأْتِي فِي

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ

الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ وَذُهَيْرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَذْكُرْهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے کر نہیں بیان کی، لیکن حسن اور فطرنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی۔ فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

۵۷۲۔ جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی اور پھر اسلام لایا۔

۹۳۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں حکیم بن مزام نے خبر دی، انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آنحضرتؐ کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن میں عبادت سمجھ کر زادِ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صلہ رحمی، کیلئے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضورؐ اگر تم نے فرمایا۔ تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ سلام دے ہو جو پیلے کر چکے ہو۔ اور ابو الیمان کے واسطے سے بھی ”اتخنت“ بیان کیا جاتا ہے۔ اور عمر صالح اور ابن المسافر نے بھی ”اتخنت“ بیان کیا اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ”تخنت“، نیک کام کرنے کے معنی میں ہے، اور ان کی متابعت حشام نے اپنے والد کے واسطے سے کی۔

۵۷۳۔ جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا یا اسے بوسہ دیا اس کے ساتھ منہسی مذاق کی۔

۹۳۱۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں خالد بن سعید نے، انھیں ان کے والد نے، ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں ایک زرد قمیض پہنے ہوئے تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ”سنۃ سنۃ“ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ”اچھا“ کے معنی میں ہے۔ ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرتؐ کی خادمہ نوبت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم ایک زائد تک زندہ رہو، اللہ تمہاری عمر خوب طویل کرے۔ تمہاری زندگی وراثہ ہو، عبداللہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی اور ان کی طویل عمر کے چرچے ابھرنے لگے۔

۵۷۴۔ بچے کے ساتھ نرم و شفقت سے بوسہ دینا اور گلے

الْعَمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنًا وَفَطَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَأْمِلُ بِالْمَكَايِدِ وَلَكِنَّ الْوَأْمِلَ الَّذِي إِذَا فُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَّاهَا بِأَبٍ مِّنْ وَمَلَّ رَحِمُهُ فِي الشَّرِّ ثُمَّ أَسْلَمَ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِلَاقٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَأَيْتَ أُمُورًا أَكُنْتُ أَتَخَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةِ ذَوَاتِهِ وَفَتْحَةِ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ. قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ. وَيَقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَنَّهُ تَخَنَّتْ: وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَايِرِ تَخَنَّتْ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَانَ التَّخَنُّتُ التَّبَرُّؤُ وَتَابَعَهُمْ حِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ:

بِأَبٍ مِّنْ شَرِّ صَبِيَّةٍ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَتَلَهَا أَوْ مَا زَحَمَهَا

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَبَانٌ أَخْبَرَنَا قَبْدُ اللَّهِ مَن خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَحْمَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَّةُ سَنَةٍ قَالَ قَبْدُ اللَّهِ وَرَحِمَ بِالْجَبَشِيَّةِ حَسَنَةً. قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِمَا تَرَى النَّبُوَّةَ فَزَبَرْتُ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَلْعَبِي وَأَخْلِقِي قَالَ قَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرْتُ لَهَا مِنْ بَقَايَاهَا بِأَبٍ رَحِمَهُ الْوَلَدُ وَتَقَبَّلَهُ وَ

سے لگنا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (ابراہیم رضی اللہ عنہ) کو لیا اور انھیں بوسہ دیا اور ناک لگائی۔

۹۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ سے ایک شخص نے (حالت احرام میں) مجھ کے مارنے کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا۔ فرمایا کہ اس شخص کو دیکھو (مجھ کی جان لینے کے تادیب کا مسئلہ پوچھتا ہے) حالانکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قتل کر ڈالا، میں نے حضور اکرم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ یہ دوڑوں جو حنین رضی اللہ عنہما) دینا میں میرے دو چھوڑ ہیں۔

۹۳۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے حدیث بیان کی انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہری مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میرے یہاں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ دو بچے تھے مانگنے آئی تھی میرے پاس سے سو ایک کھجور کے اسے کچھ دلا۔ میں نے اسے دو کھجور دے دی، اور اس نے اسے اپنی دونوں لڑکیوں کو تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اسی طرح کی لڑکیوں کی کسی بھی بات کی ذمہ داری لے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

۹۳۴۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن سلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقتاہبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) آپ کے شاذ مبارک پر تھیں پھر آنحضرت نے نماز پڑھی، جب آپ رکوع کرتے تو انھیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔

۹۳۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں

معاذ بن جعفر۔ وَ قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ نَ.

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِرَبِّ بْنِ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ ذِمَّةِ الْبَعِثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْغِرَانِ، قَالَ أَنْظِرُوا إِلَيَّ هَذَا بَيْنَا لِي بَيْنَ ذِمَّةِ الْبَعِثِ وَ ذِمَّةِ الْبَعِثِ وَ هَذَا قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَجُلَانِ نَتَا مِنْ الدُّنْيَا.

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَلَئَتْ إِبْرَاهِيمَ وَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا قَالَتْ: حَبَّأْتُ نِسَاءً مَعَهَا إِذْ بَنَتْ أَنْ تَنَالِي فَنَزَعَتْ عَنِّي عَيْنِي غَيْرَ تَمَرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَنَشْتَمَتَا بَيْنِي! بَنَتِيهَا شَمًّا فَأَمَتْ فَخَرَجَتْ فَتَاخَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ ثَمَّةً فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَاحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَوْثَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَعَسَى فَإِذَا رَكَعَ وَ ضَمَعَهَا وَ إِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا.

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

زہری نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ آنحضرتؐ کے پاس اترے بن عباسؓ کی بیٹیہیں ہوئے تھے۔ اترے نے اس پر کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرتؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بوسہ دوسرے دل پر ادرم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۹۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انھیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے) آنحضرتؐ نے فرمایا اگر انہیں تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

۹۳۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ وہ جب کسی شیر خواں بچہ کو دیکھ لیتی تو اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور اسے دودھ پلاتی، ہم سے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، قدرت کے باوجود یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر کر سکتی ہے۔

۵۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوجھنے بنائے۔

۹۳۸۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سوجھنے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصہ رکھے۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ گھوڑی بھی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں

اندھڑی دیتی۔ حدیث ثناء ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ کہ انا ہدیۃ ربی اللہ عنہ قال: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَهَدَاهُ الْأَخْصَمُ بْنُ حَابِسٍ الدَّمِثِيُّ بَالِشًا، فَقَالَ الرَّقْدَرِيُّ لِي عَشْرَةَ مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَتَنَذَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ ۚ

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانِ إِنَّمَا نَقَّبِلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَا مِلْكُ لَكَ إِنْ تَزَرَءَ اللَّهُ مِنْ تَعْلِيكَ الرَّحْمَةَ ۚ

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو قَسَّانٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُ فِئَاتٍ مِّنَ الشَّيْبِ قَدْ تَحَلَّبُ شَدِيدًا لِّسَبْيِ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَآصَفَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْرُونَ هَذِهِ طَارِحَةٌ وَلَدَاهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَوْ هِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَدْعُهُمْ بِعِبَادَةٍ مِنْ هَذِهِ بَوْلًا هَا ۚ

بَابُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً حُزْمٍ فَأَمْسَكَ مِنْهَا لَا سِتْعَةَ وَتِسْعِينَ حُزْمًا وَأَنْزَلَ فِي النَّارِ مِنْ جُورٍ وَآحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْحُزْمِ مِائَةٌ

الْفَلَاخُ مَنْ دَفَعَ الْفَرَسَ حَافِرًا عَنَّا وَلَوْ هَا خَشِيَةً اَنْ يَكْتُلَ

بَاب ۵۶۶ قَتْلُ الْوَلَدِ خَشِيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَثُورِ بْنِ أَبِي ذَائِبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الدَّيْبِ أَهْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ ذِيَّةً اَوْ هُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيْ؟ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةً اَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ اَنْ تَزَا فِي حَلِيلِكَ جَارَكَ: دَا نَزَلَ اللَّهُ تَصَدَّقْ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالسَّيِّئُ

لَا مَسَدُ عُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

آخِرُهُ

بَاب ۵۶۷ وَضْعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ

۹۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنْ اَبِي سَمِيٍّ مَاتَ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ صَبِيًّا فِي حَجَرٍ يَحْيِيكَ قَبَالَ عَلَيْهِ فَا تَبَعَهُ

بَاب ۵۶۸ وَضْعُ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخْزِ

۹۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَادِيٌّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِمَّنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِمَّنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّحَدِي مِمَّنْ حَدَّثَ اَلْبُخَارِيُّ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مَنِ اَللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي فَيْقَعِدِي عَلَى وَجْهِهِ وَ يَفْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى وَجْهِهِ اَلْأُخْرَى ثُمَّ يَضْمَمُهَا ثُمَّ يَقُولُ اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا يَا فَيُّ اَسْمَ حَمِيمًا وَ عَنْ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ الشَّيْخُ خُذْهُ فِي فَيْقَعِدِي مِنْهُ شَيْءٌ

۵۶۶- اولاد کو روزی کے خوف سے قتل کرنا۔

۹۳۹- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری انھیں منصور نے، انھیں ابو ذائل نے، انھیں عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ انھوں نے کہا پھر اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خوف سے قتل کرو کہ اگر زندہ رہا تو تمھاری روزی میں شریک ہوگا۔ انھوں نے کہا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا، یہ کہ تم اپنے بڑوسی کی بری سے زنا کرو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی انھیں روزی کے اس ارشاد کی تائید میں آیت نازل کی کہ "اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے" الآیہ

۵۶۷- بچہ کو گود میں لینا

۹۴۰- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ابن کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کو اپنی گود میں لے کر اس کی تحنیک کی اور اس نے انھیں روزی کے اور پیٹاب کر دیا۔ چنانچہ انھوں نے پانی منگا کر اس کو حصہ پر ڈالا۔

۵۶۸- بچہ کو ران پر رکھنا۔

۹۴۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عازم نے حدیث بیان کی۔ انس سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا، وہ ابو عثمان ہندی کے واسطے سے بیان کرتے تھے اور ابو عثمان ہندی نے ان سے حدیث ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ملائے اور فرماتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم کر کہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ اور علی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی سلیمان تیمی نے بیان کیا کہ میرے دل میں شبہ

پیدا ہو گیا تھا (روایت کے سلسلہ میں) اور میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی مجھ سے اس طرح (واسطے سے) بیان کیا گیا ہے اور میں نے حدیث ابو عثمان بھنسی سے براہ راست نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے دیکھا تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جن میں نے ابو عثمان سے سنا تھا۔

۵۷۹۔ مراسم و تعلقات کو نبھانا ایمان میں سے ہے۔

۹۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ وہ انحضرتؐ کی گھر سے شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (میری غیرت کی وجہ تھی) کہ انحضرتؐ کو میں بکثرت (ان کے اوصاف حمیدہ) کا ذکر کرتے سنتی تھی۔ اور اُن حضورؐ کو ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حُریت میں جوئے موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں انحضرتؐ ان کے لیے اتنا اہتمام فرما کر بکری ذبح کرتے اور ان کی سبیلوں میں اس کا گوشت تقسیم کر دیتے تھے۔

۵۸۰۔ یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۹۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد البر بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپؐ نے شہادت اور درمیان فی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

۵۸۱۔ برادران کے لیے کوشش کرنے والا۔

۹۴۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن مسلم رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے کہ انحضرتؐ نے فرمایا، برادران اور مسکینوں کے کام کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

۹۴۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید وہابی نے ان سے ابن مطلق کے مولا ابو الغیث نے،

قُلْتُ حَدَّثْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَتَلَّزَمْتُ
فَوَحَّدَنِي عَنْهُ بِمَا مَكْتُوبًا فِيمَا
سَمِعْتُ:

باب ۵۷۹ حسن العهد من الإيمان:

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: مَا عَزَمْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا عَزَمْتُ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَعَلَّهَا هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي
بَشَلَّةٍ سَتَيْنِ بِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا
وَلَعَلَّهَا امْرَأَةٌ مَيِّتَةٌ أَنْ يَبْشِّرَهَا بِمَيْتَةٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيْدٌ لِمَنْ
الْشَّاءَ ثُمَّ يَمُوتُ فِي خُلَّتْهَا
مِنْهَا:

باب ۵۸۰ فضل من يؤول یتیمًا:

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَ
كَأَجَلُ الْيَتِيمِ فِي الْخَبَةِ هَكَذَا وَقَالَ بِأَصْبَعِهِ
الْشَّابَّةَ وَالْوَسْطَى:

باب ۵۸۱ الشاخی علی الآس مکتبہ:

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فِي الْآسِ مَكْتَبَةٌ
وَالْيَتِيمُ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي
يَقُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ:

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْهَبَلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

مُطِيعٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۵۸۲ - السَّاعِي عَلَى الْمُسْكِينِ :

۹۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَيْشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السَّاعِي عَلَى الْإِسَاءَةِ مِلَّةٌ وَالْمُسْكِينِ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَاحْبِبُهُ قَالَ يَسْلَفُ النَّفْسَ كَمَا نَفَا ثَمِيرٌ لَا يَفْتَدُو كَالْمَقَامِ لَا يَفْطَرُ :

باب ۵۸۳ - حَسْبُ النَّاسِ وَالْمَجَاهِدِ :

۹۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَنبُوبُ عَنْ أَبِي جَلَادٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَقْبَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ شَيْبَةً مُتَقَارِبُونَ فَأَقْبَمْنَا عِشْدَةً عَشْرِينَ لِمِثْلِهِ فَقُلْنَا أَنَا إِشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَ سَأَلْنَا عَنْهُمْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَدْنَا وَ كَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا ، فَقَالَ : انْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا مَأْتُمُو فِي أَمْرِي وَإِذَا أَحْضَرْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنُ رُكْعًا

أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ

أَكْبَرُكُمْ :

۹۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُبَيْهِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هَالِجٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِعَرِيقٍ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَحَّدَ مِثْرًا حَنْزَلًا حَبِطًا فَغَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَدَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح :

۵۸۲ - مسکین کے لیے کوشش کرنے والا -

۹۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ثور بن زید نے ، ان سے ابو العیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میراؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا ، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے عبد اللہ تعنی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ مالک نے کہا شک فقیہی کو تھا کہ اس شخص جیسے جو رات بھر عبادت کرتا ہے اور تنگ نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے اور بے روزے نہیں رہتا -

۵۸۳ - انسانوں اور جانوروں پر رحم -

۹۴۷ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو حلیفہ نے ان سے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے - ہم آنحضرت کے ساتھ بیس دن تک رہے - پھر آنحضرت کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور آنحضرت نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے - ہم نے آنحضرت کو تفصیلات بتائیں ، آنحضرت بڑے نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سکھاؤ اور بتاؤ - اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے ، اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے افان دے پھر جو تم میں بڑا ہر وہ امامت کرے -

۹۴۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبکر کے مولا سبی نے ، ان سے ابوالحسان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بڑے زور کی پیاس لگی - اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں تر کر پانی پایا جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا موجود تھا جو باپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا - اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کون میں اترا اور

مِنَ الْعَلَمِیْنَ مِثْلَ الَّذِیْ یُحَنِّ بِکُمْ فِی مَغْزَلٍ اَنْیَسَ فَمَلَا
خُطْبَةً ثُمَّ اَمْسَكَ بِیَدِهِ فَسَقَى الْکَلْبَ فَشَكَرَ لِلّٰهِ لَہٗ فَعَفَرَ
لَہٗ یَا لَوْ اَبَا رَسُوْلٍ اَمَّا وَبَاۗءَ لَنَا فِی الْبَحَاۗئِ اُجْحَدًا فَقَالَ:
فِیْ کُلِّ ذَاتٍ کِبِدٌ وَطَبِیْعَةٌ اُجْحَدٌ

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي ابُو سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
مَلَاۗءَ وَ قُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْدَاۗءُیْ وَ هُوَ فِی
الصَّلَاۃِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ حَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا اَوْلَاۗءَ تَرْضٰہُمْ مَعَنَا
اَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا عَرَابِیَّ: لَقَدْ حَقَّحْتَ وَ اَسْعَاۗءَ یَرِیدُ رَحْمَتُ اللّٰهِ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابُو یَعْقِبٍ حَدَّثَنَا ذَکِیَّاءُ عَنْ عَاجِرٍ
قَالَ سَمِعُوْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ فِی تَرَاۡحِمِهِمْ وَ تَوَادِّهِمْ
وَقَعَاۡلِهِمْ کَمَنْ کُنَّ الْحَبْدُ اِذَا اَشْتَكٰ اَعْضَاۗءُ
حَدِّ اَعْمٰی لَہٗ سَاۡئِرٌ جَبَدٌ بِالسَّهْرِ

وَالْحُسْبٰی

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَدِ حَدَّثَنَا ابُو عَوَاۡمَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ بَرٍّ مَالِکٍ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَزَسَ
غَرَسًا فَاصْلَحَ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّۃٌ اِلَّا كَانَ
لَہٗ حَسَدٌ قَدٌ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّادٌ
اَلْعَمَشُ قَالَ حَدَّثَنِی زُهْدِیُّ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

بَابُ ۵۸۴۔ الرِّمَاطُ بِالْخَبَارِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِہٖ

اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ
تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ معاملہ میں بھی اجر
مِلتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں ہر جاندار کے باب میں اجر ملتا ہے۔

۹۴۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلم بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نازکے لیے
کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی
ایک انصاری نے کہا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور
پر رحم کر جب آنحضرت نے سلام پھیرا تو انصاری نے فرمایا کہ تم نے ایک وسیع
چیز کو تنگ کر دیا۔ آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

۹۵۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ذکریانے حدیث بیان
کی۔ ان سے عامر نے کہا کہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے نفعان بن
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کو منزل کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ
کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جہم جیسا پاؤ
لگے کہ جب اس کا کوئی ایک عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف
محسوس کرتا ہے کہ غینا ڈھاتی ہے اور جسم حرارت و بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
۹۵۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، اللہ سے ابو عرواض نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے نوران سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی درخت کا لہو لکھتا ہے اور
اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لکھنے والے کے لئے وہ
وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۹۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہد بن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۵۸۴۔ پڑوسی کے بارے میں وصیت کرنے والا، اور اللہ
تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔
ارشاد ”مَحَلًّا فَخُورًا“ تک ۔

قَبِيْثًا وَّ بِالنَّوَالِ كَانُوْا اِحْسَانًا اِلَى قَوْلِهِ
مَحْتَالًا فَخُورًا :

۹۵۳۔ ہم سے ابی عیسیٰ بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھے ابوبکر بن محمد نے خبر دی۔ انھیں عمرو نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذر کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

۹۵۴۔ ہم سے محمد بن مہنازل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذر کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔
۵۸۵۔ اس شخص کا گناہ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ رہو۔ ”یُولَقِبْنَ“ اسی پہلکین ”مَرْبِقًا“ مہلکا۔

۹۵۵۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ابی شریح نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ واللہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، واللہ وہ ایمان نہیں لاتا، عرض کی گئی۔ کون یا رسول اللہ! فرمایا وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ اس روایت کی متابعت شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے کی حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاض اور حذیب بن اسحاق نے ابو ذئب کے واسطے سے بیان کیا ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۵۸۶۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔
۹۵۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ابی سعید مقبری ہیں۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو دہریہ میں دینے کے لیے حقیر و معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پام یا بی کیوں نہ ہو۔

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا سَامِعٌ بْنُ أَبِي أَدِيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا ذَالَ يُؤْمِنُنِي جِبْرِيلُ يُلْجَأُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي ۖ
۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْنَزَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ذَالَ جِبْرِيلُ يُؤْمِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُنِي ۖ
بَابُ ۵۸۵ لَا يَأْتِي مَنْ جَارُهُ بِوَأَيْقَةٍ يُؤْمِنُهُمْ بِمَهْلِكَةٍ مَرْبِقًا ۖ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْتِي مَنْ جَارُهُ بِوَأَيْقَةٍ تَأْبِغُ شَبَابَهُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حَمِيْدُ بْنُ الْأَسودِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَاذٍ وَشُعَيْبُ بْنُ النَّمَّانِ هَذَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ

بَابُ ۵۸۶ لَا تُحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَا رَجَعَا ۖ
۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تُحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَا رَجَعَا وَلَا وَفْدَ سِنٍ شَاةٍ ۖ

بَاب ۵۸۷ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعُ حَاسَةً ۝

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعُ حَاسَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ صَيفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ۝

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَأَبْصَرْتُ عِيَّاسَ بْنَ جَبْرٍ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ حَاسَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ صَيفَهُ جَائِزَةً قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُؤْمُ وَالصَّيْفُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَلَا ذِيهِ مَوْصُوفًا عَلَيْهِمْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقُلْ

بَاب ۵۸۸ حَقُّ النُّجَارِ فِي قُرْبِ الْأَجْوَابِ ۝

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاسَةً بَيْنَ يَدَيَّ أَيْتُهُمَا أَحَدِي قَالَ أَلِ

أَقْرَبَهُمَا مِنْكَ بَابًا ۝

بَاب ۵۸۹ كُلُّ مُعَذِّدٍ صَدَقَةٌ ۝

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ

۵۸۷۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف دہیچائے۔

۹۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاخص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف دہیچائے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورد خاموش رہے۔

۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے، آنکھوں نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (عطایا اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے، پڑوسی یا رسول اللہ! جائزہ کیت تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور رات تک۔ اور میری تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔

۵۸۸۔ پڑوس کا حق دروازہ کی قرب کے اعتبار سے۔

۹۵۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو عمران نے خبر دی، کہا کہ میں نے طلحہ سے سنا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری دو پڑوسیں ہیں اگر ہر ایک ہر تواری میں سے کس کے پاس ہر پڑوسیوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے (تھوڑے سے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

۵۸۹۔ ہر معذنی صدقہ ہے۔

۹۶۰۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعسانہ نے

(متعلقہ معذکہ شتہ) سے معنی اگر کسی کو جی میسر ہے تو اسے بھی پڑوس کو ہدیہ کرنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہادیہ کے تبادلے کے ذریعہ تعلقات کی خوشگوار ہی میں مدد ملتی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُعَذِّدٍ صَدَقَ
۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أَدَمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ
فَيُعَذِّبُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقُ
فَالْتُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ
قَالَ فَيُعَذِّبُ ذَا الْحَاظَةِ الْمَلْعُوفِ
فَالْتُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ
بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ
فَبِإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعَذِّبُ
عَنْ الشَّيْءِ فَإِنَّهُ لَهُ
صَدَقَةٌ

باب ۵ طیب الکلام - وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ

۹۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أَوَّلِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ
فَتَقَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ
فَتَقَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ
أَمَّا مَدَّيْنِ فَلَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَتَوَاشَقُّوا ثَمَرَةً فَإِنْ
لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ

باب ۵ السِّفْقُ فِي الدَّامِرِ عَلَيْهِ

۹۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ
هُرَّةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔

۹۶۱ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی، ان سے سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی ان
سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان ہر صدقہ کرنا ضروری
ہے صحابہؓ نے عرض کی، اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے جو میسر نہ ہو؟
آنحضورؐ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی
فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہؓ نے عرض کی اگر اس میں اس
کی استطاعت نہ ہو؟ یا کہا کہ نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر کسی
حاجت پر نشان حال کی مدد کرے، صحابہؓ نے عرض کی اگر وہ یہ بھی نہ کر
سکے۔ فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا "بالمعروف"
آپؐ نے فرمایا، عرض کی اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر
برائی سے رکاوٹ ہے کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

۵۹۰ - شریعی کلام - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

۹۶۲ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں خیر نے اور ان سے سعدی بن
حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنم کا ذکر کیا اور
اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و ناگواری کا اظہار کیا، پھر
آنحضورؐ نے جنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے اعراض و
ناگواری کا اظہار کیا شعبہ نے بیان کیا کہ دو مرتبہ آنحضورؐ کے جنم سے پناہ
مانگنے کے سلسلے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ
جنم سے بچ، خواہ ادھی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اور اگر کسی کو
یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جنم سے بچے)

۵۹۱ - تمام معاملات میں نرمی

۹۶۳ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابیہم
بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے اور
ان سے عروہ بن زبیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ

عہد نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "اسام علیکم" (تھیں موت آئے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ "وعلیکم السلام واللہ" (تھیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "عہد، عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور مہلکت کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا کہا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ "وعلیکم" (اور تمہیں بھی)

۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا صحابہؓ ان کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے پیشاب کو مت رد کو پھر آپ نے پانی کا ڈول منگایا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہایا گیا۔

۵۹۲۔ مومنوں کا باہمی تعاون

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ بن ربیعہ نے کہا کہ مجھے میرے دادا ابو بردہ نے خبر دی، ان سے ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن دوسرے مومن کے لیے مثل بنیاد کے ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیہ کی، حضور اکرمؐ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آکر سوال کیا یا رسول اللہ! کوئی ضرورت پوری کرنی چاہتے تھے، آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس کی سفاشی کر دنا تمہیں بھی اچھے، اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبیؐ کی زبان پر جاری کرتا ہے۔

ذُو الْجَنَّةِ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ مَا شِئْتُمْ فَقَهَمْتُمَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ وَالسَّامُ وَاللَّعْنَةُ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَلَا يَا هَاشِئَةَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْبِرْفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ نَسَمُ مَا قُلْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْ مُرَّةً شَرًّا دَعَا بَدَلُو مِنْ شَاءَ نَصَبَ عَلَيْهِ.

بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۙ ۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَنِيَّانِ يَسْنُدُ بَعْضُهُمَا بَعْضَهُ شَرٌّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَكَأَنَّ ابْنَيْ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِيًّا ذُجَاءَ رَجُلٍ يَسْأَلُ أَوْطَارَ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْهِمَا يُوْجِّهُهُمْ فَقَالَ اشْفَعُوا أَمْلَوْا جَدًّا وَلَيْقَعْ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ مَا شَاءَ.

الحمد لله تفہیم البخاری کا چوبیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پچیسواں پارہ

۵۹۳۔ ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو کہ جو کوئی منافق کرے گا: نیک بات میں اس کو بھی

اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا: بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز کا جھڑبانتے والا ہے۔ ”کہنے کا معنی لغیب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنمی زبان میں ”دیکھ لیں“ بمعنی اجرین ہے۔

۹۶۵۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے برید نے ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگے والا یا ضرورت مند آتا تو انھوں نے فرماتے کہ تم سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جانتا ہے جاری کرنا ہے۔

۵۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بدگوئی کی نہ تھی اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔

۹۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ انہوں نے ابوداؤد سے سنا۔ انہوں نے مسروق سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے العس نے ان سے ثقیف بن سلمہ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کوفہ تشریف لائے تو ہم آپ کی حدیث میں حاضر ہوئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ حضور اکرم کو بدگوئی کی عادت نہ تھی۔ اور نہ آپ اسے برداشت کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۹۶۷۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبدالوہاب نے خبر دی، انہیں

باب ۵۹۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِمَّا أَوْمَنَ يَشْفَعُ شَفَاعَةُ سَيِّئَةٍ يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ”كِفْلٌ“ فَصِيحٌ قَالَ أَبُو مُوسَى كَعْلَيْنِ أَجْرَيْنِ بِلُحْنٍ شَيْئَةٍ ۔۔۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ ضَامًّا إِلَى حَاجَةٍ قَالَ: اشْفَعُوا بِلِسَانِي عَزَّ وَجَلَّ وَلَيَقْبِضَنَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

باب ۵۹۴۔ كَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَمْحُصُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَبْنِ قَدِيمَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَخْبَرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَيْنُ الْكَوَّابِ

ایوب نے! انہیں عبداللہ بن ابی لیلیہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہا: "والتام علیکم موتیں مت آئے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: "وکنتم بریجی،" اور اللہ تم پر لعنت کرے اس کا غضب تم پر اتنے سے کہ جسے حضور اکرمؐ نے فرمایا، پھر وہ عائشہ ہمیں نرم غوی اختیار کرنی چاہیے۔ تند غوی اور بد گوئی سے بچنا چاہیے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی، آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنایا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور ان کے حق میں میری بدعا قبول ہو جائے گی۔ لیکن میرے حق میں ان کی بدعا قبول نہیں ہوگی۔"

۹۶۸۔ ہم سے اصعب نے حدیث بیان کی کہ ابی بن جحہ نے جب نے خبر دی انہیں ابویحییٰ نے خبر دی۔ آپ طلح بن سلیمان ہیں انہیں ہلال بن اسلم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "میتے تھے۔ بدگوئی اور لعنت ملاحت کرتے تھے اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

۹۶۹۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوار نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسدد نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی، آنحضرتؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ بڑے بھلے فکیلہ کا سبوت۔ پھر جب آنحضرتؐ اس کے ساتھ بیٹھے تو آپ اس کے ساتھ بلاغت اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے عرض کی: "یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تو اس کے متعلق یہ کیا فرمائیے پھر جب آپ اس سے ملے تو بلاغت اور خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے مجھے بدگوئی سے سبھ لیا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین درجہ میں ہوں گے جن کے شر کے خوف سے لوگ ان سے دھڑکیں۔"

۵۹۵۔ حسن مطلق اور سخاوت اور سخیل کا ناپسندیدہ ہونا

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت کا عالم اور ہی ہوتا تھا۔ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ وادی مکر کی طرف جاؤ اور اس شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سنو۔ جب وہ واپس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے

عَنْ أَبِي تَوْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ: أَوَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعْنُكُمْ وَاللَّهِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلَا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ يَا تَوْبُ وَإِيَّاكَ وَالْعُقُفُ وَالْفَحْشُ قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالَتْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فَيَحْتَبِ:

۹۶۸۔ حَقٌّ كُنَّا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ مَلِيحٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَا شَا وَلَا لَعْنًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدٍ تَأْعَنْدُ الْمُعْتَبَةِ مَا لَكَ رَبِّ حَبِيشَةُ ۹۶۹ حَقٌّ كُنَّا عَمْرُو بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بَشُّ أَخَوَاتِ الْعِزِّيرَةِ وَيَسُّ ابْنِ الْعِزِّيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مِنْ عَهْدِ تَنِي فَمَا شَأْنُ تَنِي تَنِي عِنْدَ اللَّهِ مِنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَ النَّاسَ اتِّقَاءَ شَرِّهِ:

۵۹۵۔ حَسَنُ الْخُلُقِ وَالْبَصَاءُ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْخُلُقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ رَجُلٌ أَبْذَرٌ لَمَّا بَلَغَهُ مَنَعَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخِيهِ إِنَّكَ بَ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَسْمَهُ مِنْ قَوْلِهِ فَرَحِمَهُ فَقَالَ: رَأَيْتَهُ يَا مَسْرُ

عمدہ چادر ہے۔ آپ فی عنایت فرما دیجیے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جب آنحضرتؐ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ نے ان صاحب کو برا بھلا کہا کہ تم نے آنحضرتؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ تم نے دیکھ لیا تھا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح قبول کیا تھا۔ گویا آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ اس کے باوجود تم نے چادر آنحضرتؐ سے مانگی۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرتؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ تو آپ انکار نہیں کرتے ان صحابی نے عرض کی کہ میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرتؐ نے زیب تن فرمایا ہے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

۹۴۴- ہم سے ابو یمن نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے کہا کہ اے جید بن جندب! غن سے خبر دی۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہاء سطر جائے گا عمل کم ہو جائے گا۔ دلوں میں غل ڈال دیا جائے گا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی: ”ہرج کیا ہے؟“ فرمایا قتل، قتل، قتل،

۹۴۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے سلام مکیں سے سنا۔ کہا کہ میں نے ثابت سے سنا۔ کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے آفت تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

۵۹۶- آدمی اپنے گھر کی طرح رہے؟

۹۴۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے۔ ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر کے کام کاج کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

۵۹۷- اللہ کی محبت

۹۴۷- ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہیں نافع نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندہ سے پیارا کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آپ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَنَّا مَا مَحْنًا لَهَا شَمَّ سَأَلَتْهُ يَا هَا وَتَوَدَّ عَرَفْتَ إِيَّاهُ لَا يُسَلُّ شَيْءًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجُوبٌ بَرَكَتُهَا لِسَهْمَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَرُ فِيهَا ۝

۹۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْقَارُ رَبُّ الْمَوْتِ وَيَقْمُ الْعِلْمُ لِقِي النَّبِيِّ وَيَنْزِلُ الْمَرْجُ قَالُوا وَمَا لَمْ يَرْجُ قَالَ الْفَقْلُ الْقَتْلُ ۝ ۹۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ نَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ سِتِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفْ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا لِمَا صَنَعْتَ ۝

باب ۵۹۶ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ ۝

۹۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ فَأَلْتِ كَانَتْ فِي مَهْنَةٍ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

باب ۵۹۷ الْمَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِيْمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ

ہے تم بھی اس سے محبت کرو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگے ہیں اس کے بعد دنیا والوں میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔
۵۹۸۔ اللہ کیلئے محبت۔

۹۷۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایمان کی عبادت (محاسن) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ اور جب تک اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے وہ باوجود کفر اختیار کرنے کے مقابل میں کہ جس سے اللہ نے اسے نکالا ہے۔ راجح اور پسندیدہ نہ ہو۔ اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے اسے ان کے سوا دوسری تمام چیزوں کے مقابل میں زیادہ محبت نہ ہو۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان والو، کوئی جماعت کا مذاق

دینا نہ۔ ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو۔ **فَاُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ**
تک۔

۹۷۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ ... رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی ریج خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کسی طرح ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ بعد میں گلے لگائے گا۔ اور زہری دھیب، اور ابو معاویہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ ظالم کی طرح دھار کی طرح گلے بجائے۔

۹۸۰۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی۔ انہیں عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الطواع کے موقع پر، مٹی میں فرمایا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا تو یہ باحرمیت دن ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کون شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمیت جبینہ ہے۔ عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا یہ باحرمیت جبینہ ہے۔

يَحِبُّ فَلَانًا فَاجْتَبَوْهُ فَحَبَّبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُؤْصَلُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ :-
بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ :-

۹۷۸۔ **حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجِدُ أَحَدٌ خَلَادَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَحِبَّ الْمَرْءُ لَا يَحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْ يَقْعُدَ فِي السَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَتَقَدَّاهُ اللَّهُ وَحْدَهُ يَكُونُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا :-**

بَابُ ۵۹۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكْرَهُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَلَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ :-

۹۷۹۔ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعُدَ الْفُجْلَ مَعَ تَائِغِمْ مِنْ الْأَنْفُسِ، وَقَالَ لَهُ يَصْرِي أَحَدٌ كَمَا مَرَّأَتْهُ عَوْرَتُ الْفُجْلِ ثُمَّ لَعَلَّهَا يُعَانِقُهَا وَقَالَ الشَّوْبَرِيُّ دَوْحِيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلَدُ الْعَبْدِ :-**

۹۸۰۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُسْتَنَى حَدَّثَنَا ثَكْلَبُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِي: أَتَذَرُونِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَمْتَدُّوا نَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَذَرُونِ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا لَمْ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ**

پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر..... تمہارا راد ایک دوسرے کا خون مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے۔ جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں باحرمت بنایا ہے۔

۶۰۰۔ گالی اور لعنت و لامنت کی ممانعت

۹۸۱۔ ہم سے ابو مقرر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے ان سے عبد اللہ بن عمر نے ان سے یحییٰ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الاسود دہلی نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کفر کے ساتھ متہم کرنا ہے یا کسی کو فسق کے ساتھ متہم کرنا ہے اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے۔ تو یہ اتہام رکھو فسق خود متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

۹۸۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ابو اہل سے سنا۔ اور وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اس روایت کی متابعت غزالی نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۹۸۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے حلال بن علی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برگو نہیں تھے۔ نہ آپ لعنت طاعت کرنے کرنے والے تھے۔ اور نہ گالی دینے والے تھے۔ ناگواری کے موقع پر صرنا کرنا کہہ دیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی گرد آلود ہو۔

۹۸۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے ابو قتلابہ نے کہ ثبات بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجرہ بیعت نبویؐ کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قدم رکھا تو اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں وغیرہ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اگر کسی انسان پر ان چیزوں کی تنبیہ نہیں ہوتی۔ جن کا وہ مالک نہیں اور جس نے دنیا سے کسی چیز سے خود کشی کر لی ہوگی۔ اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور

قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ قَالَ اللَّهُ حَرَمَ عَلَيْكُمْ مَعَالِمَهُ وَأَسْوَائَهُ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي دِيَارِكُمْ هَذَا ۖ

بَابُ مَا يَنْتَهَى مِنَ الشَّيْبَانِ وَاللَّعْنِ ۖ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَيْدٍ تَخَرَّجَ شَيْئِي يَحْيَى بْنُ يَعْمُورَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدِّبَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْفَعُ رَجُلٌ رَجُلًا بِمَا لَفْسُوهُ وَلَا بِزَمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا لَمْ تَنْتَدِثْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَا لَكَ ۖ

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَزْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَتَّصُونَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَوَّلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابِعَهُ غَزَالِي عَنْ شُعْبَةَ ۖ

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْبَةِ مَا لَهُ تَرَبَّجِيئُهُ ۖ

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ كَذَا وَفِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشْيٍ عَنِ الدُّنْيَا حَدَّثَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا

فَمَوَّكَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ
كَقَتْلِهِ ۖ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ
عُمَرُ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَعِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ
بْنَ صُرَدٍ جَلَّاءٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَسْتَيْبَتْ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضِبَ
اَحَدُهُمَا فَاسْتَدَّ عَضْبِيَهُ حَتَّى اِنْتَفَعَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَلَا عِلْمُ كَلِمَةٍ تَوَكَّلْهَا اَلْذَمُّ
عَنْهُ الَّذِي يَجِدُهَا فَاتَّقِلْ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاَجْبُرُ يَقُولُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَقَالَ اَنْ تَزِي بِيْ بَاسٌ اَمْ جُنُونٌ اَنَا اِنْ جُذِبَ ۖ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي شَرِبَةَ قَالَ
عَنْ حَمِيْدٍ قَالَ قَالَ اَكْبَنُ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي
رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ قَتْلَاحِيْ فُلَانٍ وَ
فُلَانٍ وَ اِنْهَاءُ فِعَتْ وَعَسَى اَنْ يَكُوْنَ غَيْرُ
اَلَّذِي قَالْتُمْ هَا فِي السَّابِعَةِ وَالتَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۖ

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَبِي حَدَّادٍ
اَلْعَمَشِ عَنِ الْمَعْمُوْرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ نَعْلِيْ
بُرْدًا وَّ عَلٰى غَلَامِيْهِ بُرْدٌ فَقُلْتُ لَوْ اَخَذْتُ هَذَا
فَلَبَسْتُهُ مَا نَشَ حُلَّةٌ فَاَعْلَمِيْتُهُ ثَوْبًا اَحَرَفًا قَالَ كَانَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ اُمُّهُ اَعْيَبِيَّةَ
فَنَلْتُ مِنْهَا قَدْ كَرِهِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ بِيْ اَمْ سَأَيْتَ فُلَانًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَفَنَلْتُ مِنْ
اُمِّهِ اَمْ نَلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ اَمْرٌ ذِيْكَ اَجَاهِلِيَّةَ
قُلْتُ عَلٰى جَنِيْنٍ سَلَقَتْهُ هَذِي مِنْ كِبَرِ اللِّسَنِ
قَالَ نَعَمْ هُمْ اِنْخَوُّوْا لَكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ

جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جس نے کسی
مومن پر تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۹۸۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ فور سے حدیث بن ثابت نے حدیث
بیان کی۔ کہا کہ میں نے سلیمان بن مرد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حضور اکرم کے سامنے دو افراد نے توڑوں
میں کی۔ ایک صاحب کو غصہ آگیا۔ اور بہت زیادہ آیا۔ ان کا چہرہ پھول گیا۔ اور
رنگ بدل گیا۔ آنحضور نے اس وقت فرمایا کہ تجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر کسی شخص
اسے کہے کہ تو اس کا غصہ دور ہو جائے چنانچہ ایک صاحب نے جا کر غصہ مرنے
والے کو آنحضور کا ارشاد سنایا۔ لیکن وہ بولے کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی نظر آتی
ہے۔ کیا میں مجنون ہوں، دفع ہو جاؤ۔

۹۸۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حمید نے بیان کیا۔ ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کے لئے باہر تشریف لائے۔ لیکن مسلمانوں کے دو افراد اس
وقت آپس میں کسی بات پر لڑنے لگے۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں تمہیں (لیلۃ القدر
کے متعلق) بتانے لگتا تھا۔ لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی اور وہ اٹھالی گئی۔
ممکن ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اب تم اسے نو (یعنی ۲۹ رمضان) سات
(۲۷ رمضان) اور پانچ (یعنی ۲۵ رمضان) میں تلاش کرو۔

۹۸۷۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے اور ان سے ابو ذر
رضی اللہ عنہ نے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر
دیکھی۔ اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر تھی۔ میں نے عرض کی۔ اگر اپنے غلام
کی چادر لے لیں۔ اور اسے بھی پہن لیں تو ایک حکم ہو جائے (یعنی ایک چادر کرنے کی)
جگہ اور صحنہ کیلئے اور ایک چادر تہجد کی حیثیت سے پہننے کے لئے، ابو ذر رضی اللہ
عنہ نے اس پر فرمایا کہ مجھ میں اور ایک صاحب میں تکرار ہو گئی۔ ان کی ماں عجی تھیں
میں نے اس بارے میں جھگڑت کیا۔ انہوں نے جا کر میرے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا۔ آنحضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اس سے تکرار کی ہے؟ میں نے
عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے اس پر فرمایا تمہارے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے۔ میں نے

عرض کی دیا رسول اللہؐ کیا اب بھی اس طری عمر میں بھی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں رب بھی وجود ہے۔ (یہ غلام بھی) تمہا سے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہیے کہ اسے کام کرنے کیلئے نہ کہے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرے کیلئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

۱۰۱۔ لوگوں کے اوصاف کا ذکر جس حد تک جائز ہے جیسے لوگوں کا کسی کو لانا یا ٹھکانا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
 • ذوالیبدین، دلچہ ہاتھوں والے، کیا کچھ نہیں۔ اور وہ اوصاف جن سے عیب نکالنا مقصود نہیں ہوتا۔

۹۸۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے زید بن ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ میں ایک کھڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے بھی بات کرنے میں خوف محسوس کیا۔ جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے۔ صحابہ نے کہا کہ دشایہ نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دہری پڑھائیں، حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں حضور اکرمؐ، ذوالیبدین، دلچہ ہاتھوں والا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی نماز کی رکعتیں کم کر دی گئیں، یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، انہوں میں سے بھولا ہوں اور نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، ہمیں یا رسول اللہؐ آپ بھول گئے ہیں۔ ذاب آنحضرتؐ کو بھی یاد آگیا کہ آپ دو رکعتیں بھول گئے ہیں، پچنانچہ فرمایا کہ ذوالیبدین نے صحیح کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ بھی ہوئے گئے۔ نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر سجدہ بھی ہوئے گئے پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۹۰۲۔ غیبت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ اپنے عہدہ بھائی کا گوشت کھائے تم اسے ناپسند کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تو یہ قبول کرنے والا

أَيُّكُمْ مَن جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ يُلْعِمُهُ مَتَا يَأْكُلُ وَالْيَلِيسُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُغْلِيهِ فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يُغْلِبُهُ فَلْيُعِنِّهِ عَلَيْهِ

باب ۶۱ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَعْوَاهُمْ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذَوَا الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يَرَادُ بِهِ شَيْئٌ إِلَّا الْجُلُ

۹۸۸۔ حَقٌّ ثَمًّا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِزِيدُ بْنُ أَبِيهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٌ وَعُمَرُ فَهَا بَا أَنْ يَكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعًا أَنَّ النَّاسَ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَسِيَتْ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ أَسْوَكَ لَمْ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ لَسِيَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوَّلَ الْوَلِّ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوَّلَ الْوَلِّ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

بَابُ الْغَيْبَةِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَغْتَابُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُّجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَالتَّوَلَّوْا

رہ کر نے والا ہے۔۔

۹۸۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے دیکھنے نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے بیان کیا انہوں نے عمار سے سنا۔ وہ طاؤس کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اردو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں قبروں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہ ایک قبر کا مردہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ اور یہ دوسری قبر کا مردہ (چغلی خوری) کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں بچا کر دو قبروں پر بگاڑ دی اس کے بعد فرمایا کہ جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں کمی ہو جائے گی۔

۹۹۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے سب سے بہتر خانوادہ کے بارے میں۔

۹۹۰۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو اسید سہدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو حارثہ کا گھرانہ ہے۔

۹۹۱۔ فساد کرنے والوں اور شتمت لگانے والوں کی نصیحت کے حوالہ

۹۹۱۔ ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں ابن جہینہ نے خبر دی انہوں نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہیں مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو۔ فلاں قبیلہ کا یہ آدمی برا ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو اس کے متعلق جو کچھ کہنا تھا۔ وہ ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آنحضرت نے فرمایا، مالک نے وہ شخص بدترین انسان ہے جسے اس کی بدگامی کے خون سے لگ چھوڑ دیں۔

۹۹۲۔ چغلی خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۹۹۲۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں عبیدہ بن حمید ابو عبد الرحمن

۱۰۰۰۔ اللہ کو اب رحیم۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَتْلُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ وَمَا يَعْذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَرِمِنْ بَوْلِهِ وَامَّا هَذَا فَكَانَ يُمَشِّي بِالْقِمِيصَةِ ثُمَّ دَعَا عِيسَى مَرْحُومًا فَشَقَّهَ بِأَثْنَيْنِ نَعُوسٍ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَعَلَ هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يَخَفُّ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا شَامِئَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ بَنُو الْحَارِثِ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ إِفْتِيَابِ أَهْلِ الْفُضُولِ وَالْوَبِّ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ رَسَمَ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ... صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (إِنِّي نَوَّالُهُ بِطَسِ أَعْوُ الْعُصْرَةِ أَوْ بِنِ الْعُصْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْإِنَّا لَهُ الْكَلَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ لَمْ أَكَلَمْ لَهُ الْكَلَامُ قَالَتْ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَا النَّاسُ إِيْقَاءَ فَحِشَةٍ۔

بَابُ الْقِيَمَةِ مِنَ الْكِبَارِ۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حَمِيدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے خبر دی۔ انہیں منصور نے، انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے دو دھڑے (پائونوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ پھر انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ انہیں عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی قبر سے دھڑکاؤ معاملہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا گناہ بڑا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا جھل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک چھلی ہوئی شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا۔ اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر میں اور دوسرا دوسرے کی قبر میں گاڑ دیا پھر فرمایا: امید ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کیلئے کمی کر دی جائے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

۴۰۶۔ چغنی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے طعنہ باز ہے۔ چلتا پھرتا چغنی رہے، کبھی ہے۔ پس پشت عیب جوئی کرنے والے کیلئے، بہتر ولیز بمعنی عیب ہے۔

۹۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، انسے ابولیم نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتا ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جنت میں چغنی نہیں جائے گا۔

۴۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ اور جھوٹ بات سے بچتے رہو۔
۹۹۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذریب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دروزہ رکھتے ہوئے (جھوٹ بات اس پر عمل اور حالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کردہ کھانا پینا چھوڑے۔ احمد نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند (مجلس میں) ایک شخص نے غلط سمجھائی۔

۴۰۸۔ دوزخ کے بارے میں حدیث۔

۹۹۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے ابوالحکم نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمید ابو عبد الرحمن عن منصور عن مجاہد عن ابن عباس قال: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ نَسَمَ صَوْتِ انْسَانٍ يُعَذِّبَانِ فِي قَبْرِهِمَا فَقَالَ: يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَارْتَهَ لَكُمَا كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمِشُّ بِالْمِمْمَةِ ثُمَّ عَابَ جَرِيئَةً فَكَسَرَهَا بِكُسْرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَتَيْنِ فَجَعَلَ كُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكُسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيَسَّ

بَابٌ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمِمْمَةِ وَقَوْلُهُمَا مَشَاءَ بِمِمْمٍ: يُقَالُ لِكُلِّ هَمْزَةٍ لَمْزَةٌ يَهْمُزُ وَيَلْمُزُ: يَعِيبُ

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَزْعُمُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

بَابٌ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمَّ يَدِيَّ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَهْلِ بِهِ وَالْجَهْلِ فَلَيْسَ بِهِ حَاجَةٌ أَنْ يَتَّعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ اسْتَدْرَكَ

بَابٌ مَا قِيلَ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجِدُ مِنْ شَعْرِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرَةَ اللَّهِ
ذَ الْوَجْهَيْنِ السَّيِّئِ يَأْتِي مَهْشُورًا يَوْجِبُهُ
وَهُوَ لَا يَوْجِبُهُ ۖ

بَاب ۶۰۹ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ مِمَّا
يُقَالُ فِيهِ ۖ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَةً: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ:
وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهًا لِلَّهِ فَأَنْتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ وَقَالَ بِحَمَلِ اللَّهِ مُؤْمِنٌ
لَقَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا أَفْصَرَ ۖ

بَاب مَا يَكُونُ مِنَ التَّمَادُجِ ۖ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَاحٍ حَدَّثَنَا
بْنُ ذَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي جَبْرَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْتَةَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَّبِعُنِي عَلَى سَجَلٍ
وَيُطْرِيقُهُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ
أَوْ تَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ ۖ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
رَجُلًا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمْ مَادَحًا لَا مَعَالَهَ
فَلْيَقُلْ أَحْسَبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى
أَنَّهُ كَذَا الْإِثْمَ وَحَسِيبُهُ أَلَا وَلَا يَزِيكُنِي
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۖ قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ

نے فرمایا: تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس شخص کو سب سے
بدترین پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں
کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۶۰۹۔ جس نے اپنے ساتھی کو اس کے بارے میں لوگوں کے
خیالات بتا دیئے۔

۹۹۶۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے
خبر دی، انہیں اعمش نے انہیں ابو ذائل نے اور ان سے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں
کچھ مال، تقسیم کیا انصار میں سے ایک شخص نے کہا، واللہ محمد کو اس
تقسیم سے اللہ کی خوشنودی مقصور نہیں تھی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کی یہ بات آپ کو بتائی تو آنحضرت کے
چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اللہ صلی علیہ السلام پر رحم کرے
انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔
۶۱۰۔ تعریف میں مبالغہ ناپسندیدہ ہے۔

۹۹۷۔ ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن زکریا
نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو یونس اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف
کر رہا ہے۔ اور تعریف میں بہت مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔ تو آنحضرت نے فرمایا
تم نے ہلاک کر دیا یا دیہ فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمزوری دی۔

۹۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے ان سے ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے
صاحب نے ان کی تعریف کی اور غیر ضروری مبالغہ کیا، تو آنحضرت نے فرمایا کہ
افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی، آنحضرت نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر
تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہے، ہو جائے تو کہنا چاہیے کہ میں اس کے
متعلق ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب اس کے متعلق واقعی
وہ ایسا ہی سمجھتا ہو۔ اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور کوئی کسی کے انجام خیر کے
متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے وہیب نے خالد کے واسطے سے اپنی روایت میں

وَذَلِكَ

ویک (دیجک) کے بجائے بیان کیا۔

باس ۶۱۱۔ مَنْ أَشَىٰ عَلَىٰ أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ
سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ رِائَةً مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِلَّا يَغْنِبُ اللَّهُ بَنِي سَلَامٍ ۖ
۹۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ ذَكَرَ
فِي الْأَنْبَاءِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا رَأَيْتُ سَقَطَ مِنْ أَحَدٍ شَقِيئُهُ قَالَ:
إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۖ

۶۱۱۔ جس نے اپنے کسی بھائی کی کسی ایسے معاملہ میں تعریف کی
جس کا اسے علم ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہوا دیکھنا
نہیں سنا۔ کہ یہ جنتی ہے۔ سوا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

۹۹۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے مویس بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سالم نے
ادراں سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا کے متعلق
جو کچھ فرماتا تھا جب آپ نے فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ میرا تنہا ایک طرف سے گھٹنے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم ان میں سے
نہیں ہو۔ جو تنہا کو بکیر کی وجہ سے زمین سے گھسیٹے چلتے ہیں۔

۶۱۲۔ اللہ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، حسن
معاشرت، ارشاد داریوں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور تمہیں فحش، منکر
اور سرکشی سے روکتا ہے۔ تمہیں نصیحت کرتے ہوئے شاید کہ
تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ تمہاری
سرکشی اور ظلم تمہارا ہی جانوں پر آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:
پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا۔ اور مسلمان یا کافر
پر برائی لانے کی ممانعت۔

۱۰۰۰۔ ہم سے حمید بن جمیل نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے۔ اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں
تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال گزند آتا تھا۔ کہ آپ اپنی اہل کے پاس
جاسکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت
نے فجر سے ایک دن فرمایا۔ عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک مسئلہ میں سوال کیا
تھا۔ اور اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ دو مرد میرے پاس آئے ایک
میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دوسرے میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس سے
کہا کہ جو میرے سر کے پاس تھا ان صاحب را آنحضرت کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے
جواب دیا اس پر حادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر حادو کیا ہے؟ جواب دیا
کہ عبید بن عامر نے۔ پوچھا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ نہ کھجور کے خوشے

باس ۶۱۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يُعْطِيكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَقَوْلُهُ
إِنَّمَا نَبْعِيكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُعِثَ
عَلَيْهِ لِيُصَوِّرَهُ اللَّهُ فِي أَنْفُسِهِ
الشَّرَّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ ۖ

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ
فَلَا يَأْتِي: قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ
يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ
فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ
رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي مَا بَالَ الرَّجُلُ؟
قَالَ مُطْبُوبٌ يَعْنِي مُسْحُورًا قَالَ وَمَنْ
لَبَّيْهُ قَالَ لَيْسَ بِنِ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَا؟

قَالَ فِي حَقِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ فِي مَشْطٍ وَمُشَانَسَةٍ
تَحْتَ رَعْوَةٍ فِي بَيْتٍ رَدْرٍ وَانْ فَجَاءَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ الْبَيْتُ
الَّتِي أَمَرْتُهَا كَأَنَّ رَعْوٍ وَسْ نَحْلَهَا
رَعْوٍ وَسْ الشَّيْلِينَ وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةً الْحَاءِ
فَأَمَرِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا تَعْنِي
تَنْشُرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللَّهُ
فَقَدْ شَفَقَانِي وَأَمَّا أَنَا فَأَكُوهُنَّ أَشَدَّ عَلَى النَّاسِ شَرًّا
قَالَتْ وَلَيْسَ بِنِ أَغْصِمُ بَعْلٍ مِنْ بَنِي زُبَيْرٍ حَلِيفٌ لَهُمْ
يَا ۙ مَا يَنْهَى عَنِ النَّكَاحِ وَالشَّادِ ابْرَدَ

قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ
۱۰۰۱۔ حَقٌّ ثَمًّا بَشَرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مِينَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا لَكُمُ وَالْهَنَاءُ فَإِنِ
الظَّنُّ أَكْذَبُ الْخَبَرِ وَلَا تَحَسُّوا وَلَا تَحْتَسُّوا وَلَا
تَسْأَلُوا بَرًّا وَلَا تَبْغَضُوا وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ
إِخْوَانًا ۖ

۱۰۰۲۔ حَقٌّ ثَمًّا الْوَالِيَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ التَّيْمِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغَضُوا وَلَا تَحَسُّوا
وَلَا تَسْأَلُوا بَرًّا وَكُونُوا عِبَادًا لِلَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۖ

۱۰۰۳۔ حَقٌّ ثَمًّا يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَجَنَّبُوا
مِنَ الظَّنِّ بَعْضُ الْجَنِّ إِشْمَعُوا وَلَا تَحَسُّوا ۖ

۱۰۰۴۔ حَقٌّ ثَمًّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِنَّا لَكُمُ وَالْهَنَاءُ فَإِنِ الظَّنُّ أَكْذَبُ الْخَبَرِ

میں بائوں پر کیا ہے۔ اور یہ ذردان کے کنوئیں کے اندر کے پتھر کے نیچے
رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت شریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہ وہ
کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے باغ کے درختوں کے
حقے شیاطین کے سرد کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اس کا پانی ہمہی
کے پتھر سے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا پھر آنحضرت کے حکم سے جادو نکال
گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ
پھر کہیں نہیں آپ کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت نے اس واقعہ کو شہرت کیوں نہ
دی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور میں لوگوں کی
بری بات پھیلانے کو پسند نہیں کرتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔
کر لیبید بن عامر یہود کے حلیف، بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۰۱۳۔ حسد اور پیٹھ پیچے برائی کی ممانعت، اور اللہ تعالیٰ

ارشاد: "اور حسد کرنے والے کی برائی سے بچنا، جب وہ حسد کرے۔"

۱۰۰۱۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی
انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں ہم بن سبیر نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ
بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ لوگوں کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔
حسد نہ کرو۔ کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے اور
آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

۱۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا کہ فقیر سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو۔
پیچھے پیٹھ کے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو اور کسی
مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

۱۰۱۳۔ لے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے بچو، ملاحظہ بہت

می بدگمانیاں گناہ ہیں، اور تجسس نہ کرو۔

۱۰۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی
انہیں ابوالزناد نے انہیں اسرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدگمانی سے بچتے رہو۔ بدگمانی سب سے جھوٹی بات
ہے۔ اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بھادو نہ پڑھاؤ حسد نہ کرو۔

بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ بلکہ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

۶۱۵۔ کس طرح لاگن جانے ہے۔

۱۰۰۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافق تھے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ یہی حدیث اور اس حدیث میں ہے کہ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا، عائشہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس پر ہم قائم ہیں۔

۶۱۶۔ مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے (محمد بن مسلم) نے ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا۔ سو گناہوں کو عطا نہ کرنے والوں کے، اور گناہوں کو عطا نہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی رکھا کا کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا لے رکھا تھا۔ لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

۱۰۰۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے۔ ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گشتی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دنیا مت کے دن، اپنے رب سے اتنا قریب ہو گا۔ کہ اللہ رب العزت اس کے فائدہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں گے

لَا تَحْسَبُوا أَنَّا نَجْشُوا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَعَادُوا وَلَا تَوَدُّوا عِبَادَنَا لَهُمْ إِخْوَانًا ۖ

بَابُ ۱۱۵ مَا يَكُونُ مِنَ الظُّلَمِ ۖ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا تَابِيَعِرَ قَانٍ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ عَانَاءُ جُلَيْنٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ۖ

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فَلَانًا وَلَا تَابِيَعِرَ قَانٍ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا نَحْنُ عَلَيْهِ ۖ

بَابُ ۱۱۶ سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ ۖ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ هَرِيرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مُعَاذِي إِلَّا الْمُجَاهِدِينَ وَإِنْ مِنَ الْجَاهِلَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذِبًا وَكَذًا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ دِيصُهُمْ يَلْتَفِتُ سِتْرًا لَهُ عَنْهُ ۖ

۱۰۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْزَرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجَاوُزِ؟ قَالَ بَيِّنُوا حَدِّثْكُمْ مِنْ تَرْجَمٍ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ يَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
لَعَمْرُكَ فَيَقُولُ هَ شَمَّ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاتَّأَنَّفَعْتُهَا
لَكَ الْيَوْمَ ۝

بَابُ الْبِرِّ وَتَالِ مَجَاهِدًا ثَانِي عِظَمِ
مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عِظَمُهُ رَقَبَتُهُ ۝

۱۰۰۸۔ اَحَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ
بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ الْحَنَّةِ كُلَّ ضَعِيفٍ مَتَّعًا
عَفْوًا اَوْ اَسَمَّ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُهُ، اَلَا اَخْبِرُكُمْ يَا اَهْلَ
النَّارِ كُلَّ عَتَلٍ جَوَّالٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَسَدُ
بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لَامَةٌ مِنْ اِمَامٍ اَهْلٍ لِي بَنَاتُ لَتَلُحِقَ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقَ بِمَحَبَّتِ شَاءَ ۝

بَابُ الْعَجْزَةِ وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَتَّهَجَرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلَاثَ ۝

۱۰۰۹۔ اَحَدٌ ثَنَا ابُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ
الْمُزَهَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ الطَّيْلِ
هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ رَوَّجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَةً اَنْ عَائِشَةَ حَضَتْ
اَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعِ اَوْعَاءِ اَعْمَلَتْ
عَائِشَةَ وَاللَّهُ لَتُنَبِّهَنَّ عَائِشَةَ اَذْ لَا حِكْرَ لِي عَلَيْهَا
فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هَذَا قَالُوا لَعَمْرُكَ قَالَ هُوَ عَلَيْهِ
حَذَرٌ اَنْ لَا اُحْكَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَبَدًا اَنَّا سُنَّشَقُّ
ابْنَ الزُّبَيْرِ لِيُجَاهِدَ مَا لَتَ الْعَجْزَةُ فَقَالَتْ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ لَا اَشْفَقُ مِنْهُ اَبَدًا وَلَا اَتَحْكُمُ

اور دریافت فرمائیں گے۔ کہ تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ کہے گا ہاں
پھر دریافت فرمائیں گے۔ اور تم نے فلاں فلاں کام کئے تھے؟ بندہ عرض کرے
معاذ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا انکار کر دالیں گے اور پھر فرمائیں گے
کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور میں آج بھی تمہاری
معفرت کرتا ہوں۔

۶۱۷۔ تکبیر اور مجاہد نے فرمایا: دُثَانِ عِظَمُهُ سے مراد یہ ہے کہ اپنے
دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ ”و عِظَمُهُ“ اسے رقیبتہ ۔

۱۰۰۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی
ان سے معبد بن خالد قیسی نے حدیث بیان کی۔ ان سے حارث بن وہب
خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور و متواضع کہ اگر وہ قہم کھا
کھا لے تو اللہ اس کی قہم کو پوری کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر
نہ دوں! ہر تندخو، اگر کڑھ چلے والا اور متکبر اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا
ان سے جہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں حمید طویل نے خبر دی اور ان سے اس
بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ والوں کی کوئی باندی بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی آپ کو لے جاتے۔

۶۱۸۔ تعلق توڑ لینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
کہ کسی شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے
زیادہ قطع تعلق رکھے۔

۱۰۰۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ محمد بن عوف بن مالک بن طفیل نے حدیث
بیان کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنها کے ماں شریک بھائی کے صاحبزادے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا
گیا۔ کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیع یا ہدیہ کے سلسلہ میں جو ام
المؤمنین نے دیا تھا۔ کہا کہ بخدا، یا عائشہ یہ طرز عمل چھڑ دوں ورنہ انہیں دنیا
بند کر دوں گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کیا اس نے یہ الفاظ کہے ہیں؟ لوگوں نے
بتایا کہ جی ہاں۔ ام المؤمنین نے فرمایا پھر میں اللہ سے عہد کرتی ہوں کہ ابن زبیر
سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ اس کے بعد جب آپ کا قطع تعلق پر عہد گذر
گیا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سے سفارش کی گئی۔ کہ انہیں معاف

إِلَى تَذَارِيٍّ فَلَمَّا حَالَ ذَٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزَّبِيرِ كَلَّمَ
 الْمُسَوِّمَ فَقَرَّمَهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ
 بْنُ عَبْدِ يَعْقُوثَ وَهَمَّا مِنْ بَنِي تَاهِرَةَ وَقَالَ
 لَهَا: أَتُنَبِّئُ كَمَا بَايَ اللَّهُ لَمَّا أَذْخَلْنَا فِي
 عَلَى عَائِشَةَ فَاتَّهَمَّا لَا يَجِلُّ لَهَا أَنْ تُنَبِّئَ
 قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 مُشْتَمِلَيْنِ بِأَمْرِ دَيْتِهِمَا حَتَّى اِسْتَأْذَنَّا عَلَى
 عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ أَتَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا
 قَالُوا كَلْنَا، قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا فَدَخَلُوا
 وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزَّبِيرِ فَلَمَّا دَخَلُوا
 دَخَلَ ابْنُ الزَّبِيرِ الْحِجَابَ فَأَعْتَقَتْ
 عَائِشَةُ وَطَفِقَ مَنَاشِدُهَا وَيَدْبِكِي، وَطَفِقَ
 الْمُسَوِّمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُتَانِشِدَانِ
 بِنَهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَمَّا
 قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ
 الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
 فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّنَادُكَةِ
 وَالتَّخَرُّجِ لُفِقَتْ تَذَكُّرُهُمَا وَتَبَكُّي
 وَتَقُولُ: إِنِّي تَذَارِيٌّ وَالسَّيِّدُ
 شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْ
 ابْنَ الزَّبِيرِ وَأَعْتَقَتْ فِي تَذَارِهَا
 ذَٰلِكَ أَمْرٌ بَعِيْنٌ رُتِبَةٌ وَكَامَتْ
 تَذَكُّرُهُمَا بَعْدَ ذَٰلِكَ
 فَتَبَكَّتْ حَتَّى تَبَلَّ دُمُوعُهَا حِمَامًا هَا .

فرمادیں، ام المؤمنین نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم اس کے بانی میں
 سفارش نہیں مانوں گی، اور اپنی قسم نہیں توڑوں گی جب یہ قطع تعلق
 ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے بہت تکلیف دہ ہو گیا، تو آپ نے مسور بن
 خزمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں
 بات کی۔ آپ دونوں حضرات بنی زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ نے ان سے
 کہا کہ میں نہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے حجرہ میں داخل کرادو، کیونکہ ان کے لئے یہ جائز نہیں، کہ میرے ساتھ
 صلہ رحمی کو توڑنے کی قسم کھائیں، چنانچہ مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما
 دونوں اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس میں ساتھ لے
 کر آئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور عرض کی
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا کہ آ جاؤ، انہوں نے عرض کی ہم سب؟ فرمایا، ہاں، سب آ جاؤ، ام
 المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا، کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں،
 جب یہ حضرات اندر آ گئے، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے،
 اور ام المؤمنین سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے، اور رونے لگے، ذکر معاف کر
 دیں آپ ام المؤمنین کے مجانبے تھے، مسور اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما بھی ام المؤمنین
 کو اللہ کا واسطہ دینے لگے، کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولیں، اور انہیں معاف کر
 دیں، ان حضرات نے یہ بھی عرض کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلق توڑنے سے منع کیا ہے، کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی
 اپنے بھائی سے عین دان سے زیادہ حدیث یاد دلانے لگے، اور یہ کہ اس میں نقصان
 ہے، تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں، اور رونے لگیں، اور فرماتے لگیں
 کہ میں نے تو قسم کھالی ہے؟ اور قسم کا معاملہ سخت ہے، لیکن یہ حضرات مسلسل ار
 کرنے رہے، یہاں تک کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بات کر لی
 اور اپنی اس قسم کو توڑنے، کیونکہ جو سے چالیس غلام آزاد کئے، اس کے بعد جب
 بھی آپ اپنی یہ قسم یاد کرتیں تو رونے لگتیں، اور آپ کا دہریہ آنسوؤں سے
 نہر ہو جاتا۔

۱۰۱۰- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک
 نے خبر دی، انہیں ابن قتیبہ نے ادراس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں بغض نہ رکھو

لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ لِسَانُكُمْ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ۝

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا
لِذَلِكَ وَآخِرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۝

باب ۱۰۱۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرِ أَنْ لَمْ
يُعْطَ وَقَالَ كَعْبٌ جِئْتُ تَخْلُفَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْيَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
وَذَكَرَ خَسِينٌ كَيْلَهُ ۝

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ
لَا عُرِبَ غَضَبِي قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تُعْرِضُ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْكَ إِذَا كُنْتَ مَاضِيَةً
قُلْتُ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتَ سَاحِلَةً
قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ
لَسْتُ أَهَاجِرُ إِلَّا أَسْمَكَ ۝

باب ۱۰۱۳ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ يَوْمَ
أَوْ بَكْرَةٍ وَعَشِيًّا ۝

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مُعَمَّرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ قَالَ بَيْنَ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مُعَرَّدَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أُعْطَلْ
أَبَوِي إِلَّا دُهُمَا يَدَيَّ مِنَ الدِّينِ وَلَمْ يَمُرَّ

اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، پیڑ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بندے
اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔ اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی
سے تین دن سے زیادہ تک بات چیت بند کرے۔

۱۰۱۱۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے، انہیں عطاء بن یزید لیبی نے اور انہیں
ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی
شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کیلئے تعلق
ٹوڑے۔ اس طرح کہ جب دونوں کا سامنے ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں
میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۱۰۱۹۔ نافرمانی کرنے والے سے تعلق ٹوڑنے کا جواز کعب رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ
تبوک میں، شریک نہیں ہوئے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم سے بات چیت کرنے کی مسلمانوں کو ممانعت کر دی تھی۔ اور
آپ نے پچاس دن کا تذکرہ کیا۔

۱۰۱۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبیدہ نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن
عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہاری نالائقی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں
ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ آپ کس طرح پہچانتے
ہیں؟ فرمایا کہ جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ ہاں محمد کے رب کی قسم۔ اور جب
ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم بیان کیا کہ میں نے عرض
کی جی ہاں۔ لیکن میں آپ کے نام کے برا کوئی چیز نہیں چھوڑتی۔ آپ کا
تعلق پھر بھی باقی رہتا ہے۔

۱۰۲۰۔ کیا اپنے ساتھی کی ملاقات کیلئے ہر وقت جاسکتا ہے یا صبح
شام ہی کے اوقات ہیں۔

۱۰۱۳۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام نے خبر دی۔ انہیں عمر
نے اور لیث نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن
شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش
سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا پیرو پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا

تھا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس صبح و شام نہ تشریف لاتے ہوں۔ ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) کے گھر میں بھری دو پہر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں کھجور کے آنے کا معمول نہیں تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ اس وقت آنکھوں کے تشریف لانا کسی خاص وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر آنکھوں نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۶۲۱۔ ملاقات کیلئے جانا۔ اور جو لوگوں سے ملاقات کے

گیا۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا کھایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے ان کے پاس گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا۔

۱۱۳-۱۰۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الوہاب نے خبر دی۔ انہیں خالد حذار نے انہیں انس بن سیرین نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ اور انہیں کے یہاں کھا نا تناول فرمایا جب آپ واپس تشریف لانے لگے۔ تو آپ کے حکم سے ایک چٹائی پر پانی چھڑکا گیا۔ اور آنکھوں نے اس پر دعا پڑھی اور گھر والوں کے لئے دعا کی۔ ۶۲۲۔ جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیبا نش کی۔

۱۱۵-۱۰۔ ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انہیں کہہ کر مجھ سے بھی بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ میں نے کہا کہ دیا کا بنا ہوا دبیر اور کھردرا کپڑا۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں اور وہ جب آپ سے ملاقات کیلئے آئیں۔ تو ان کی پذیرائی کے وقت اسے زیب تن فرمایا کریں آنکھوں نے فرمایا کہ ریشم تو وہی پہن سکتا ہے۔ جس کا (آخرت میں) کوئی حقیر نہ ہو۔ اس معاملہ میں جو ہونا تھا۔ وہ ہو گیا۔ پھر آنکھوں نے خود انہیں ایک جوڑا بھیجا

عَلَيْهِمَا يَوْمَ الْاَيَاتِنَا فِيهِ سَؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَرِي الثَّهَارَ بَلَوَّةٌ وَعَشِيَّةٌ فَبَيْنَمَا هُنَّ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ ابْنِ بَكْرٍ فِي تَحْرِ الظَّهْرِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا سَؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ الْاَمْرُ: قَالَ اِنِّي قَدْ اُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ ۝

باب ۶۲۱ الزَّيَّارَةُ وَمَنْ نَازَلَهُ فَوَمَا فَطَعَمَ عِنْدَهُمْ: وَنَاوَا سَلَمَانَ ابْنَ الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ عِنْدَهُ ۝

۱۱۳-۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَلَ أَهْلَ بَيْتِ فِي الْأَنْصَارِ فَلَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَمَّا إِذَا أَنْ يَخْرُجَ أَمْرِيكَانَ مِنَ الْبَيْتِ فَتَنَصَّحَ لَهُ عَلَى سَائِلٍ فَقِيلَ عَلَيْهِ وَدَعَاهُمُ ۝

باب ۶۲۲ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ ۝ ۱۱۵-۱۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي قَتَاتٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ ابْنُ سَالِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا الْأَسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ مَا عَلَظَ مِنَ الدِّيْبَانِ وَخَشَنٌ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا أَوْعَمَ عَلَى سَجَلٍ حُلَّةٌ مِنَ اسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسَهَا الْوُفْدُ النَّاسُ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَّاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذَلِكَ مَا مَطَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

تو آپ... اسے لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔
آنحضرت نے یہ جوڑا میرے لئے بھیجا ہے۔ حالانکہ اس بابے میں آپ اس سے
پہلے ارشاد فرما چکے ہیں۔ ذکر اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی
حصہ نہ ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ
تم اس کے ذریعہ پیچ کر مال حاصل کرو۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی حدیث
کی وجہ سے کپڑے میں (ریشم کے) نقش و نگار کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

۶۲۳۔ بھائی چارگی اور معاہدہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درود رضی اللہ
عنہما میں بھائی چارگی (مواخات) کرائی تھی۔ عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان
بھائی چارگی کرائی۔

۱۰۱۶۔ ہم نے مسند نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ جب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور
سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کرائی تو پھر جب
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اب ولیمہ
کرد۔ خواہ ایک بکری کا ہو۔

۱۰۱۷۔ ہم سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن
زکریا نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے حدیث بیان کی۔ ہا کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کو چھ حدیث معلوم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں معاہدہ و حلف کی کوئی
اصل نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت نے خود قریش اور انھوں
کے درمیان میرے گھر میں معاہدہ کرایا تھا۔

إِلَيْهِ بِحَلِّهِ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ
بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مَثَلِهَا مَا قُلْتُ
قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا
مَا لَا فَكَا نَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ
فِي الثُّوبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۲۳۔ الْأَخَاءُ وَالْحَلْفُ. وَقَالَ أَبُو
حُمَيْزَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرَادِ. وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمُّ
دَكُوبًا؟

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَلْبَغَاثُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشَ وَالْأَنْصَارَ فِي دَارِهِ.

۱۔ حاشیہ۔ جاہلیت میں عرب قبائل خاص طور سے اپنے دشمن قبیلہ سے لڑائی وغیرہ میں مدد کیلئے باہم ایک دوسرے سے معاہدہ رکھتے
تھے۔ جن دو قبائل میں معاہدہ ہوتا انہیں ”حلیف“ کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں معاہدوں کو جو تصور تھا اسلام نے اسے ختم کر دیا کیونکہ
اسلام خود مودت اخوت اور اتحاد کا پیغام تھا۔ اور اس کے بعد جاہلیت کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ ضرورت کے اوقات میں مسلمان
اگر دوسری طاقتوں سے معاہدہ کریں تو ظاہر ہے کہ جائز ہوں گے۔

۶۲۴- مسکرا اور ہنسا نا طریقیہ السلام نے فرمایا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے مجھ سے ایک بات کہی تو میں ہنس دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ ہنسا اور رانا ہے۔

۱۰۱۸- ہم سے حبان بن موتی نے حدیث بیان کی ما نہیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انہیں محمد بن زید نے انہیں نہ ہر نے انہیں عمرو نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رافع بن رافع رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور طلاق قطعی دی۔ اس کے بعد ان سے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں رافعہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں تھی۔ لیکن انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر مجھ سے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا۔ لیکن اللہ ان کے پاس تو بیک طرح کے ہوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنی چادر کا پلو بچہ کر دیا۔ بیان کیا اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس بیٹے ہوئے تھے اور سعید بن العاص کے صاحبزادے مجھ کے والد سے پر تھے۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر کہنے لگے کہ آپ اس عورت کو ڈاٹھتے نہیں کہ آنحضور کے سامنے کس طرح کی۔ بات کہتی ہے۔ اور حضور اگر اس نے بیٹم کے ہوا اور کچھ نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا غالباً تم رافعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے۔ جب تک تم ان کا عبد الرحمن رضی اللہ عنہا مزانہ چھو لو اور وہ تمہارا مزانہ چھو لیں۔

۱۰۱۹- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے۔ ان سے ابن شہاب نے۔ ان سے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے۔ ان سے محمد بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آنحضور کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں۔ آپ سے سوالات کر رہی تھیں اور بہت زیادہ سوالات کر رہی تھیں۔ ان کی آواز بھی آنحضور کی آواز کے مقابلہ میں بلند تھی۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی

۶۲۴- بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَقَالَتْ فَاهْمَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَخْلَقَ وَأَبْلَى. ۱۰۱۸- حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوْتِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَافِعَةَ الْقُرَيْشِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَكَتْ لِمَلَاتِهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ لَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدِي رَافِعَةً فَلَخَّهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ لَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ... وَأَنَّ وَاللَّهِ مَا مَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْأَمِثْلُ هَذِهِ الْهَدِيَّةُ لَهْدِيَّةٍ أَخَذْتُهَا مِنْ جَلِيلِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَارِضِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤَدِّنَ لَهُ تَطْفِيقَ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ تَزَوَّجَهَا عَمَّا تَعْمُرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَيْنِي وَسُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَتِيمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ تَرِيدُ دِينَ أَنْ تَزَوَّجَنِي إِلَى رَافِعَةَ لِأَحَقِّ تَدْرِي عَسَيْتَنَّهُ وَيَدْرِي عَسَيْتَنِي. ۱۰۱۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خُطَّابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَدَّالْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَ عَالِيَةَ أَمْوَالَهُمْ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا إِشْرَأَ عُمَرُ تَبَادَوْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ

بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر آنحضرت نے آپ کو اجازت دی آپ داخل ہوئے۔ آنحضرت اسوقت ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا ان پر تجھے جبرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پڑے کے پیچھے چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ سختی ہیں مگر آپ سے ڈرنا جائے۔ پھر عورتوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا۔ اپنی جانوں کی دشمن، مجھ سے تو تم ڈرتی ہو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے عرض کی آپ آنحضرت سے زیادہ سخت ہیں۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا ہاں۔ اسے اب خطب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستے پر آجھڑا دیکھے گا تو راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُفُّكَ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سَأَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُنْتُمْ دَائِمٌ ، فَقَالَ عَجَبْتُ مِنْ هَذِهِ اللَّاحِقَةِ كَرَّتْ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ تَبَادُلَ الْحِجَابِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَمَسُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْبِئْنَ وَلَمْ تَهْبِئْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْظُ وَأَغْلَطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَخْطَأَ الْخَطَأَ الَّذِي تَفْسِي بِسِيَرَةِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَابِغًا فَجَاءَ الْأَسْلَافُ فَجَاءَ غَيْرُ فَجَاءَكَ .

۱۰۲۰۔ حَبِيبُ شَاكُوتِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبِيْرَ أَوْ دَفَعْتُمْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ . قَالَ فَعَدُوْا فَقَاتِلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا أَوْ كُفِّرْتُمْ بِهِمْ الْجَرَاحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ عَدُوًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ فَسَلُّوْا فَضَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ . ۱۰۲۱۔ أَحَقُّ تَنَا مَرْيَمُ حَدَّثَنَا أَبُو إِهْدِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَدَفَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَمَازِنَ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ

۱۰۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے۔ غزوہ کے موقع پر تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل یہاں سے واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فوج نہ کریں۔ آنحضرت نے فرمایا اگر یہی بات ہے۔ تو کل میدان میں نکلو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمان کی جنگ لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس ہونگے۔ بیان کیا کہ اب سب لوگ غلوش سے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے۔ حمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

۱۰۲۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں تو تباہ ہو گیا۔ اپنے گھر کے ساتھ میں نے رمضان میں دروزہ کی حالت میں ہم بستر کر لی۔ آنحضرت

فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر دھمپینے کے رذیرے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کی، اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا، پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کی، اتنا میرے پاس نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر کھجور کا ایک کو کر لایا گیا۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ، عرق ایک طرح دو کر لے، ایک پیما نہ تھا، آنحضرت نے فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے، جو اس سے حد ذکر دیتا۔ انہوں نے عرض کی مجھ سے جو زیادہ محتاج ہو اسے دوں، لیکن مدینہ کے دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ بھی ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ہنس دیے، اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک کھل گئے، اس کے بعد فرمایا اچھا پھر تمہاری لے لو۔

۱۰۲۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ دیسی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی، جس کا حاشیہ دبیر تھا۔ اس میں ایک اسرائیلی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ کی چادر بٹے زور سے کھینچی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا اے محمد اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے دیئے جانے کا حکم فرمائیے۔ اس وقت میں نے آنحضرت کو مڑ کر دیکھا تو آپ مسکرا دیے پھر آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۰۲۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل نے۔ ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت نے اپنے پاس اپنی مخصوص جملوں میں آنے سے، کبھی نہیں رد کیا۔ اور جب بھی مجھے آپ نے دیکھا تو مسکرائے۔ میں نے آنحضرت سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر چم نہیں بیٹھ پاتا تو آنحضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور دعا کی کہ اے اللہ اسے ثبات عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا۔

۱۰۲۴۔ ہم سے محمد بن شہین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ انہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ اللہ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو جب اختلاف نہ ہو اس پر

لِي قَالَ قَصِمْتُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعَمُ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ فَإِنِّي بَعَرْتُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ابْرَأْهُنَّ الْعَرَقُ الْكَلْبُ فَقَالَ آيُنَ السَّائِلُ تَصَدَّقُ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ صَبِيٍّ وَابْنِ لَبَنٍ لَا بَيْنَهُمَا أَهْلٌ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضْلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَلَتْ نَوَاجِدُ لَا قَالَ فَأَمْتُمْ إِذَا بَدَلَتْ حَتَّى تَمَازَعَتْ الْعَرَبُ زَيْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيِّ حَتَّى تَمَالَكَ مَنَ اسْتَحَايَ بَنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بَنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَايَهُ بَرْدٌ بِخُرَافِي غُلِظَ الْحَاشِيَةُ فَأَذْرَاكَ أَعْرَافِي فَجَبَّتْ بِرِدَائِهِمْ جَبَّةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ: فَانْظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ بَعْضُ أَقْرَبَتِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَّتِهِمْ تَعَدَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَرَرْتُ بِكَ قَالَ اللَّهُ الَّذِي عِنْدَكَ فَأَلْقَيْتُ إِلَيْكَ فَصَلَّاهُ

۱۰۲۳۔ حَقٌّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَقَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيَ إِلَّا تَبَسَّمَنِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا

۱۰۲۴۔ حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَأَيْتُ بَنَاتِ امِّ سَلَمَةَ أَنَّ امَّ سَلِيمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَعُنِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ

غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں جب عورت پانی دیکھے دتواس پر غسل واجب ہے، اس پر امام مسلم رضی اللہ عنہا ہنسیں اور عرض کی کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر کچھ دماں کی صورت سے، مثلاً کس طرح ہوتا ہے۔

۱۰۲۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن دھب نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کھل کر ہنسنے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوئی نظر آنے لگتا ہو، آپ صرف مسکراتے تھے۔

۱۰۲۶- ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا۔ ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئے، آنحضرتؐ اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے عرض کی بارش کا قطر گر گیا ہے۔ اپنے رب سے میری ہلکی دعا کیجئے آنحضرتؐ نے آسمان کی طرف دیکھا، ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا، پھر آپؐ نے بارش کی ہلکی اتنی میں بادل اٹھا، اور بعض ٹکڑے بعض کی طرف بڑے اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے، اگلے جمعہ تک اسی طرح بارش ہوتی رہی، تبدیل ہوتا ہی نہ تھا، چنانچہ وہی صاحب یا کوئی دوسرے اگلے جمعہ کو کھڑے ہوئے، آنحضرتؐ خطبہ دے رہے تھے، اور انہوں نے عرض کی ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے آپؐ دعا کریں کہ بارش بند کر دے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے چاروں طرف بارش ہو، ہم پر نہ ہو، دو یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا، چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے چھٹے لگا، بائیں اور دائیں ہمارے چاروں طرف دوسرے مقامات پر بارش ہونے لگی، اور ہمارے یہاں بارش ایک دم بند ہو گئی، یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آنحضرتؐ کا معجزہ اور آپؐ کی دعا کی قبولیت دکھائی تھی۔

۶۲۵ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگو! ایمان لے آئے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور جھوٹ بولنے کی ممانعت۔

عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَسَلَتْ أَمَّ سَلَمَةُ فَقَالَتْ أَتَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ شَبَابُ الْوَلَدِ ۖ

۱۰۲۵- حَقٌّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ دُهَبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَكْبِحًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ أَمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ۖ ۱۰۲۶- حَقٌّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يُخْطِبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَطَعَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَبَّكَ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا تَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى، فَتَنَظَّرَ السَّحَابَ يَعْصُهُ إِلَى بَعْضِ ثَمَّ مَطَرٌ وَسَأَلَتْ مَثَاعِبَ الْمَدِينَةِ قَمَا نَأْتِي إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تَقْلَمُ ثَمَّ قَامَ ذَلِكَ الْكَافِرُ الْوَجَلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ عَرَفْنَا قَدْ رَأَيْتَ يَخْبِسُهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثَمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوِّالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّدُ عَنِ الْمَدِينَةِ بَيْمِنَا وَشَمَالِئِهَا مَطَرٌ مَا حَوِّالَيْنَا وَلَا يَمُطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كُرَامَةً نَبِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ ۖ

۶۲۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ ۖ

۱۰۳۲۔ تکلیف پر صبر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلا شبہ وہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ملا صاحب دیتا ہے۔

۱۰۳۲۔ ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔ ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اُن سے ابو موسیٰ مکی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص بھی یا کوئی چیز بھی تکلیف کو برداشت کرنے والی۔ جو اسے کسی چیز کو مٹ کر ہوئی ہو۔ اللہ سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ لوگ اس کی طرف لڑکے کی نسبت کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں نجات کرتا ہے۔ بلکہ انہیں روزی بھی دیتا ہے۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے شقیق سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تفہیم کی۔ جیسا کہ آپ اور دوسری چیزیں (صحابہ کو) تفہیم کیا کرتے تھے۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کہا کہ بخدا اس تفہیم سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ یہ بات میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہوں گا۔ چنانچہ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے کہی۔ آنحضرت پر اس کی بات بڑی فانی گذری۔ اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ غصہ ہو گئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں نے آنحضرت کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ مومن علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ ۶۲۸۔ جس نے دودھ دیکھی پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعشٰی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے بیان کیا۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز بتائی۔ اور اس کی اجازت دی۔ لیکن کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے رہے۔ جب آنحضرت اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے خطبہ دیا۔ اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں۔ جو میں کوئی نہ ہوں۔ واللہ میں اللہ کو

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْلَىٰ سَكَنِيَّ عَصَبًا عَلَىٰ إِذَا سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَوْ أَنَّ اللَّهَ لَيَعَا فِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَسْمِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضُ مَا كَانَ يُقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ إِنَّمَا لِقِسْمَةٍ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا أَنَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَمَارَدَتْهُ فَشَقَىٰ ذَالِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّىٰ وَرَدَتْ أَيْ لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَوْدَىٰ مُؤْمِنِي بِأَكْثَرٍ مِّنْ ذَلِكَ فَصَبْرٌ

بَابُ ۶۲۸ مَن لَّمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسَرِّقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّلَ عَنْهُ فَوَيْحٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلَبَ فَحَمَدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَضَعُ

فَوَاللَّهِ اِنِّي لَا اَعْلَمُهُمْ بِاَللّٰهِ وَاشَدَّهُمْ لِهَ خَشْيَةً
 ۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ
 اَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَدَّ
 حَبَاءً مِّنَ الْعَدَاوَةِ فِي خَدِّ رَاحِهَا فَاِذَا رَأَى
 شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ
 بَاب ۲۹ مَن كَفَرَ اَحَاةً تَارِيَةً
 فَهُوَ كَمَا قَالَ

۱۰۳۶۔ احَدٌ ثَنَا مَعْمَرٌ وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا عَمَّانُ بْنُ اَبِي عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَاخِيهِ يَا كَافِرُ
 فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدُهُمَا وَقَالَ عُمَرُو بْنُ عَمَّارٍ
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ اَبَا
 سَلَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۱۰۳۷۔ احَدٌ ثَنَا اسماعيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْ مَالِكُ
 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِيَمَانَةُ جُلَّ قَالَ لَاخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاوَاهُ اَحَدُهُمَا
 ۱۰۳۸۔ احَدٌ ثَنَا مَوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَكْبُوْبُ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ
 بْنِ الصَّخَالِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَن حَلَفَ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاِذَا فَهُوَ كَمَا
 قَالَ وَمَن قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدِيَ بِهِ فِي تَارِ
 حَتُّهُمْ وَلَعَنَ الْمُؤْمِنُونَ كَقَتْلِهِ وَمَن رَأَى مُؤْمِنًا
 يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

بَاب ۳۰ مَن لُمِيَ اِلْفَادَةً قَالَ

ان سے زیادہ پہچانتا ہوں اور اللہ کیلئے میرے دل میں ان سے زیادہ خوف و خشیت ہے
 ۱۰۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں
 شعبہ نے خبر دی۔ انہیں قتادہ نے اور ان سے عبد اللہ نے سنا۔ ابی عتبہ
 انس رضی اللہ عنہ کے مولا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے
 جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند نہ ہوتی تو ہم ناگواری کے
 اثرات آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

۱۰۳۶۔ جس نے اپنے کسی بھائی کو ملاتا دیکھ کر کہا تو وہ خود ہلایا
 ہے جیسا کہ سنے کہا۔

۱۰۳۷۔ محمد اور احمد بن سعید نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے
 عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی۔ انہیں علی بن مبارک نے خبر دی انہیں
 یحییٰ بن کثیر نے انہیں ابوسعید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو
 کہتا ہے کہ کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی پر ذہر حال لاگو ہوتا ہے
 اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن یزید نے انہوں نے ابوسعید
 سے سنا۔ اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اسے
 کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک پر لاگو ہوتا ہے۔

۱۰۳۹۔ ہم سے مویٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے دہیب نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قتادہ نے حدیث بیان کی
 ان سے ثابت بن ضحاک نے اور ان سے یحییٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
 اسلام کے سوا کسی اور مذہب کیلئے رجوعی قسم کھائی تو وہ دہسا ہی ہے جس کی اس
 نے قسم کھائی ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے خود کشی کر لی۔ تو اسے جہنم میں مذاب دیا
 جائے گا۔ اور یومس پر لعنت بھیجا۔ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے
 کسی یومس پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

۱۰۴۰۔ جو ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتے جس نے یہ دیکھی مسلمان

اگر کافر کہتا تاویل کے ساتھ یا الاسلمی میں کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب
رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا، اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں
شریک ہونے والے کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا۔ اور اس کے
باوجود فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذَلِكَ مَثَلًا ذَلِيلًا - وَقَالَ عُمَرُ لِحَالِبٍ
إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ الْكَلْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَبِلَ
إِلَّهُمَّ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ عَفَرْتُ
لَكُمْ

۱۰۳۹۔ حَتَّى ثَنَّا مُحَمَّدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ
أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ
الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ
رَجُلٌ فُصِّلَ صَلَاةُ خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ
إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا سَوْءَ اللَّهُ أَنَا قَوْمٌ رَعُلُ
بِأَيُّ بَيْتٍ وَكُنْتُ بَيْنَ وَاحِدِنَا وَإِنْ مُعَاذًا صَلَّى
بِالنَّاسِ رَحَةً فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَرَعِمَ
أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِيَنَا أَقْرَأَ الشَّمْسِ
وَصُحْحَهَا وَسَمِ اسْمُ رِيَاكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا

۱۰۴۰۔ حَتَّى ثَنَّا مُحَمَّدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخْبَرَ نَابِغَةَ
أَخْبَرَ نَابِغَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ
بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ
لِيُصَلِّ بِهِ تَعَالَى أَقَامَ لَكَ فَلْيَبْصُرِي

۱۰۴۱۔ حَتَّى ثَنَّا: فَتَيَبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ
الْكَلْبِيَّ فِي مَكَّةَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَيْبِهِ فَنَادَا
هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۰۳۹۔ ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی انہیں بزرگ نے خبر دی
انہیں سلیم نے خبر دی۔ ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آتے۔ اور انہیں نماز پڑھتے
انہوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے
الگ ہو گئے۔ اور الکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق معاذ رضی اللہ عنہ کو معلوم
ہوا۔ تو فرمایا کہ وہ منافق ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات جب ان صاحب کو
معلوم ہوئی۔ تو وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول
اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اذیتوں سے خود بانی لاتے ہیں۔
معاذ رضی اللہ عنہ نے کل رات میں نماز پڑھا۔ اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر
دی۔ اس لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں
آنحضرت نے فرمایا۔ اے معاذ کہیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو زمین منزیہ آپ
نے یہ ارشاد فرمایا جب امام ہو تو، سورہ بقرہ، الشمس، وضو، اور سراج امام
ریک الاصلے جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۱۰۴۰۔ محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابوالمغیرہ نے خبر دی
ان سے اوزاعی نے بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حمید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس نے قسم کھائی۔ اور قسم لات وعزئی کی کھائی
تو اے اللہ الا اللہ کہنا چاہیے اور جس نے اپنے ساتھی نے کہا کہ آؤ جو اکیس
تو اے مدد دینا چاہیے۔

۱۰۴۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان
سے نافع نے۔ ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس پہنچے۔ جو چند سواروں کے ساتھ تھے۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنے
والد کی قسم کھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر

مَوْلَى الْمُتَّبِعَاتِ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّي أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَلْبَةِ فَقَالَ: عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْتُ وَكَأَنَّهَا وَفِيقَا صَهَا ثُمَّ اسْتَنْقَبْتُ بِهَا فَإِنْ جَاءَ بِهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْعَلَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لَخَيْلِكَ أَوْ لِلَّذِي تُبِ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ فَخَصِبْ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَتْ وَجَنَّتَاهُ إِذَا حُمِرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَكَا مَعَهَا رَحْلاً أَوْ هَا وَسَفَا وَهَاتِي لِي قَاهَا بَهَا: وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَزَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَائِبِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيرَةً مَخْصُفَةً أَوْ حَبِيرَةً فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لِيَكَلِمَهُ فَحَضَرُوا وَابْتِغَاءً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَتَوَفَّعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَبَلُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُعْصَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالُوا بِأَكْ صَنِيعَكُمْ حَتَّى كَلَمْتُمْ عَنْهُ سَيَلْتُمْ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بَيْتِكُمْ تَكَلَّمُوا فَإِنْ غَيَّرَ صَلَاةَ الْمُزْمَرِيِّ بَيْنَهُمُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَا تُؤْتَى

بِالْأُحْذَرِ مِنَ الْعَصَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشِ وَإِذَا مَا غَضِبُوا لَهُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْإِنْفِ

انہیں زید بن خالد جہنی نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقد راست میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھا لیا ہو، کے متعلق پوچھ تو آنحضرت نے فرمایا: سال بھر تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اسے باندھنے کی رسی اور جس میں وہ چیز رکھی ہو۔ اس کا اعلان کرو۔ پھر اسے اپنے اوپر خرچ کر لو لیکن اگر اس کے بعد اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔ پوچھا یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔ کیونکہ وہ یا تنہا بے بھائی کی یا پھر پیٹھ پیٹنے کی۔ پوچھا یا رسول اللہ! اور گم شدہ اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ناراض ہوئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور چہرہ بھی آپ کا سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض۔ اس کے ساتھ اس کے پاؤں ہیں۔ اور اس کا پانی ہے۔ بالآخر وہ... خود اپنے مالک کو پالے گا۔ اور مکی نے بیان کیا اس سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ح۔ حجہ سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ حجہ سے کہا کہ حجہ سے عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ سالم بن النضر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھجور کی شانوں یا چٹائی سے چھوٹے سے حجر کی طرح بنالیا تھا پھر آپ نکلے اور اس میں نماز پڑھی بہت سے لوگ بھی وہیں آ گئے۔ اور انہوں نے آپ کی اقتدار میں نماز پڑھی۔ پھر سب لوگ ایک رات آئے اور بٹھہرے رہے۔ لیکن آپ گھری میں رہے۔ اور باہر ان کے پاس نہیں تشریف لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کھکیاں پھینکیں تو آنحضرت غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارا مسلسل یہ طرز عمل کہ نفل نماز تم میری اقتدار میں اتنے ذوق شوق سے پڑھتے ہو، دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لئے تم نماز اپنے گھروں میں پڑھا کر دو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے۔ جو گھر میں پڑھی جائے۔

۶۳۲۔ غصہ سے پرہیز، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے، اور

جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ اور جب وہ غصہ میں ہوتے ہیں۔ تیر معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو خرچ کرتے ہیں۔ خوش حالی اور تنگ حالی میں۔ اور غصہ کو پی جانے والا اور گول

کو معاف کرنے والے اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو اپنے قابل کو بچھا کر دیا کرے، بلکہ طاقت درود ہے جو غفہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

۱۰۳۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے... ان سے اعمش نے۔ ان سے عدی بن ثابت نے۔ ان سے سلیمان بن مرثد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ دو آدمیوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا۔ ہم بھی آنحضرت کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غفہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غم دور ہو جائے۔ اگر یہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، لاندہ درگاہ شیطان سے، کہہ لے، اصحاب نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں حضور اکرم کیا فرمائیے ہیں۔ اس نے کہا کہ دیوانہ نہیں ہوں۔

۱۰۳۸۔ محمد بن یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو بکر نے خبر دی۔ آپ ابن عباس میں۔ انہیں ابو حصین نے، انہیں ابوالصلح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ ہو کر دو۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور آنحضرت نے فرمایا کہ غفہ نہ ہو کر دو۔

۶۳۳۔ حیار

۱۰۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے ان سے ابوالسواء عدوی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیار سے ہمیشہ بھلائی ملتی ہے۔ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیار سے فقا حاصل ہوتا ہے حیار سے سکینت حاصل ہوتی ہے عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

۱۰۵۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن

عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۝

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَةَ قَالَ: أَسْنَبَ سَلْجَانٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ لَجُلُوسٍ وَاحِدَهُمَا يَسْتَبْ صِلَاحَةً مُغَضَّبًا قَدْ أَحْمَرَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً تَوْفَا لَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ تَوْفَا لَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: لَا تَسْمَعْهَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ ۝

۱۰۳۸۔ يُحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّ صَنِئًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَرْدًا مَرْدًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ ۝

بَابُ الْحَيَاءِ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بَشِيرٌ لَيْسَ كَعَبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْكَلِمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ قَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ أَحَدَ نَبِيِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَقَّقْتُ شَيْءًا عَنْ صَاحِبِكَ ۝

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ابو سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی۔
 ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر جیسا کہ دجہ سے ناراض ہو رہا تھا
 اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو۔ گو یادہ کہہ رہا تھا کہ تم اس کی وجہ سے اپنا
 نقصان کر لیتے ہو۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کرہا یا ایمان میں ہے
 ۱۰۵۱- ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں
 قتادہ نے، انہیں انس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ قتادہ نے، ابو عبداللہ مصنف
 رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ ہے۔ میں نے ابو سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے
 والی کنزاری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

۴۲۳۔ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

۱۰۵۲- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہیر نے حدیث بیان کی
 ان سے منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے ربیع بن خراش نے ان سے ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابتداء سے تمام
 اعیان کا جس بات پر اتفاق رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب حیار نہ ہو تو جو چاہو کرو۔
 ۴۳۵- دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے سختی بات سے حیار
 نہ کی جائے۔

۱۰۵۳- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے امک نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زہیر
 بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئیں
 اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے حیار نہیں کرتا۔ کیا عورت کو حیا
 احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے! آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اگر عورت پانی
 دیکھے۔

۱۰۵۴- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
 ان سے عمار بن قنار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس
 مہربن درخت کی ہے۔ جسکے پتے نہیں جھڑتے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ فلاں درخت
 ہے۔ یہ فلاں درخت ہے۔ میرے دل میں آیا کہ کہل مکہ کے مہربن درخت ہے

بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ جَائِعٌ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ
 إِنَّكَ لَتَسْقِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَصْرَبْتُكَ فَقَالَ يُؤْمَلُ
 لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَانَ الْحَيَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ ۖ
 ۱۰۵۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُدَّادِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى النَّبِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِيَّاهُ اسْمُهُ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ أَبِي عُثْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ
 الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ۖ

باب ۴۳۳ اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
 حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَاكَ النَّاسَ
 مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى اِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ
 بَابُ ۴۳۵ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ
 لِلتَّحْقُّقِ فِي السَّيِّئِ ۖ

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَيْثِ بْنِ أَبِي
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ
 أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى
 الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اخْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا
 آذَتْ الْمَلَكُوتَ ۖ

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ دَنَاءَةَ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ حُضِرَ لَهَا
 لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاثُّ. فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ بَيْتُ
 كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَأَمَّا زَيْدٌ أَنْ يَقُولَ هِيَ الْخَلَّةُ وَنَاظِلَةٌ

شَابَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ التَّحْلَةُ وَعَنْ
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَنَادَى
فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ كَوْنْتُ قُلْتُهَا
لَكَ أَنْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا:

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ
ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَشَارَ رَجُلٍ إِلَى اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ
جَاءَتْ مَرْأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ
جَاحِبَةٌ فِي؟ فَقَالَتْ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاتُهَا
فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا:

باب ۳۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْبُرُوا أَرْكَانَ حُبِّ التَّخَفُّفِ وَالْيُسْرَى النَّاسِ:

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تَعْصِرَا
بَشِيرًا وَلَا تَنْفِرَا وَتَهَاجَرَا. قَالَ أَبُو مَوْسَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي بَارِضٌ يُصَنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ
يُقَالُ لَهُ الْبَيْتُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ
الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلْ مُسْكِرًا حَرَامًا:

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا
تَعْصِرُوا وَاسْكُنُوا وَلَا تَنْفِرُوا:

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

دجس کی مثال مومن سے دی گئی ہے، لیکن چونکہ میں نوجوان تھا اس لئے
حیا دار کی دیکھتے ہوئے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے اور شعبہ
روایت ہے۔ ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے
حفص بن عاصم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔ اور یہ اعلان
کیا ہے۔ کہ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم
نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے فلاں اور فلاں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

۱۰۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی۔
انہوں نے ثابت سے سنا۔ اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے
بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے پیش کیا۔ اور عرض کی کہ آنحضرت کو میری ضرورت
ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں۔ وہ کتنی بے حیا تھی۔ انس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تم سے اچھی تھیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کیلئے
پیش کیا۔

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آسانی کرو حضور اکرم
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند کرنے تھے۔

۱۰۵۶۔ جو سے اسحاق نے حدیث بیان کی۔ ان سے نصر نے حدیث بیان کی
انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی بردہ نے۔ انہیں ان کے والد نے
اور ان سے ان کے دادا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احمیں والی موٹی لشکر رضی اللہ عنہ، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو زمین بھجا
توان سے فرمایا کہ رگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا، تنگی میں نہ ڈالنا۔ انہیں شجری
سنانا۔ برگشتہ نہ کرنا اور تم دونوں آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ
عنه نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد
سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور اسے بیع، کہا جاتا ہے۔ اور جو شراب بنائی
جاتی ہے۔ اور اسے سمرزد کہا جاتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر شہ آدھ چیز حرام ہے

۱۰۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابو التیاح نے بیان کیا۔ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
سنا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسانی پیدا کرو۔ تنگی نہ پیدا کرو۔ لوگوں
کو مطمئن رکھو، انہیں برگشتہ نہ کرو۔

۱۰۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے ابن

شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آنحضرتؐ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔ اور حضورؐ کو اپنے ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حرک کو توڑتا تو اللہ کیلئے آنحضرتؐ اس سے انتقام لیتے۔

۱۰۵۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسد بن قیس نے بیان کیا کہ ابو ابراہیم ہم ایک نہر کے کنارے تھے۔ جو خشک پڑی تھی۔ پھر ابو رزہ۔ اسلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا۔ تو آپؐ نے نماز توڑ دی۔ اور اس کا پیچھا کیا۔ آخر اس کے قریب پہنچے۔ اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آکر نماز فضا کی جمائے ساتھ ایک شخص تھا۔ جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اس بڑے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کے لئے نماز توڑ دی۔ ابو رزہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا کسی نے مجھ سے ایسی نالوں کلمات نہیں کہی۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ میرا گھر دور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور آپؐ نے بیان کیا کہ آپؐ آنحضرتؐ کی محبت میں رہے تھے۔ اور آپؐ نے آنحضرتؐ کو آسان چیزوں کو اختیار کرنے دیکھا تھا۔

۱۰۶۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں نہی نے۔ ج۔ اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن خباب نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتقہ نے خبر دی۔ اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ تو اس طرف بڑھے۔ کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے۔ اس جگہ پر پانی کے ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

۱۰۶۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ۱۰۶۲۔ لوگوں کے ساتھ فراخی سے پیش آنا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ لیکن اس کی وجہ سے اپنے دین کا نقصان نہ ہونے دو۔ اور اہل و عیال کے ساتھ ہنس مذاق

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتِ مَا خَيْرٌ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ بَيْنَ قَطْلٍ أَوْ اخْتِارِ لَيْسَ هُمَا مَالٌ يَكُنْ لَنَا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا أَنْتُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ :-

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا خَمْدَانُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَالِي نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَبَاءَ أَبُو بَرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَارِسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَارِسَهُ فَإِذَا لَطَفَتْ الْفَارِسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَتَتْ كَهَا فَأَخَذَ هَامِشَةً جَاءَ فَخَضَى صَلَاتَهُ وَفِيئًا جَلَّ لَهُ رَأْيِي فَأَقْبَلَ يَقُولُ: أَنْظِرُوا لِي هَذَا الشَّيْءَ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَارِسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عِنْفِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ مَهْلًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكَتُ كَمَا تَأْتِي أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرْتُ مَحَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَى مِنْ تَسْبِيحِهِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاءَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاهْرُقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مَبْتَرِينَ وَمَنْ تَبِعُوا مَبْتَرِينَ :-

باب ۲۵۷ الْإِسْلَامُ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِ النَّاسَ وَدِينُكَ لَا تَكْلِمْتَهُ وَدَعَا بَرَةً مَعَ الْأَهْلِ :- ۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا لَطِيفًا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرًا يَا أَعْمِيرُ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ؟

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ الْعَبَّاءَ بِالنَّبَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاجِبٌ يَلْعَبُنَّ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعُنَّ مِنْهُ فَيَسْرِبُ هَذَا إِلَى فَيْلَعُنَّ مَعِيَ؟

بَابُ ۶۳۸ الدَّاءُ مَعَ النَّاسِ وَبَيِّنَاتُ كَوْنِ أَبِي الدَّاءِ دَاوُدَ إِنَّا لَنَكْشُرُ فِي وَجْهِهِ قَرِ قَرَامٍ فَإِنْ مَسُّوْهُ نَالَتْ لَعْنُهُ

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الثَّوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: اخْدُتُوا لَهُ فَبُكْسَ ابْنُ الْعِشِيرَةِ أَوْ بُكْسَ أَخُو الْعِشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنْ لَهَ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلْتْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ دَعَاهُ النَّاسُ اتِّقَاءً فَحُشِبَ؟

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا يُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَفَسَّهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمُخْرَمَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: حَبَاءُ دُ

ابو التیاح نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی سے دڑا کا، فرماتے دیا، نا تمیز، ناقص، النقیض، بلبل نے کیا کیا۔

۱۰۶۲- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، میری بہت سی سبیلیاں تھیں، جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، جب آنحضرت تشریف لائے تو وہ چھپ جاتیں، پھر آنحضرت انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۶۳۸- لوگوں کے ساتھ نرم خوئی اختیار کرنا، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جنکے سامنے ہم ہنستے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۶۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے اندھا بنا دیتا ہوں، یہ شخص راہن العشیرہ یا اخوة العشیرہ کے الفاظ فرمائے، راہی کو شک تھا، جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، آنحضرت نے فرمایا، عائشہ، اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے، جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۱۰۶۴- ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، انہیں ابن علی نے خبر دی، انہیں ایوب نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں دیا کی چند قبائیں آئیں، ان میں سونے کے ٹن لگے ہوئے تھے، آنحضرت نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک خمرہ رضی اللہ عنہ کے لیے باقی رکھی، جب خمرہ رضی اللہ عنہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے آپ کیلئے چھپا رکھی تھی، ایوب نے اپنے کپڑے کے اشارے

هَذَا الْكَ: قَالَ الْيُؤُبُ بِشَوْبِهِ أَتَى يَرْبِيهِ
أَيَا هُوَ وَكَانَ فِي خَلْقِهِ مَكْنَى هُوَ وَأَلَا حَمْدًا دِينِي يَرْبِي
عَنْ الْيُؤُبُ: وَقَالَ حَارِثُ بْنُ دَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ
عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ قَدْ مَاتَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْنِيَةً :

باب ۳۶ لَا يَلِدُ غُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ
مَوْتَيْنِ. وَقَالَ مُعَاوِيَةُ الْأَحْمَرِيُّ حَدَّثَنَا
۱۰۶۵. حَدَّثَنَا أَقْنِيَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ: لَا يَلِدُ غُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحَرٍ وَاحِدٍ مَوْتَيْنِ :

باب ۳۷ حَقُّ الصَّيْفِ
۱۰۶۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
مَرْوَحُ بْنُ عَمْبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ
قُمْ وَكَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنْ لَجَسْتَ لَكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لَعِنْتَ لَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزُومًا عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنْ لَزُومًا عَلَيْكَ حَقًّا وَأَنْتَ عَلَى أَنْ يَهْلُلَ
بِكَ عُمَرُ وَإِنْ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا
فَكَالِكَ الدَّهْرُ مِثْلَهُ. قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ
عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ
فَشَدَّدْتُ عَلَيَّ قُلْتُ أَهْلِيئُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ
صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ وَادَّ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ
وَأَدَّ قَالَ يَصِفُ الدَّهِمُ :

سے یہ کیفیت بتائی کہ کس طرح آنحضرت نے خمر رضی اللہ عنہ کو وہ کپڑا دکھایا تھا
خمر رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی اس کی روایت حماد بن زید نے بھی ابوب
کے واسطے سے کی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا۔ ان سے ابوب نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن خمرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں آئیں۔

۴۳۹۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔ اور

معاویہ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے خبر ہو۔

۱۰۶۵۔ ہم سے فقیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے ان سے زہری نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ
سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا۔

۴۴۰۔ جہان کا حق

۱۰۶۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح بن عباد
نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن
ابی بکر نے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور فرمایا، کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے۔ کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو۔ اور دن
میں روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی صحیح ہے۔ آنحضرت نے فرمایا پھر ایسا
نہ کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی۔ روزے بھی رکھو۔ اور بار روزے بھی نہ ہو
کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تم
سے طاقت کا لئے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر
حق ہے۔ شاید تمہاری عمر لمبی ہو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینہ میں تین روزے
رکھو۔ کیونکہ تمہاری عمر کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح پوری زندگی کیلئے کافی ہوگا۔
آپ نے بیان کیا کہ میں نے سختی چاہی۔ تو آپ نے اس کے مطابق کرویا۔ میں نے
عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہر مہینہ
تین روزے رکھا کرو۔ بیان کیا کہ میں نے مزید سختی چاہی۔ ادا آپ نے ایسا ہی کر
دیا۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی زندگی کا روزہ۔

۶۴۱۔ مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا
ارضا و ابراہیم کے مہمان جن کی عزت کی گنجی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے
خبر دی۔ انہیں سعید بن ابی سعید مقبری نے اور انہیں ابو شریح کعبی رضی اللہ
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن
پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیے۔ اس کی خاطر تو اضع
ایک دن اور رات کی ہے۔ اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اس کے بعد جو
ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے
دن بٹھرائے کہ اسے تکلیف ہو۔

۱۰۶۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ اور یہ اضافہ کیا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے
اچھی بات کہنی چاہیے۔ در نہ خاموش رہنا چاہیے۔

۱۰۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے اسی طرح
حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جہد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حصین نے ان سے ابوصالح نے اور ان کو ہر وہ رضی اللہ
عنه نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا
ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے پیڑوس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے جو شخص اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے در نہ خاموش رہے۔

۱۰۷۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔
ان سے یزید بن جبیب نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنه
نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں (غرضے وغیرہ کیلئے) بھیجئے
ہیں۔ اور راستے میں ہم بعض جمیلوں کے یہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے میزبان
نہیں کرتے۔ آنحضرت کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آنحضرت نے اس پر ہم سے فرمایا کہ
جب تم کسی قوم کے یہاں پڑاؤ کرو۔ اور وہ تمہارے وہ کہیں جو جہان کے مہمان
ہے۔ تو اسے قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے جہان کا وہ حق وصول
کر دو جو ان پر ضروری ہے۔

۱۰۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انہیں معمر بن خردی۔ انہیں زہری نے۔ انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں

باب ۲۳۱ الزام الضیف وحق مہتم
ایا ینفسہ: وقوله: ضیف ابراہیم اللہ
۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، فَإِذَا جَزَتْهُ يَوْمَ ذِكْرِهِ
الضَّيْفَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عَنْهَا لَا حَتَّى يُخْرِجَهُ :-
۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
مِثْلَهُ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُومٍ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ
خَيْرًا أَوْ لِيَضْمَتْ :-

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقِيقَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَبْعُنَا فَتُزَلُّ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْقَرُونَ نَا مَا تَرَى فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ
بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا الْكُفْرَ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبِلُوا
فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ
الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ :-

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے جہان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ صابر رہے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

۴۴۲۔ جہان کیلئے کھانا تیار کرنا اور تکلیف کرنا۔

۱۰۷۴۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو العیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عون بن ابی حنیفہ نے دوران سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو دردرا رضی اللہ عنہما میں بھائی چارگی کرانی تھی۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ تو ام ابو دردرا رضی اللہ عنہا کو بڑی غصہ حالت میں دیکھا۔ ابو دردرا چھا، آپ کا حال کیا ہے؟ وہ بولیں۔ تنہا ہے بھائی ابو دردرا کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ پھر ابو دردرا رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کھائیے، میں روزے سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک آپ بھی نہ کھائیں۔ چنانچہ ابو دردرا رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا رات ہوئی تو ابو دردرا رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کی تیاری کرنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوجا لیے۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو فرمایا کہ اب اٹھیے بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس سائے حق داروں کو ان کے حقوق دینے چاہئیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو حنیفہ دہب السوانی کو دہب الحیر بھی کہتے ہیں۔

۴۴۳۔ جہان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار ناپسندیدہ ہے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید الجریری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عثمان نے ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی میزبانی کی۔ اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جہانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ نبی کریم

سَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَبِيعْ رَحْمَةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا وَلْيَكْمُمْ بِأَسْبَابِ صَنِيعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ ۚ

۱۰۷۶۔ حَسْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْشِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ فَتَوَارَسَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ دَاوَى لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَبَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَا أَدْرِي قَالَ مَا أَبَا بَكْرٍ حَتَّى تَأْكُلْ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ قُمْ فَلَمَّا كَانَ الْخَرُّ اللَّيْلُ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنْ لَوْ بَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَكَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو حَنِيفَةَ ذَهَبَ السَّوَادُ فِي يَتَقَالُ وَهَبَ الْخَيْرُ ۚ

۴۴۳۔ مَا يُكْرِهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجُوعِ عِنْدَ الضَّيْفِ ۚ

۱۰۷۷۔ حَسْبُ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عثمان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ هَذَا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ دُونَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا میرے آنے سے پہلے ہی انہیں کھانا کھلا دینا چاہئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! حاضر مہمانوں کے پاس لائے اور کھانا تناول فرمائیے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں! انہوں نے عرض کی کہ آپ حضرات کھانا تناول فرمائیے۔ مہمانوں نے کہا کہ جب تک ہمارے میزبان نہ آجائیں۔ ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہماری درخواست قبول کر لیجئے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے۔ تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا۔ انہوں نے اس پر بھی انکار کیا۔ میں جانتا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ان سے بچنے لگا۔ انہوں نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا۔ گھر والوں نے انہیں بتایا تو آپ نے پکارا عبدالرحمن! خاموش رہا میں۔ پھر انہوں نے پکارا۔ عبدالرحمن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر آپ نے کہا۔ نالائق! میں نے تمہارے متعلق قسم کھالی ہے۔ کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو آجاؤ۔ میں باہر نکلا۔ اور عرض کی کہ آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے بھی کہا۔ کہ عبدالرحمن سچ کہہ رہے ہیں۔ کھانے ہمارے پاس لائے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انکار کیا۔ (اور اس کی وجہ سے زحمت اٹھائی) بخدا میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ بخدا جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی تمہیں نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں میں نے کوئی رات نہیں دیکھی۔ افسوس! آپ حضرات ہماری ہنر بازی سے کیوں انکار کرتے ہیں! (عبدالرحمن! کھانا لاؤ۔ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پہلی حالت دکھانا دکھانے کی قسم، شیطان کی کرشمہ کاری تھی۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

۶۴۴۔ ہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس باب میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے۔ ان سے ابو عثمان نے کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ایک ہمان یا کسی ہمان لیکر لائے پھر آپ عشاء تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ جب وہ آئے تو میری

اضیافہ کا تھی منطلقاً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعُ مِنْ قَدْرِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَأَخْلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالُوا اجْعُمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبِّ مَنَزِلِنَا؟ قَالَ ااجْعُمُوا قَالُوا مَا نَحْنُ بِالْكِلْبِ حَتَّى يَجِيءَ رَبِّ مَنَزِلِنَا قَالَ أَتَبْنُو أَعْنَاقَكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَ لَمْ تَطْعَمُوا لَنُفْقِبَنَّ مِنْهُ قَالُوا، نَعْرِفُ أَتَهُ يَجِدُ عَلَيْنَا فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ شَمًّا قَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَلْتُ فَقَالَ يَا غُثْرًا أَفَسَمْتُمْ عَلَيْنَا إِنْ كُنْتُمْ تَسْمَعُونَ صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا صَدَقَ تَابَهُ نَابِهِ قَالَ فَإِنَّمَا أَتَطْرُقُ تَمْوُنِي وَ أَمْلُهُ لَا ااجْعَمُ السِّلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَ أَمْلُهُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعِمَهُ قَالَ لَمْ أَءِ فِي الشَّوْكَ السِّلَةَ وَ يَكْلَمُ مَا اسْتَمَلْتُمْ تَقْبَلُونَ عَنَّا قَرَأَكُمْ هَاتِ لِعَامَّةٍ فَجَاءَ هُوَ وَ وَصَمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بِأَسْمِ اللَّهِ الْأَوَّلِ لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَ أَكَلُوا

باب ۶۴۴ قول الضيف لصاحبه

لأكل حتى تأكل فيه حيث أرى جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَصِيفُ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ قَامِلَةً

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ
أَمْرِي اخْتَبَيْتُمْ عَنْ حَبِيبِكُمْ أَذْأُتِيَاكَ اللَّهُ لَكُمُ
كُلُّ مَا غَشِبْتُمْهُمْ فَقَالَ لَمْ يَخْشَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ
فَأَبَوْا أَوْ فَايَ تَحْضِبُ الْبُكَرُ قَسَبَ وَحَبَدَ ع
وَحَلَفَ لَا يَطْعُمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غَشْرُفُ تَخَلَّتْ
الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ
أَوْ أَلْضَيْفُ أَنْ لَا يَطْعُمَهُ أَوْ يَطْعُمُوهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ خَدَّ عَا
بِالطَّعَامِ نَا كُلِّ وَ أَكْلُوا أَلَا يَرْفَعُونَ لِقْمَةً إِلَّا دَبَّاهُمْ
أَسْفَلَهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ مَا
هَذَا فَقَالَتْ وَقُرَّةٌ عَيْنِي أَنَّهُمَا أَلَا أَنْ لَا كَثُرَ قَبْلَ أَنْ
تَأْكُلَ، فَأَكْلُوا وَبَعَثَ بَعَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَتَتْهُ أَكُلَ مِنْهَا ۝

۶۳۵. الْكَلَامُ الْكَبِيرُ وَبَيَّنَّ الْكَلَامَ وَالشَّوَالَ ۝

۱۰۷۵. حَتَّى تَنَالُوا سَلِيمًا مِنْ بَنِي حَرْبٍ حَتَّى تَنَالُوا
حَكْمًا وَهُوَ مِنْ نَائِبِي عَنْ نَجْدِي ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ مَسْلُومِي الْأَنْصَارِ عَنْ تَأْفِغِ
بْنِ حَكِيمٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ أَتَتْهَا حَتَاةٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَمَحْبِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ
أَتَيْتَاهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي التَّحْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ فَيْحَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ تَصِيَّةٌ
وَمَحْبِصَةُ إِنَّمَا مَسْعُودٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحْكُمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهَا
فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْبُرْ
قَالَ يَحْيَى لِيَبْلِي الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ
فَتَحْكُمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْأَلُونَ قَتِيلَكُمْ
أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا يَمَنُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

داندہ نے کہا کہ آج آپ نے اپنے جہان یا مہانوں کو کھانے سے روک رکھے۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے ان کے لئے کھانا نہیں بھیجا تھا؟ انہوں
نے کہا کہ ہم نے تو ان کے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے دھڑالوں کو برا بھلا کہا اور دھڑکا اٹھا کر کیا
اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں چھپ گیا تو آپ نے فرمایا: اے نالائق
ان کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے۔ تو وہ بھی
نہیں کھائیں گے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ٹیٹھانی کام تھا۔ پھر آپ
نے کھانا منگوایا اور خود بھی مہانوں کے ساتھ کھایا اس کھانے میں بیکرت ہوئی
یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانے میں اضافہ ہوتا جا تا تھا۔ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا کیفیت ہے۔ انہوں نے کہا۔
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اب یہ اس سے زیادہ دکھانا ہے۔ جب ہم نے کھانا
کھایا بھی نہیں تھا۔ پھر سب نے کھایا اور اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ آنحضرت بھی اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔
۴۳۵۔ بڑے کی عزت گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا اہتمام کرے۔

۱۰۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد نے حدیث
بیان کی۔ آپ ابن زید ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید نے۔ ان سے انصار کے مولا
بشیر بن یسار نے۔ ان سے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن سہل اور مجہد بن مسعود رضی اللہ عنہما خبر آئے اور
کعبہ کے باغ میں ایک دوسرے سے جلا ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
وہیں قتل کر دیے گئے۔ پھر عبد الرحمن بن سہل اور مسود کے صاحبزادے تولید ہوئے
مجہد رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے قول
ساتھی (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے متعلق گفتگو کی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع
کی۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ بڑے کو آگے کرو۔ نبی نے
(اس کا مقصد یہ) بیان کیا تا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے
ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی
کی میت کے حق دار اپنے میں سے پچاس آدمیوں تم کھلا کر کہتے ہو۔ انہوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا۔ (پھر اس کے منفق
قسم کیسے کھا سکتے ہیں) آنحضرت نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم کھلا
کر تم سے چھٹکارا پالیں گے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں

(اور جوڑے ہیں۔ ان کی قسم کا کیا عذر) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ان اونٹوں میں سے (جو) انھوں نے انہیں دیت میں دیے تھے، ایک اونٹنی میں نے بیکھی تھی۔ میں ان کے اونٹ باندھنے کی جگہ دربر گیا۔ تو اس نے مجھے لات ماری۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بچی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع مافع بن حدیج کے الفاظ بیان کیے اور ابن عیینہ نے بیان کیا ان سے بچی نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشیر نے اور ان سے تنہا سہل رضی اللہ عنہ نے ۛ

۱۰۷۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے بچی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس درخت کے باسے میں بتاؤ۔ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے چل دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کی کہ میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے فلاں اور فلاں سے بہتر ہوتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

۶۴۶۔ شعر جب طار حدیث خوانی کا جواز اور جو چیزیں اس میں مکروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، شاعروں کی اتباع بے راہ روگ کرتے ہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ وہ ہرادی میں جھکتے رہتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کہتے۔ سو ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور جنہوں نے عمل صالح کئے۔ اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا۔ اور جب ان پر ظلم کیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا ان کا انجام ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رقی کل

كَالْوَيْيَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْزَلُمْ نَزْلًا قَالَ فَتَبَيَّرَكُمْ يَهُودِيٌّ أَيْمَانُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ فَوَدَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ فَأَذَى بَلْتُ نَاقَةً مِنْ بَلْطِ الْأَبْلِ فَدَخَلْتُ مَرْبَدًا اللَّهُمَّ فَكَلِّمْهُنِي بِرَجُلٍ كَالنَّيْتِ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ ۱۷ قِمَ بَنُ نَحْدٍ يَحْيَى وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحَدَّثَ ۛ

۱۰۷۶۔ حَتَّ ثَنَا مَسَدُودٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتُ وَلَا تَقَعُ نَوْقٌ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْتَحَلَّةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَا هَذَا وَقَعُ فِي نَفْسِي الْتَحَلَّةُ قَالَ مَا مَتَعَكَ أَنْ تَقُولَ مَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَ مَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْكُ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمَا فَكَرِهْتُ ۛ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّعْرِ وَالنَّجْوَى وَالْحَدَاثِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهُ، وَقَوْلُهُ: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ نَرَاَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا هَلَمُّوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ كَلَّمُوا

واہم یسیرون کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغویں میں غلط فہمی کرتے ہیں۔

۱۰۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو بکر بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں مروان بن حکم نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے خبر دی، انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

۱۰۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے انہوں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی، اور آپ بگڑ پڑے، اس سے آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

اور تم صرف ایک انگلی ہو جو خون آلود ہو گئی ہو۔ اور جو کچھ تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی ہے۔

۱۰۷۹۔ ہم سے ابن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کے کلام میں سب سے بڑا کلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے، ہاں اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے، اور قریب تھا امیر بن صلت اسلام لے آتا۔

۱۰۸۰۔ ہم سے فقیر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی عیینہ اور ان سے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمبر گئے اور ہم نے لڑتے ہوئے بھی ٹھکرایا، مسلمانوں کے ایک ایک فرد نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اپنے کچھ بجز سناؤ۔ بیان کیا کہ عامر رضی اللہ عنہ

شاعر تھے۔ وہ لوگوں کو اپنی حدی سے سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

نہ ہم مدد دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ

پر فدا ہیں۔ ہم نے جو کچھ پہلے کیا اسے معاف

کر دے اور حب (دشمن سے) سامنا ہو تو

ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم پر سبکدوش نہ فرما۔

جب ہمیں جنگ کیلئے بلایا جاتا ہے تو ہم موجود

ہو جاتے ہیں۔ اور دشمن نے بھی پکار کر ہم پر حملہ کیا ہے۔

أَتَى مُثَلِّبٌ بَنِي قُلَيْبُونَ، قَالَ ابْنُ عَمْرٍو فِي كُلِّ لَوْثٍ وَهْمٌ

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسَدِ

شَوْرَدَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ النَّصْرِ حِكْمَةً

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ

الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَدَّيَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَغَضِبَ

فَدَمِيتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيتُ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَشَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ

قَالَهَا الشَّاعِرُ مَلِيحَةٌ لَيْسَ:

الْأَمْلُ غَيْرُ مَا خَلَا اللَّهُ بِالْأَمْلِ وَكَادَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسَلِّمُ

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرِ فَفَرَّقَنَا

لِيَلْأَقْتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ عَامِرَ بْنَ الْأَكْوَعِ، لَأَنْتُمْ هَاهُنَا

هُنَاهُكَ، قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَلَعًا أَنْزَلَ يَخْدُ الْقَوْمِ

يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا هُتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا لَكَ مَا أَتَقَفِينَا

وَكَيْتُ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْتَنَا

وَالْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صِمْ بِنَا أَتَيْتَنَا

وَبِالصِّيَا حَ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّائِلُ؟ قَالُوا هَازِبُ بْنُ الْأَكْثَمِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ وَجَبَتْ يَا بَنِي الْأُمَيَّةَ كَذَا مَثْنَيْنَا بِهِمْ قَالَ فَأَيُّنَا خَيْرٌ فَعَلِمُوا نَاهَهُمْ حَتَّى أَصَابَتْهُمْ حُمَةُ شَدِيدَةٌ فَأَمْرًا أَنْ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَصْبَى النَّاسُ لِيَوْمِ الْيَوْمِ التَّيِّبِ قُبِعَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدٌ وَانْتَرَاكَ حَذِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ السَّيِّئَاتُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقُّوْنَ؟ قَالُوا عَلَى الْخَمْرِ قَالَ عَلَى أَيْ خَمْرٍ قَالُوا عَلَى الْخَمْرِ حُمُرِ الشَّيْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَ قَوْمًا وَأَكْثَرُ قَوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَهْمُ رِيْقَهَا وَغَسْلَهَا قَالَ أَيْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَتْ الْقَوْمُ كَانَ سَبْعُ عَامٍ وَفِيهِ تَقْصُرُ فَنَتَاوَل بِهِمْ يَهُودِيٌّ يَلِيزِي بِهِ وَيَرْجِعُ وَمَا بَابُ سَبْعِهِ قَامَابُ رُكْبَةٍ عَامٍ قَامَاتٍ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ خَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاجِبًا فَقَالَ بَلَى؛ مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ دِي الْكَأْبِ أَيْ دَائِي زَعَمُوا أَنْ عَامِرًا جِطَّ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَ: قُلْتُ قَالَهُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَاسْتَبِيْتُ ابْنَ الْحَضِرِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَكَ لَأَمْجَرٌ بَيْنَ وَجْهِهِ بَيْنَ إِنْطِاعِيهِ إِنْ شَأْنُكَ فَمَنْ عَرِيتُ نَشَأُ بِكَ مِثْلُهُ.

۱۰۸۱۔ اَخْبَانَا امْسِدْ وَحَكَ قَتْلًا عَمْرًا جِلَّ حَكْمَانَا اَبُو بَرْ عَنْ اَبِي قَلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّقَ فِي نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ اَمْرٌ سَلِيمٌ فَقَالَ: وَيَخْلُقُ يَا اَنْجَسَةُ رُوَيْتَ لِي سَمُوًّا قَابًا بِالسُّوَارِ بَرِّ قَالَ اَبُو قَلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمُ لَوْ تَكَلَّمْتُ بِكُمُ لَعَبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ اونٹوں کو کون نہکار رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ حاسون اکرج۔ آنحضرت نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔ ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی، یا رسول اللہ ان کی شہادت یقینی ہو گئی کاش ہم اسے لے سہیں زندہ رہنے دیتے۔ بیان کیا کہ ہمیں خیر تھے اولاس کا عاصرو کیا۔ دوران عاصرو میں ہم شدید فاقوں سے دوچار ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فتح عطا فرمائی جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اس کی شام کو لوگوں نے جگ جگ رگ روشن کی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا: یہ آگ کیسی ہے کسی کام کے لئے تم لوگوں نے روشن کی ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کیلئے آنحضرت نے دریافت فرمایا: کس چیز کے گوشت کیلئے؟ صحابہ نے عرض کی کہ بالترگوں کے گوشت کیلئے اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا: گوشت کو برتنوں سے الٹ دو۔ اور برتن زوڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ: یہ گوشت تو پھینک دیں، اور برتن زوڑنے کے بجائے، دھو لیں؟ آنحضرت نے فرمایا یوں ہی کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کر لی تھی تو عارضی اللہ عزہ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر در کیا۔ ان کی تلوار کی نوک پلٹ کر خود ان کے گھٹنے پر گئی۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو مجھے آنحضرت نے دیکھا کہ میرے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ دریافت فرمایا: کیا بات ہے! میں نے عرض کی: آنحضرت پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عمار کے اعمال اکاوت گئے۔ کیونکہ ان کی موت غزوہ ان کی تلوار کے زخم سے ہوئی، آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کی فلاں فلاں فلاں اور اسید بن حنفیہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے جھوٹ کہا۔ انہیں تو دوہرا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ٹاٹا کر اشارہ کیا۔ وہ دونوں سے جہاد کرنے والے تھے۔ کم کسی عربی نے جنگ میں ان جیسی جوانمردی دکھائی ہوگی۔

۱۰۸۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسامیس نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قلابہ نے دوران سے انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع پر، اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ اسلم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آنحضرت نے سواری مانگیے والے سے، فرمایا: افرس، بخشہ، بیشہ۔ زور زور سے تشبیہ ہے، کہ آہنگی اور نرمی سے لے چلو۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ آنحضرت نے ایسے کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں کوئی شخص استعمال کرے تو تم اس پر کلمہ چینی کر دو۔ یعنی آنحضرت کا یہ اشارہ کہ بیشہ

سَوَّلَ لَهَا بِالْفَوَارِ بِرْ .

باب ۶۳ . هَجَاءُ الْمُشْرِكِينَ .

۱۰۸۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ بَكْسِي ؟ قَالَ حَسَنٌ . لَأَسَلْتَكُمْ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الْفُجُورُ مِنَ الْبِرِّ مَعْنَى هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ : وَهَبْتُ أَسْبَغَ حَسَنًا مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا لَكِشْتُهُ فَاتَكَ كَانَ يَتَأَفَّفُ عَنْ سُؤْلِ .

۱۰۸۳ . حَدَّثَنَا أَصْبَغٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سَرَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قِصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ أَحْسَلْتُ لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَقُ يَعْنِي يَذْكُرُ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ :

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَسْتَلُودُ كِتَابَهُ إِذَا اشْتَقَى مَعْرُوفًا مِنَ الْفُجْرِ سَأَلَهُ أَرَأَيْتَ الْهُدَى بَعْدَ الْعُتَى فَعَلَوْنَا بِهِ مَوْفَاتٍ أَنْ مَا قَالَ وَاجْهٌ يَبْدُثُ يَجْعَلِي بِجَنْبِهِ عَنْ وَكَلْتِهِ إِذَا اسْتَفْلَتَ بِالسَّافِرِ مِنَ الْمَآجِرِ

تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ . وَقَالَ الرَّهْزِيُّ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَكَأَنَّ عَمْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۰۸۴ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الرَّهْزِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْحَابُ بَيْتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ

کو نرمی و آہستگی سے لے چلو۔

۶۳۷ . مشرکوں کی ہجو

۱۰۸۲ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ہشام بن عمرو نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے فرمایا کہ قریش کی جو میں، میرے نسب کا تم کیا کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے اس طرح نکال دوں گا۔ جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیتے ہیں۔ (اور ہشام بن عمرو سے روایت ہے۔ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں برا بھلا کہو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

۱۰۸۳ - ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عہدہ اللہ بن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے۔ انہیں بشیم بن ابی سنان نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان واقعات کے ضمن میں جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تھے۔ سنا کہ آنحضرت نے فرمایا تمہارے بھائی نے کوئی بُری بات نہیں کی، آپ کا اشارہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ انہوں نے کہلائے اشعار میں،

” ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اس وقت جب فجر کی روشنی پھوٹ پڑتی ہے۔ ہمیں انہوں نے

گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا چنانچہ ہمارے دل اس پر یقین،

رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے جو کچھ کہا وہ واقع ہو گا۔ وہ رات اس طرح گزرتے

ہیں۔ کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے۔ (یعنی جاگ کر) جبکہ کافروں کا

بالن کی خواہشیں اٹھاتے رہتی ہیں،

اس روایت کی متابعت عقیل نے زہری کے واسطے کی، اور زہری نے بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید اور اعرج اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۸۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے۔ اور ہم سے اسرئیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے۔ ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن

کے بھائی نے مجھے دودھ پلایا نہیں تھا۔ بلکہ ابو القیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انہیں اندرانے کی اجازت ہے۔ دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ نہاے ہاتھ گرد آلود ہوں عروہ نے بیان کیا کہ اسی درجے سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رخصت سے ان سب چیزوں کو حرام مجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۱۰۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حکم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن سیم نے۔ ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب سے دلیس کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ صفیر رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر معلوم دیکھ کھڑی ہیں۔ کیونکہ وہ حائضہ ہو گئیں تھیں۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا: عقری! ملتی، یہ قریش کی زبان ہے تم ہمیں روکو گی! پھر دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں فرمایا کہ پھر چلو۔

۱۰۹۰۔ یہ کہنا کہ ”لوگوں کا خیال ہے“ کے متعلق حدیث۔

۱۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن سلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، ان سے ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابوہریرہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی منہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر دیا ہے۔ میں نے سلام کیا تو آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ام ہانی! خوش آمدید جب آپ غسل کر چکے تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں آپ اس وقت ایک کھڑے ہیں جب مبارک کو لپٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فراغت ہو گئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بھائی رضی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، کا خیال ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے۔ جسے میں نے امان دے رکھی ہے۔ یعنی ظالم ہیرہ کو! آنحضرتؐ نے فرمایا ام ہانی! جسے تم نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ نثار چاشت کی تھی۔

الْقَيْسُ لَيْسَ هُوَ اَصْعَقِيْ وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَقِيْ
اَمْرًا اَبَى الْقَيْسُ فَكَتَلَ عَلَى سَرِّ سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ
هُوَ اَصْعَقِيْ وَ لَكِنْ اَمَّا صَعَقِيْ اَمْرًا كَتَا قَالَ: هَذَا فِى
لَهُ فَاِنَّكَ عَمْدُكَ تَرَبِّثُ عَيْنُكَ قَالَ عَزَّ وَجَّهٌ
فِيكَ اِلَّا كَاَنْتَ غَائِبَةً تَقُوْلُ حَرِّمْ مُؤَامِنَ الرِّضَاةِ
مَا يَحُرِّمُ مِنْ النَّسَبِ .

۱۰۸۹۔ حَتَّى تَنَا اَدَمَ حَتَّى تَنَا شَعْبَةَ حَتَّى تَنَا الْحَكَمَ
عَنْ اَبَوَاهِمْ عَنِ الْاَشْوَ د عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ: اَمَّا اِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَتَمَرَّ كَرَاى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ عِبَابِهَا كَتَبَتْ حَرِيَّةً
لَا تَهَا حَاصَتْ فَقَالَ: عَقْرُى خَلْفِي لَعْنَةُ قَوْمِيْ اِيْمَا
لِكَمَا يَسْتَأْذِنُ قَالَ اَكُنْتُ اَقْصَبْتُ يَوْمَ الْخَزِرِ بَغْنِ الْهَوَا
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَقْفِرِيْ اِذَا .

باب ۶ مَا جَاءَ فِى رَعْمَوْا

۱۰۹۰۔ حَتَّى تَنَا۔ عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ
عَنْ اَبِى النَّضْرِ مَوْلَا عُمَرَ بْنِ عَبِيدَةَ اَللّٰهُ اَنْ اَبَا مَرْثَةَ
مَوْلَا اُمِّ هَانِىْ بِنْتِ اَبِى طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِىْ
بِنْتِ اَبِى طَالِبٍ فَقُوْلُ زَهَبَ
اِلَى سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَجَدَ
نَهْ يَفْتِشُ مَوْ فَاَلَمَتْ اَبْنَهُ كَسَتْهُ فَكَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ
مَنْ هَذَا فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِىْ بِنْتُ اَبِى طَالِبٍ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِىْ كَلَّمَا فَوَعَمَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى
ثُمَّ اَنَّى رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِى كُؤُوبٍ وَاَحِبٍ
كَلَّمَا اِنْعَوَزَتْ قُلْتُ يَا سُوْلَ اَللّٰهِ
عَمَّا بِنْتُ اُمِّى اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا لَنْتَ اَجْرَتُهُ
قُلَانِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَقَالَ سُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَا جَرَّ تَا هُنَّ اَجْرَتِ يَا اُمَّ هَانِىْ
قَالَتْ اُمُّ هَانِىْ رَءُوْا ذَا لِكَ صَعَقِيْ .

”دیک، کہنے کے بارے میں حدیث

۱۰۹۱۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کیلئے ایک اونٹنی مانگنے لے جا رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو کر جاؤ انہوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ افسوس (دیک، دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

۱۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہٹانے جا رہا ہے۔ آپ نے اس سے کہا کہ تواس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ تو سوار ہو جا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت بنانی نے۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور ابوب نے ابوالغلابہ کے واسطہ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا نام انجشہ تھا۔ وہ حدی پڑھ رہے تھے جس کی وجہ سے سولہری تیز چلنے لگی ہوگی، آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس (دیک، اے انجشہ شیخ کے ساتھ آہستہ چلو۔

۱۰۹۴۔ ہم سے مولے بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے خالد بنہ ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس (دیک، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا، اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنا پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے۔ اگر وہ بات اس کے متعلق جانتا ہو اور اللہ اس کا نگران ہے۔ میں تو اللہ کے سامنے کسی کی صفائی یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔

۱۰۹۵۔ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے ان سے نہری نے۔ ان سے ابوسلمہ اور عثمان کا نے اور ان سے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ ذَلِكَ :

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوَيْسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ أَمَّا كَبُيُّهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : أَمَّا كَبُيُّهَا قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : أَمَّا كَبُيُّهَا : دَلِيلُكَ :

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُتَشَبِّبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ : أَمَّا كَبُيُّهَا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ : أَمَّا كَبُيُّهَا : دَلِيلُكَ فِي الثَّلَاثَةِ :

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَنَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ دَيْقَالٍ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُثُ وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَكَ أَنْجَشَةُ رَدَيْتَ كَرَالَتَهُ رَابِعًا :

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوَيْسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَهَبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَشَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دَلِيلُكَ قَطَعْتُكَ هَتَّقَ رَجُلًا ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَخَلَ الْحَالَةَ فَلَيْسَ أَحْسِبُ فَلَا تَأْكُلُ اللَّهُ حَسْبِيَّةً وَلَا أَمْرًا عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ :

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْشِمُهُ ذَاتَ يَوْمٍ قَتْلًا
 ذُو الْحَوْبِ عَرَفَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَفْعُولُ، قَالَ: وَذَلِكَ مَنْ يَعْبُدُ إِذَا لَمْ أَعْبُدْ
 فَقَالَ: عَمَّا أَشَدَّنِي فِي كَلَا حَوْبٍ عَتَقَهُ قَالَ لَا رَيْ
 لَهُ أَصْحَابًا يَتَحَقَّرُونَ أَحَدَهُمْ صَلَاتُكَ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَمَعِيَا
 مَعَ صَلَاتِهِمْ يَمُوتُ قَوْلٌ مِنَ النَّبِيِّ كَمَا رَوَى الشَّيْخُ
 مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى تَعْلِيمِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ
 لَمْ يَنْظُرْ إِلَى رَأْيِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ
 يَنْظُرْ إِلَى تَعْلِيمِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى
 فَذَلِكَ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَوَظُ
 وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ عَلَى حَبْنٍ مُرَّةٍ مِنَ
 النَّاسِ ابْتِغَاءً رَجُلًا أَحَدًا يَدْعِيهِ مِثْلُ
 مَشْدِي الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْمَضْعَةِ مَشْدِي مَرَّةً قَالَ
 أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لِمُعْتَمِدَةٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا شَهْدَةٍ أَتَى كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ
 حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلِ فَأَتَى بِهِ عَلَى الْقَتْلِ
 الشَّيْءُ نَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَنْ
 اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْسَى قَالَ حَسْبُ شَيْءٍ أَعْيَنَ شَهَابٍ
 عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنْتُ قَالَ وَفِيكَ قَالَ
 وَفَعَلْتُ عَلَى أَهْلِي فِي مَعَانٍ قَالَ أَعْتَقْتُ رَقَبَةً
 قَالَ مَا أَحَدٌ هَذَا قَالَ نَصَمْتُ شَهْرَيْنِ مَمْتَنًا بَعِيْنِ
 قَالَ لَا أَسْأَلُكَ قَالَ: مَا طَعَمْتُ سِتِّينَ
 مَسْكِينًا، قَالَ مَا أَحَدٌ فَأَتَى بِعَوْرِي فَقَالَ
 حَقٌّ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَغْلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَتَوَالَّفَتِ الشَّيْءُ تَفْشِي بَيْتِي
 مَا بَيْنَ لَهْنِي الْمَوْتِ يَنْتَ أَحْوَجُ مِنِّي

اللہ علیہ وسلم کچھ تفہیم کر رہے تھے۔ بنی تہیم کے ایک شخص ذوالحویہ نے کہا۔
 یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ افسوس، اگر میں بھی
 انصاف نہیں کروں گا، تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آنحضرتؐ نے
 اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیں اس کے
 دھمبیدیں، ایسے لوگ ہوں گے۔ کرتھان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو معمولی سمجھ
 گئے۔ اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے کو معمولی سمجھ گئے۔ لیکن وہ دین
 سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پس میں
 دیکھا جائے گا۔ نواس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ اس کی ٹکڑی پر دیکھا جائے گا۔ نواس
 پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا۔ پھر اس کے دندانوں میں دیکھا جائے گا۔ اور اس میں بھی
 کچھ نہیں ملے گا۔ (یعنی شکار کے جسم کو پار کرنے کا کوئی نشان، تیر لیا اور خون کو
 پار کر کے نکل چکا ہوگا۔ یہ لوگ سب سے بہتر بن جہامت کی فالقت میں اٹھیں
 گئے۔ ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔
 یا (فرمایا کہ) گوشت کے روتھ کے طرح ہوگا۔ اور حرکت کرتا رہے گا۔ ابو سعید رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
 حدیث سنی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب انہوں
 نے ان سے (جن کے متعلق حدیث میں مشین گئی ہے) جنگ کی تھی۔ مغنیزین میں
 تلاش کی گئی۔ تو ایک شخص انہیں صفات کا لایا کیا۔ جو حضور اکرمؐ نے نبیان کی تھیں۔

۱۰۹۷۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد اللہ نے
 خبر دی۔ انہیں اوزاعی نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے خبر
 ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک صاحب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ
 میں تو تباہ ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کی
 کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
 ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں۔ آنحضرتؐ
 نے فرمایا کہ پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی خبر میں طاقت
 نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر مائے مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہا کہ اتنا سامان میرے
 پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد کچھ کا ایک ٹوکرا آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے لو۔
 اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا کئی اور
 کو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں جان ہے۔ سائے مہینہ میں مجھ

ہو جائے (ان کے ساتھیوں کا انتقال ہو جائے) اس حدیث کو شعبہ نے افتخار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قتادہ کے واسطے سے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۲۔ اللہ عزوجل کی نشانی محبت کی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے بشیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو اوس نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۰۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو اوس نے۔۔۔۔ اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے، لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت

جریر بن حازم، سلیمان بن قمر اور ابو حواری نے اعمش کے واسطے سے کی۔ ان سے ابو اوس نے ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۱۰۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے ان سے ابو اوس نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان سے مل نہیں سکا ہے! آنحضرت نے فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت ابو حواری اور محمد بن عبد بن کی۔

۱۱۰۳۔ ہم سے عبد بن نے حدیث بیان کی۔ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں شعبہ نے انہیں عمرو بن مرہ نے انہیں سالم بن ابی الجعد نے اور انہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آنحضرت نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کے لئے بہت ساری نمازیں پڑھنے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو

اللَّهُمَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاتَّخَذُوا شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

باب ۵۲ علامۃ حبیب اللہ عزوجل یقولہ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۖ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ۖ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ جَرِيرٌ

بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَوْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ ۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ تَسَلَّلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ۖ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّاعَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا أَغْنَىٰ لَهَا؟ قَالَ مَا أَغْنَىٰكَ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا كَلْبَةٍ أَحَبَّ إِلَهُ وَرَسُولَهُ

ابن صیاد ایک غلی چادر کے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور کچھ لنگنار اٹھا۔ ابن صیاد کی ماں نے آنکھوں کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اسے بتا دیا کہ اے صاف یہ اس کا نام تھا۔ محمدؐ آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ متنبہ ہو گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے متنبہ نہ کرتی تو بات صاف ہوجاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنکھوں کو لوگوں کے جمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ میرے تہیں اس سے ڈرنا تاہوں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں اس کی تمہیں ایک ایسی ننگانی بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کا نا ہو گا۔ اور اللہ کا انہیں ہے۔

۶۵۴۔ کسی شخص کا مرجا کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا، مرجا میری بیٹی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا مرجا، ام ہانی۔

۱۱۰۶۔ ہم سے عمران بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ ارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنکھوں نے فرمایا کہ مرجا۔ (خوش آمدید) اس وفد کے لئے جو سروائی اور ندامت اٹھائے بغیر گیا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم قبیلہ ربیع سے متعلق رکھتے ہیں، اور چونکہ ہماتے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے ہمینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ کو ایسی قطعی چیزوں کا حکم عنایت فرمادیں جس سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، اور جو لوگ نہیں آسکے ہیں۔ انہیں بھی اس کی دعوت پہنچائیں۔ آنکھوں نے فرمایا کہ چار چار چیزیں ہیں، نماز قائم کر۔ زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت کا پانچواں حصہ ربیع المال کو دو دیا، غنیم بقیر اور زنت میں شیو۔

۶۵۵۔ لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا۔

فَمَا دَمَتْ مَۃٌ اَوْ نَرَمَتْ مَۃٌ فَمَرَاتِ اَمَّ بِنِ صَيَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَتَقِي بِجِدَارِ الْمَلِكِ، فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَادِ اَيُّ صَاحِبٍ وَهِيَ اِسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ قَتَلَهُ ابْنُ صَيَادِ قَالَ سُرَّوَالِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سَلَّمَ قَالَ اَبْلَهَ فَاهَرَّ سُرَّوَالِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاشْتَبَى عَلَى اَبْلَهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ النَّجَلِ فَقَالَ: اِنِّي مُسْتَرْكَمٌ وَمَا مِنْ بَنِي الْاَوْفَدِ اَشَدَّ خَوْفَهُ لَعَدَا اَشَدَّ اَلْوُحْمِ قَوْمُهُ وَلَكِنْ صَاخُولُ الْكُفْرِ يَبْغُو كَلَمًا يُقَالُهُ يَبْغُو لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَعْوَدَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِالْعَوْدِ

۶۵۶۔ نَوَلِ الرَّجُلُ مَرْجَاً وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفَا مَرَّةً عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْجَاً بَابِ بَنِي. وَقَالَتْ اَمَّ حَالِيءٍ جِيئَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِمَّ حَالِيءٍ

۱۱۰۶۔ حَتَّ ثَنَا. عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدْنَةَ ثَنَا أَبُو التِّيَاحِ مَنْ اَبِي حُجْرٍ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفَدَتْ عَنْ اَلْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرْجَاً بِالْوَفْدِ الَّذِيْنَ جَاءُوا اَعْبُرْ حَزْرًا يَا وَلَا تَدَاخِلِي. فَقَالُوا يَا سُرَّوَالِ اللّٰهِ اَتَاخِي مِنْ تَرْبِيعَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضْرُوءٌ اَنَا لَا نَحِلُّ اَلْبَاكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَكَرًا بِأَمْرِ قُضِلَ سُدُّ بَابِ الْجَنَّةِ وَنَدَّ عَوْبُهُ مِنْ دَوْلَةٍ فَقَالَ: اَرَايَكُمْ: وَارْبَعٌ: دَارِ قِيَمُوا الصَّلَاةَ وَادْعُوا السُّرَّكَاهَ وَصُومُوا اِمَّا مَصَانٍ دَا عَطَرُ حُمُسٍ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي السَّابِغِ وَالْحَنَشَةِ وَالتَّقْبِيرِ وَالتَّرَقُّتِ

۶۵۷۔ مَا يَدْعَى النَّاسُ يَا بَابَهُمْ

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَارُ دُرٌّ فَخُذْ لَهُ لَوْ أَغْنَيْتُكَ الْفَيْتَمَةَ
يُقَالُ هَذِهِ غَارَةٌ فَلَا تَرَى ابْنَ خَلَاتٍ ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَارَ دُرٌّ يُصَبُّ لَهُ لَوْ آتَى يَوْمَ
الْفَيْتَمَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَارَةٌ فَلَا تَرَى ابْنَ خَلَاتٍ ۝

باب ۱۱۰۹ لَا يَقُولُ خَبَرْتُ نَفْسِي ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَفَسَتْ نَفْسِي ۝

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
خَبَرْتُ نَفْسِي وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لَفَسَتْ نَفْسِي تَابِعَهُ
مُعَيْلٌ ۝

باب ۱۱۱۱ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ۝

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْيُوسُفُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُبْئِي
بِأَوَّلِ الدَّهْرِ وَأَوَّلَ الدَّهْرِ بِيَدِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارُ ۝

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَرْطَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا النَّعْبَ الْكُفْرَ وَلَا
تَقُولُوا أَحِبَّةَ اللَّهِ هُرُكَاتٍ اللَّهُ هُوَ الْمَدَّاهُ ۝

۱۱۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے
عبید اللہ نے ان سے تائیب نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا اور
کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۱۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے عبد
بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عہد توڑنے والے کے لیے قیامت میں ایک جہنم اٹھایا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد
شکنی ہے۔

۱۱۰۹۔ یہ نہ کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔

۱۱۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے
کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے۔

۱۱۱۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن جری، انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوامامہ بن سہل نے اور انھیں ان کے والد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث
ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرے نفس میں برائی پیدا ہو گئی ہے اس روایت کی
متابت عقیل نے کی۔

۱۱۱۱۔ زمانہ کو گالی نہ دو

۱۱۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے خبر دی کہا کہ ابوبرہہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ انسان زمانہ
کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے ہی قبضے میں رات اور دن ہیں۔

۱۱۱۲۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان
سے ابوبرہہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ردعوب اکو کرم
نہ کہو اور نہ کہو کہ زمانہ کی نافرادی کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

۱۔ ”خبثت نفسی“ اور لقتت نفسی، ”کا منہم ایک ہی ہے لیکن پہلی میں نفی قباح و شاعت بھی پائی جاتی ہے، اس سے انکار و نفی فرمایا کہ اس سے بچنا چاہیے اس کے
بجائے منہم الفاظ استعمال کرتے چاہئیں اگر کوئی بری چیز بھی بیان کرتی ہے تو اس میں بھی حتی الامکان عہدے اور قبیح الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۶۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”کرم“ مومن کا دل ہے اور فرمایا کہ منسوس تودہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا، جیسے آپ نے فرمایا کہ طاقت ور پچھاڑ دینے والا تودہ ہے جو جنت کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں، ملک (کی ملکیت) سے ہی مرے سے نفی کر دی، لیکن بادشاہوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں۔“

۱۱۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (انگوڑی) ”کرم“ کہتے ہیں۔ کرم تو مومن کا دل ہے۔

۶۵۹۔ کسی شخص کا کہنا کہ ”میرے باپ اور ان تم پر قربان ہو۔“ اس روایت میں زہری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سحر بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے نہیں سنا، سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے، تیرا دود، میرے دل، پچھتم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ غزوہ احد کے موقع پر فرمایا۔

۶۶۰۔ کس کا یہ کہنا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور اوّل کو قربان کیا۔

۱۱۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں۔ راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرتؐ اور ام المؤمنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی،

۶۵۸۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ. وَهَذَا قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَقَوْلِهِ: إِنَّمَا الْمَرْغُوعَةُ الَّتِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ، كَقَوْلِهِ: لَا مَلَكَ إِلَّا اللَّهُ فَوَصَفَهُ بِأَنَّهُمَا الْمَلِكُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَهْلَسُوا ذَهَابًا:

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ: الْكَرَمُ إِنَّمَا الْكَرَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ:

۶۵۹۔ قَوْلُ الرَّجُلِ: هَذَا أَبِي دَامَ فِيهِ الزَّمَانُ:

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْنِ زَاهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّمَا هَذَا أَبِي دَامَ فِي أَهْلِهِ نِيْزَمُ أَحْمَدُ:

۶۶۰۔ قَوْلُ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَايَاكَ يَا أَبَا نِيْزَمٍ دَامَ هَاتَانِ:

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَاهُ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدِّدٌ فَمَاعَتْنِي مَا حَلَّتْهُ فَلَمَّا كَانَا بَيْنَ بَيْنِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصَرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبْ:

یا بنی اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے، کیا آپ کو کوئی چھوٹا کئی بھائی یا بھائی بھائی ہے؟ فرمایا کہ نہیں، البتہ عورت کی خبر ہو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المؤمنین کی طرف بڑے اور اپنا کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضرت کو سلام المؤمنین کے لیے کیا وہ باندھا گیا۔ اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت نے فرمایا کہ "لوٹے، لوٹے، لوٹے، لوٹے ہرے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے" آنحضرت اسے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۴۶۱۔ اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

۱۱۱۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام "قاسم" رکھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ تم بخاری کینت؟ (ابو القاسم) نہیں ہونے دیں گے اور درکرامت اور برکت کے لیے ہم ایسا کریں گے۔ ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضرت کو دی تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھو۔

۴۶۲۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔ اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۱۱۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا صاحب نے ان سے کہا کہ جب تک ہم حضور اکرم سے نہ پوچھ لیں ہم اس نام پر تمہاری کینت نہیں ہونے دیں گے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن سیرین نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کینت نہ اختیار کرو۔

اِقْتَحِمْ عَنْ بَعِيرِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ مِنْ عِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَإِنِّي أَبْطَلُهَا تَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَصَ قَصَصَهَا فَأَفْعَى تَوْبَةً عَلَيْهَا فَقَالَ الْمَرْأَةُ تَشُدُّ لَهَا عَلَى رَأْسِهَا فَدَكَّهَا فَدَكَّهَا فَدَكَّهَا وَحَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا الْمَدِينَةُ أَذْخَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّبُونَ تَأْيُبُونَ عَائِدُونَ بَدْرًا حَالِدُونَ. فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

باب ۶۶۱ احببوا الى الله عز وجل : ۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِّنْهُمَا فَمَسَّاهُ الْفَاسِمَ فَقُلْنَا لَا فَكُنْ بِكَ أَبَا الْفَاسِمِ وَلَا كِدَامَتَهُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِّهِ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

باب ۶۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَدَ لِي جُلَيْدٌ مِّنْهُمَا فَمَسَّاهُ الْفَاسِمَ فَقُلْنَا لَا فَكُنْ بِكَ حَتَّى قَسَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمُُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي :

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْخَانُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُُّوا بِأَسْمَائِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي :

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ بِكَ يَا بِي الْقَاسِمَ وَلَا تُنْعِمُكَ هَيْنَا فَأَقْبَلْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ؛

باب ۱۱۱۹۔ اسیم الحزن:

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ قَالَ حَزَنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُعَيِّرُ إِسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَاذَا لَكَ بِالْحَزَنِ وَنَدَّاهُ فِينَا بَعْدُ؟

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَازِمَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَدُّ ابْنِ تَحْوِيلٍ إِلَى اسْمِهِ إِلَى اسْمِهِ أَحْسَنُ مِنْهُ؛

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ أَقْبَلَ بِالنُّذْرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِدَ. فَوَضَعَهُ عَلَى فَخْرٍ وَدَعَا أَبُو أُسَيْدٍ جَابِلَ، فَلَمَّا الْبَتَّى مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي بِبَيْنٍ يَدَيْهِ فَأَسْرَأَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاجْتَمَعَ مِنْ فَخْرٍ ابْنُهُ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَافَ ابْنُهُ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ ابْنِي فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ قَالَ وَلَكِنْ لَا اسْمُكَ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْعَمِيذَ الْمُنْذِرَ؛

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا خَيْرٌ نَاحِيَةً

۱۱۱۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سعیدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن المنکدر سے سنا کہ کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے بیال بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا نام قاسم رکھا، جابر نے کہا کہ ہم تمھاری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تمھیں اس پر غصہ ہونے کا موقعہ دیں گے۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے رٹکے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۶۶۳۔ "حزن" نام رکھنا۔

۱۱۲۰۔ ہم سے اسحاق بن نعمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابن کے والد مسیب رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کو والد حزن بن ابی وہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے انھوں نے بتایا کہ حزن، ابھی سختی و تساوت سہل کی ضد آنحضرت نے فرمایا کہ آپ تو سہل (یعنی نرمی) ہیں، پھر انھوں نے کہا کہ میرا جو نام میرے والد رکھ گئے ہیں اسے میں تبدیل نہیں کروں گا ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ چنانچہ ہمارے خاندان میں جب تک سختی باقی رہی

۱۱۲۱۔ علی بن عبد اللہ و محمود، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۶۶۴۔ کسی نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آنحضرت نے بچہ کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرم کسی چیز میں جو سامنے تھی مصروف ہو گئے اور بچہ کی طرف سے توجہ مبذول گئی، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچہ کے متعلق حکم دیا اور آنحضرت کی ران سے اٹھایا گیا۔ پھر جب آنحضرت متوجہ ہوئے تو بچہ کو نہیں دیکھا اور دریافت فرمایا، بچہ کہاں ہے، ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم نے اسے گھر بھیج دیا۔ آنحضرت نے پوچھا، اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ آنحضرت نے فرمایا، بلکہ اس کا نام منذر ہے چنانچہ اسی دن آنحضرت نے ان کا نام منذر رکھا۔

۱۱۲۳۔ ہم سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی

اعلیٰ شہر نے اعلیٰ بعلواہ بن ابی معمر نے، اعلیٰ، ابورافع نے اور انیس ابو
بریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ”برہ“ تھا۔ کہا جانے لگا
کہ آپ اپنی اہلی ظاہر کرتی ہیں، چنانچہ ان حضرات نے ان کا نام زینب رکھا۔

۱۱۲۴۔ ہم سے ابوہریرہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ
بیان کی، انیس ابن حجاج نے خبر دی، انیس عبدالمجید بن جریج نے، اعلیٰ شہر نے خبر
دی، کہا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو انھوں نے مجھ سے
حدیث بیان کی کہ ان کے دادا ”حرث“ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو انھوں نے دریافت فرمایا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ انھوں
نے کہا کہ میرا نام حرث ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ تو ”سہل“ ہیں۔ انھوں
نے کہا کہ جو نام میرے والد نے میرا رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کر دوں گا۔
ابن مسیب نے فرمایا کہ ابوہریرہ بھی سختی ہمارے یہاں اسی وجہ سے باقی رہ گئی۔

۹۶۵۔ جس نے انبیاء کے نام پر نام رکھے۔ انس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہہ
دیا یعنی صاحب زادہ کو۔

۱۱۲۵۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن بشر نے حدیث
بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن ابی ادوی رضی اللہ عنہ
سے پوچھا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو
دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر انھوں نے بچہ
کسی بچی کی آمد کا قصد ہوتا تو انھوں نے صاحبزادے دندہ رہتے لیکن انھوں نے
کہہ رکھی تھی نہیں۔

۱۱۲۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انیس شہر نے خبر دی،
انیس عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ بیان کیا کہ جب
ابوہریرہ علیہ السلام کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے
لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی برگ۔

۱۱۲۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شہر نے حدیث بیان کی، ان
سے حسین بن عبدالرحمن نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جریر بن عبداللہ
انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے
نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔ کہو کہ میں تاسم (تقسیم کرنے والا)
ہوں۔ اور ہمارے درمیان تقسیم کرنا ہوں اور اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے

بُنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلَاءِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ أَبِي لَاحِقٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ إِسْمَها بِرَّةً فَيَقِيلُ تَزَكِيَّ لَفْسِهَا
فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ
۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ أَبِي حُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمُجِيدِ بْنُ
جَرِيجٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
فَحَدَّثَنِي أَنَّ حَبَّاءَ حَدَّثَنَا قَدِيمٌ عَلَى ابْنِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: إِسْمِي حَرْثٌ.
قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِسَهْلٍ. إِسْمِي
سَهْلٌ نَبِيٌّ أَهْلِي. قَالَ: ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا
الْحِزْوَةُ بَعْدَ ذَلِكَ.

۹۶۵۔ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَالَ
أَنَّهُ: قَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ.

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لَاحِقُ بْنُ أَبِي أَدْوَى مَا يَتُوبُ إِبْرَاهِيمُ
بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَاتَ مَبْعُوثًا
وَلَوْ قَعِيَ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لَحَبَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَتَى عَاشَ ابْنُهُ وَلَوْ كُنْ لَاحِقُ بْنُ

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ: لَكُمْ مَاتَ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِي إِسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بَكْتِي
فَإِنَّمَا أَنَا تَاسِمٌ أَتَمُّ بَيْنَكُمْ وَمَا أَنَا بَيْنَكُمْ

سے زہری نے بیان کیا کہ محمد سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل میں اُمّہتیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ بیان کیا کہ آنحضرت وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

۱۱۳۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ثلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسافرؤں کے ساتھ تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام آنحضرت عورتوں کی سواری چلا رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا انجن! سٹیشرن کو لے چلے میں آہستہ خواہی اختیار کرو۔

۶۶۸۔ بچہ کی کنیت اور بچہ کی پیدائش سے پہلے کسی مرد کی کنیت۔

۱۱۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔ میرا ایک بھائی ابو سعید نامی تھا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ بچہ کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ آنحضرت جب تشریف لائے تو اس سے مزاحاً فرماتے: یا ابوسعید! فاعل التغير۔ اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے، آپ اس سبب کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوئے ہوتے، چنانچہ اسے حجاب کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا۔ پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

۶۶۹۔ ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابو تراب کنیت رکھنا۔

۱۱۳۵۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہی رضی اللہ عنہ کو ان کی کنیت "ابو تراب" سب سے زیادہ عزیز تھی اور اس کنیت سے انھیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے۔ کہیں کہیں کنیت ابو تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ ایک دن غلطی سے رضی اللہ عنہا سے ناراض

عَنِ النَّحْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبَشِّرُكَ بِالسَّلَامِ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا تَرَى

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فِي الثَّقَلِ وَالْجَبْرِ فَلَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْوَتِي بِعَيْنٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجُسُ! وَمِثْلُكَ سَوَقًا يَا نَقُوسَ بِنْدٍ

باب ۶۶۸ الْكُنْيَةُ لِلْبُعْثِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ ۱۱۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أُمَّةٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحَبُّهُ إِلَيْهِمْ. وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ قَالَ: يَا أَبَ عَمِيرٍ مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ نَعَدًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا خَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبَسِطِ طَائِفَتِي تَحْتَ خِفَتِهِ فَيَكْنُسُ وَيُنْعِمُ. ثُمَّ يَقْدُمُ وَيَقْدُمُ خَلْفَهُ فَيُعْصِي بِنَاءً

باب ۶۶۹ الشُّكْنَى بِأَيِّ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأَبُ تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ كَيْفَ فَرَمَ أَنْ يَذِي بَجَاءَ وَمَا سَمَاءُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا السُّبُّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو کہ ماہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ آنحضرتؐ ان کے پیچھے آئے اور فرمایا کہ یہ ہیں تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت علیؓ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی، آنحضرتؐ ان کی پیٹھ سے مٹی مٹھانے لگے اور فرماتے لگے "الوزاب" اٹھ جاؤ۔

۶۶۰۔ اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام :-

۱۱۳۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالاناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیا مت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے ناگوار اور بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔

۱۱۳۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام۔ اور سفیان نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام مولیٰ جمع کے صیغے کے ساتھ ہیں اس کا نام ہوگا جو "ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا سفیان نے بیان کیا کہ ابوالاناد کے غیر نے فرمایا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

۶۷۱۔ مشرک کی کنیت

ابو مسرور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اگر ابی طالب چاہیں۔

۱۱۳۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے ان سے ابن ابی شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور انھیں اسماء بن زید رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرجے پر سوار ہوئے جس پر ایک کہنا ہوا ایک کپڑا بچھا تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے سوار تھیں۔ آنحضرتؐ بنی حارث بن خویم بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہ دونوں

فَأَنْتَبِذُوا مَا فِيهَا فَخَرَجَ فَأَضْطَجَعَ إِلَى الْمَجْدِ فَأَجَاءَهُ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَضْطَجَعَ فِي
الْمَجْدِ الْخَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَآلَتُهُ طَهْرَةٌ لَنَا فَجَلَّ
الَّذِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّ الْعَزِيزِ طَهْرَةٌ: فَيَقُولُ أَجْلَسْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
بِأَنْتَ الْبَحْثُ الْإِسْمَاءُ إِلَى اللَّهِ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي
الْبَرَاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْيُّ الْأَسْمَاءِ يَوْمَ
الْيَوْمِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ سُمِّيَ مَلِكَ
الْأَمْلَاقِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ
قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ سُفْيَانُ
عَنْ مَرَّةٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ
سُمِّيَ بِمَلِكِ الْأَمْلَاقِ قَالَ سُفْيَانُ
يَقُولُ غَيْرُهُ تَقْسِيرُهُ
شَاهَان

شَاة

۶۷۱۔ كُنْيَةُ الْمَشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ

بَيْتُكَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسْمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْهَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَاكِيَةٌ وَأَسْمَةُ
وَسَاءَةٌ لَا يَمُودُ سَعْدُ مِنْ عِبَادَةٍ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَكْرٍ فَسَاسَ أَحَدُ مَرَا

يَسْأَلُ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْحَلِيسِ خَلْقًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِبَادَ اللَّهِ ذُنُوبَ وَالْفُجُورِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَاءٍ وَاحِدَةً فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ حَاجَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرَ ابْنُ أَبِي رَافٍ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تَعْبُدُوا عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَفَ فَنَزَلَ فَنَادَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنُ قَدْ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ ابْنَ سُلَيْمٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحِبُّنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَكَتُّوْا نَأْيَهُ فِي الْحَالِيسِ: فَنَزَلَ بَابَهُ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَاءٍ وَاحِدَةً: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَغْشَا فِي الْحَالِيسِ فَأَنَا يَحْيَى ذَلِكَ: فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَادَرُونَ فَكَتَمَ يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا لَكُمْ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَدَأَ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ: يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافٍ قَاتِلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي أَنْتَ أَغْفُ عَنْهُمْ وَاهْتَفِ قَوْلَ الدَّيْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَعَنَ حَمَاءَ اللَّهِ بِالْحَقِّ الدَّيْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَ لَعَنَ اصْطَلَحَ أَهْلَ هَذِهِ الْبُعْدَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا وَ يَعْصِيُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا سَأَ أَنْتَ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الدَّيْ أَهْلَكَ شَرِيقَ يَدَيْكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَنَعَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْتَابَ يَخْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَ أَهْلَ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَ يَصْبِرُونَ عَلَى الرَّذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَتَسْمَعَنَّ مِنْ

حضرت سعد بن عبادہ ہونے اور اس سے ہیں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا عبداللہ نے ابھی تک اپنے اسلام کا ارتقا کے طور پر اعلان نہیں کیا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے۔ بنو کی پرستش کرنے والے مشرکین بھی تھے اور یہودی بھی تھے مسلمان شرکاء میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس پر (آنحضرت کی) سواری کا غبار اڑا کر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار اڑاؤ۔ اس کے بعد حضور نے (قرب پہنچنے کے بعد انھیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر سواری سے اتر کر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیتیں انھیں پڑھ کر سنائیں اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ کیا جوتم کہتے ہو میرے لیے ناقابل فہم سمجھا گرا حتی وہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں اگر اس کی وجہ سے ہیں تکلیف نہ دیا کرو جو تمہارے پاس جائے بس اس سے کہیں لیا کرو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مزور یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں بھی تشریف لایا کریں۔ یہ کہہ کر اُسے پسند کرتے ہیں، اس معاملہ پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑا ہو گیا اور قریب تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھا دیں، لیکن آنحضرت انھیں خاموش کرتے رہے، آخر جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو آنحضرت اپنی سواری پر بیٹھے اور روانہ ہو گئے جب سعد بن بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے قرآن سے فرمایا کہ اے سحرتم نے نہیں سنا۔ آج الرباعیہ نے کس طرح کی باتیں کیں۔ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ کہ اس نے یہ باتیں کہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے میرے باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے وہ حق بھیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس ٹھہر دینے منورہ کے باشندے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے عبداللہ بن ابی کی شاہی تاج پہنا دیں۔ اور شاہی عمامہ باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے امکانات کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا ہے تو وہ اس کی وجہ سے چڑ گیا، اور جو کچھ آپ نے آج مشاہدہ کیا وہ اس کا رد عمل ہے آنحضرت نے عبداللہ بن ابی کو حاف کر دیا۔ آنحضرت اور آپ کے صحابہ مشرکین اور اہل کتاب سے حبس کیا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، درگزر کیا کرتے تھے دوران کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے،

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ
كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ الْكُوفُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ فَمَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ۝

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ شَأْنُ اللَّيْلِ عَنْ عَقِيلٍ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَتِي
الْوُحْيُ فَبَيَّنَا أَنَا أَصْبَحْتُ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ
فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي
جَاءَ فِي يَمِينِي فَأَعَادَ عَلَيَّ كَمَا سَمِعْتُ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْمَلَكُ مِنْ ۝

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُرَيْكَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَيْخِي عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتٍ مُبْمُوسَةٌ وَ
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدًا هَا فَلَمَّا كَانَ
مُلْكُ النَّبِيِّ الْأَخِيرَ وَبَعْضُهُ قَعْدًا فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ
إِنْ فِي حَقِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَهَنَّمَ
الْكُفَّاءُ لَا يَنْتَ لَوْلَا الْأَبَابُ ۝

بَابُ ۱۱۴۷۔ كُنْتُ الْعَوْدُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ
بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ
مَعَ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ جَلِ مِنْ
حَبِيبَانَ الْمَدِينَةِ وَفِي يَمِينِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَبَاءَ رَجُلٌ
لَيْسَتْ فِيهِمْ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَقَمَ
وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَبَاءَ هَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَقَعَتْ لَهُ
وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَمَ رَجُلٌ آخَرُ
فَقَالَ: أَفَقَمَ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَقَعَتْ لَهُ

کیا وہ اوتھ نہیں دیکھتے کہ کیسے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ اور آسمان
کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے۔ اور ابوبکر نے بیان کیا کہ ان سے
ابن ابی نعیم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے صبر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۱۱۴۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن
سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ پھر میرے پاس وحی
آئے گا مسلسل نہ ہو گیا۔ ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے
ایک آواز سنی میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو میں نے پھر اس فرشتہ کو دیکھا
جو میرے پاس عاجز میں آیا تھا۔ وہ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر
بیٹھا ہوا تھا۔

۱۱۴۶۔ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان
کی، کہا کہ مجھے شریک نے خبر دی، انھیں کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات میمور رضی اللہ عنہما کے گھر گزرا وہی، بنی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم بھی اس رات وہیں قیام پذیر تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ
ہوا۔ یا اس کا بعض۔ تو آنحضرت بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت
کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ آسمان کی اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلنے
رہنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

۱۱۴۷۔ لکڑی سے پانی اور مٹی پر نشان بنانا۔

۱۱۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے عثمان بن عیث نے ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، اور ان سے
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں
ایک باغ میں تھے، آنحضرت کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے وہ پانی اور
مٹی کے درمیان (فکر اور سوچ کے عالم میں) انشاں بنا رہے تھے۔ اسی دوران
میں ایک صاحب نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ
کھول دو۔ اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو مال ابوبکر رضی اللہ عنہ
موجود تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھلوا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا،
پھر ایک اور صاحب نے دروازہ کھلوا یا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو

وَبَشَّرْنَاهُ بِالْحَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَيْتُمُ رَجُلًا آخَرَ
وَحَكَاهُ مِثْلَهُمَا فَجَبَسَ فَقَالَ: ائْتُمُّ وَبَشِّرُوا
بِالْحَنَّةِ عَلَى بَرٍّ أَوْ تَصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ، فَنَدَّ هَبْتُ
فَرَادَا عِثَانٌ فَفَعَلْتُمُ لَهُ وَبَشَّرْنَاهُ بِالْحَنَّةِ
فَأَخْبَرْنَاهُ بِالسَّيِّئِ
وَقَالَ، قَالَ اللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ

فرمایا کہ نبیؐ میں نے کہا اللہ اکبر!

۱۱۵۰۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی حنیفہ نے ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صفیہ بنتہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس بیٹے آئیں۔ آنحضرتؐ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا احکامات کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انھوں نے آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور واپس لوٹنے کے لیے انھیں روانہ فرمائے بھی انھیں چھوڑانے کے لیے کھڑے ہو گئے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا تو ادرہ سے دو انصاری صحابی گذرے اور آنحضرتؐ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حنیہ ہیں: ان دونوں صحابیہ نے عرض کی، سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ان پر پڑا شاق گذرا کہ آنحضرتؐ نے ان کے متعلق یہ سوچا کہ آنحضرتؐ کے متعلق انھیں کوئی شہرہ ہو سکتا ہے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خزان کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لیے مجھے خوف ہوا کہ میں وہ شخصوں سے دل میں کوئی شہرہ ڈال رہا ہوں۔

۶۶۸۔ کنکری چھیننے کی ممانعت۔

۱۱۵۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن مصعبان ازدی سے سنا، وہ عبد اللہ بن مغفل مزینی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری (بلاجم) چھیننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ نہ شکار مار سکتی اور نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچا سکتی، البتہ اگر کچھ چھوڑ سکتی ہے اور رات توڑ سکتی ہے۔

۶۶۹۔ چھیننے والے کا الحمد للہ کہنا۔

۱۱۵۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے، آنحضرتؐ نے ایک کا جواب یہ تھا کہ اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آنحضرتؐ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لیے

قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ؟

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شَيْعَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَجُلًا مِمَّنْ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرُسُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدَرَتْ هَذِهِ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِدُهَا حَتَّى إِذَا مَلَكَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي هَذَا مَسْجِدُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّاهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّرَ أَفْعَالُ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى رَسُولِهَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْجٍ قَالَتُ لَهَا اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكَ عَلَيْهَا تَالِ: إِذَا الشَّيْطَانُ مَجْرَى مِنْ أِبْرَائِيمَ مَبْنُومٍ الْيَوْمَ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا:

بابُ النَّبِيِّ عَنِ الْخُذْفِ:

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مَرْثَدَانَ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَعْقِلٍ الْمُرَقِّيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُذْفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْعَمِيدَ وَلَا يَنْكُحُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْهَمُ الْغَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ:

بابُ الْحَمْدِ لِلَّهِ طَبِيعًا:

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ مَرْجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَتَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَكْمُرْ بِتِ الْأُخْرَى فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ اللَّهُ وَهَذَا:

لَحْمِ جَمَدِ اللَّهِ ۖ

باب ۶۸۰ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا

حَمَدَ اللَّهَ ۖ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ شُعْبَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: أَمَرْنَا الْبَيْتَ بِمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَخَمْسًا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرْنَا بِعِيَادَةِ الْمُرْتَضِينَ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَقْلِ الْمُظْلُومِ، وَإِنْبَاءِ الْمُقْسِمِ، وَتَهَانَةِ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ وَقَالَ حَلَفَةُ اللَّهِ هَبْ، وَعَنْ لُبِّسِ الْخَبْرِيِّ وَالِدِ بِيَاكِجٍ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ ۖ

باب ۶۸۱ مَا يُشْمِتُ مِنَ الْعَطَاسِ وَمَا يُكَفِّرُ

مِنْ التَّشَاوُبِ ۖ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي آيَا سَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي وَثِيظٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَكَفْرَةَ التَّشَاوُبِ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمَدَ اللَّهَ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَبْعَةٌ أَنْ يُشْمِتَهُ، وَأَمَّا التَّشَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيُكَفِّرْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَذَا صَنَعَكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۖ

ۖ بن ۖ بن ۖ

باب ۶۸۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشْمِتُ ۖ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُبَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

اس کا جواب دیا اور دوسرے سے الحمد نہیں کہا تھا۔

۶۸۰۔ مرجب چھیننے والا الحمد کہے تو اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دینا۔

۱۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سہید بن مقرن سے سنا اور ان سے رافعی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا، ہمیں آنحضرت نے بیار کی باری پڑی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھا لینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرت نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا، سونے کی انگوٹھی سے، یا بیان کیا کہ سونے کے چپے سے، ریشم اور دیریا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور ریشمی (ریشمی) فرین سے۔

۶۸۱۔ چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جھانی کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابی کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جھانی کو ناپسند کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سستی اور جھانک بھاری ہونے کی علامت ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) کہے تو یہ مسلمان پر جو اسے سنے حق ہے کہ اس کا جواب یہ کہ اللہ سے دے لیکن جھانی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ جھانی لیتے ہوئے، ماکہتا ہے تو شیطان اس پر مہنتا ہے۔

۶۸۲۔ چھینکے والے کا کس طرح جواب دیا جائے؟

۱۱۵۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دہب نے خبر دی انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد کہے۔ اور اس کا جھانی یا اس کا ساتھی رداوی کو

دشمن تھا ”یرحمک اللہ“ کہے، جب سنا تھی یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے کہ ”یَحْذَرُکُمُ اللّٰهُ وَيُضَاعِفُ بِکُمْ“ اور اللہ تمہیں سیدھے راستے پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔

۶۸۳۔ جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے لیے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو عورت نے چھینکا، لیکن آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کی چھینک پر نہیں کہا۔ اس پر دوسرے صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر نہیں فرمایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

۶۸۴۔ رجب جمادی آئے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

۱۱۵۷۔ ہم سے عامر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید مقبری نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اچھیک کو پسند کرتا ہے اور چھائی کو ناپسند کرتا ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھیکے اور اللہ تمہارے لیے دینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو چھائی آئے تو حسی لامکان اُسے روکے، اس لیے جب کوئی چھائی لیتا ہے تو شیطان جنتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت لینے کے متعلق احادیث سلام کی ابتداء

۱۱۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مکمل طور پر ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی جب انھیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سونو کو تمہارے سلام کا یہ کیا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ اُخُوَّةٌ اَوْ صَاحِبَةٌ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ بِمَدِّ یُحْمَدُکُمُ اللّٰهُ وَيُصَلِّحُ بِاَکْمَرُ

باب ۶۸۳ لَا یُسَمِّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهُ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اِبْنِ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّحْمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُولُ: عَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّتْ اَحَدُھُمَا وَلَمْ یُسَمِّتِ الْاُخَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تَسَمِّتْنِیْ قَالَ: اِنَّ هَذَا اَحْمَدُ اللّٰهُ وَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰهُ

باب ۶۸۴ اِذَا تَنَاسَّوْا فَلْيَمْنَعْ بَیْکُمْ عَلٰی فِیْہِ ۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذَیْبٍ عَنْ سَعِیدِ الْمُسَبِّرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَعْطَاسَ وَیُبْکِرُ النَّشَاوِبَ فَاِذَا عَلَسَ اَحَدُکُمْ وَجَدَ اللّٰہَ کَاَنْ یَحْقُقَ عَلَیْکُمْ مِنْہُمْ سَمْعٌ اَنْ یَقُولَ لَمْ یَرْحَمْکَ اللّٰہُ، وَاَمَّا النَّشَاوِبُ فَاَمَّاھُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَنَاسَّوْا اَحَدُکُمْ فَلْیُزَکِّہْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَنَاسَّوْا فَمِنْکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابُ الْاِسْتِئْذَانِ بَدِئُ السَّلَامِ

باب ۶۸۵

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الرَّطَبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰہُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ طَوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِیْءَا فَاَفَلَمَّا خَلَقَہُ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اَوْلَیْکَ النَّعْرَمِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ فَاَجْلُسْ فَاَسْمَعْ مَا

جواب دیتے ہیں کہ چونکہ یہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہو گا۔ یوم علیہ السلام نے کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ انھوں نے آدم کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد سے اب تک مخلوق کے نذر اور بخیرورتی وغیرہ میں کمی بڑھتی رہی ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا اور دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کرو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم خیال رکھو۔ پھر اگر ان میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں نہ داخل ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم (ان) مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ اور حسین ابی الحسن نے اپنے بھائی (حسن) نبوی سے کہا کہ عجیب عورتیں سیدہ اور سرکھولے رہتی ہیں۔ تو حسن نبوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان سے اپنی نگاہ پھیر لو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“ قتادہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حوجان کے لیے جائز نہیں ہے (اس سے حفاظت کریں) اور آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنے سنگاں ظاہر نہ ہونے دیں۔ عائشہ الزہراء سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کی طرف نظر نہ کر فی چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ لڑکی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو عطا نے ان کنیزوں کی طرف نظر کرنے کو ناپسندیدہ کہا ہے، جو مکہ میں بیچی جاتی ہیں، وہاں اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو (تو جائز ہے)۔

يَعْمُرُونَكَ فَاِنَّمَا تَعْمُرُكَ وَتَحْيِيَّتُهُ ذِمَّتُهُ فَقَالَ: اَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَقَالُوا: اَسَلَّمَ مِنْكُمْ وَعَدَمُكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ تَدْخُلُ الْحَبَّةُ عَلَى مُوَسَّرَةٍ اَدمَ فَكُلُّ مَنْ يَزِلُّ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتَّى الْاَنَ؛

۶۸۶۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَيُّهَا الدِّیْنُ اَمَّا لَا تَدْخُلُوْا بَبُوْتَا غَیْرِ بَبُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَأْذِنُوْا وَتَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا وَكُلُّكُمْ عَیْدٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. فَاِنْ تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَّكُمْ وَاِنْ قُبِلَ لَّكُمْ اَنْ یُّدْعُوْا فَاسْجُدُوْا هُوَ اَسْلَمٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ یَمَّا تَعْمَلُوْنَ عَلَیْكُمْ عَلَیْكُمْ جَاهِلٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بَبُوْتَا غَیْرِ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَنَاسِكٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ وَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ یَحْسَنُ اِنْ نَیَسَا الْعَجَمَ یَكْفُفْنَ مِنْهُ وَمِنْ هُنَّ رَسْمٌ وَ سَمَنٌ قَالَ اَصْرَفَ بَعْرُكَ، یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ مِنْ اَنْبَاِیْهِمْ وَ یُحْفَظُوْا اَنْوَاجَهُمْ. وَ قَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا یَجِلُّ لَهُمْ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ یَعْفُضْنَ مِنْ اَنْبَاِیْهِمْ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَافِئَةً اَلْاَعْيُنِ مِنَ النَّظْرِ اِلٰی مَا نَهٰی عَنْهُ وَ قَالَ الدَّهْرِيُّ فِی النَّظْرِ اِلٰی الشَّیْءِ لَمْ تَحْصِنْ مِنَ الشَّیْءِ لَا یُصْلَحُ النَّظَرُ اِلٰی شَیْءٍ بِمِصْنَعٍ مِّمَّنْ یُشْفَعِی النَّظَرُ اِلَیْهِ وَاِنْ كُنْتَ صَغِیْرَةً وَ كَرِهَ عَطَاءُ النَّظَرِ اِلٰی الْحَبَوِ اَرَاغَ یُعْبَثُ بِسَكَّةٍ اِلَّا اَنْ یُشْرِیَ اَنْ

۱۱۵۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سلمان بن لیسان نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو قربانی کے دن اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا فضل خوبصورت مرد تھے جعفر اکرم لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے ایسی دوران میں قبیہ خشم کی ایک خوبصورت عورت بھی آنکھوں سے مسلوں پر چھنے آئی فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اس کا حسن انھیں پسند آ گیا تھا آنکھوں نے مل کر دیکھا تو فضل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے آنکھوں نے اپنا ہاتھ پیچھے لے جا کر فضل کی مٹھوڑی پکڑ لی اور ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا کہ اس کی طرف نہ دیکھ سکیں۔ پھر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ! حج کے بارے میں اللہ کا جو اپنے بندوں پر فرض ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بڑے سے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے نہیں بیٹھ سکتے کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنکھوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر نے خبر دی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن لیسان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راویوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلس تو بہت ناگزیر ہیں، ہم ان میں رد و مرو کے مسائل پگھلوں گے تو میں نے آنکھوں نے فرمایا، اگر مجلس تمہارے لیے اتنی ہی ضروری ہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی، راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر نہ اٹھائو رکھنا، تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا۔ مجلسی کا حکم دینا اور بائی سے دوکنا۔

۱۱۶۱۔ سلام یا اللہ تعالیٰ کے مہول میں سے ایک نام ہے۔

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اگر کم کم دیا ہی جواب دو۔

۱۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (امتواء اسلام میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے "سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو یوسف پر، پھر ایک مرتبہ جب آنکھوں نے

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلْمَانَ بْنُ يَسَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّا ذَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذِي هَرَّةٍ النَّحْبُ خَلَعَهُ عَلَى عَجْزَةِ أَحِلَّتِهِ - وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَهَيْئًا قَوَّيًّا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفَنِّمُهُمْ وَأَقْبَلَتْ أُمُّ لَاحِبٍ مِنْ خُثَمٍ وَهَيْئَتُهَا تَسْتَفْجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يُنْظَرُ الْيَمَانُ وَأَجْبَتْ خُثَمُهَا فَانْتَفَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يُنْظَرُ الْيَمَانُ فَخَلَفَ بِمِدَّةٍ فَأَخَذَ يَذْفُقُ الْفَضْلُ فَقَدَلَّ وَجْهَهُ مِنَ الشَّظْرِ الْعِجَاءِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَوْ زَكَتٍ أَوْ شَيْئًا كَثِيرًا لَا يَسْتَيْطِعُونَ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَمَهْلُ يَفْنِي عَنْهُ أَنْ أَحْبَبَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ مَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ وَالْجُلُوسُ بِالطَّرَفَاتِ فَقَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ حَاجٍ لَيْسَ يَدُ نَحْنُ فِيهَا فَقَالَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُ الْمَجْلِسِ فَأَعطوا الطريق حقاً تَأَوَّاهُ مَا حَقَّ الطريق يا رسول الله؟ قَالَ عَقِبُ الْبَعْرِ وَكَفَّ الْأَذَى وَرَدَّ السَّلَامَ وَأَرَادَ مَرَّ الْمَعْرُوفِ وَالنَّعْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ.

۱۱۶۱۔ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ بِنَحْوِهِ فَخَيَّرُوا يَا حَسَنَ وَمِنْهَا أَوْ رَدُّهَا.

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَهَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامَ عَلَى ميكائيلَ، السَّلَامَ عَلَى يونسَ، قُلْنَا اللَّهُمَّ

باب ۶۹۲ انشاء السلام

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بَعِيدًا دَاخِلًا مَرِيضٍ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهْيِ عَنِ الشَّرَابِ فِي الْفِتْنَةِ وَنَهْيًا عَنْ لُخْطِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ مَكُوبِ الْمَاءِ ثَرْدٍ وَعَنْ لُبِّ الْحَرِيرِ وَالسَّرِّيَابِ وَالْفَيْسَةِ وَالْأَسْبَرِ قِيٍّ

باب ۶۹۳ استلام بالمعرفة وغلب المعرفة

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَنَازِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَىُّ الرِّسْلَةِ خَيْرٌ قَالَ: نَطْعُ الطَّعَامِ وَنَقْضُ السِّلَاحِ عَلَى مَنْ عَدَفَتْ وَهَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَخْبَأَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ ثَلَاثَيْنِ فَيُعَذِّبُهُمَا وَخَيْرُهُمَا الْيَأَى. يُبْدَأُ بِالسَّلَامِ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنََّّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

باب ۶۹۴ آية الجواب

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشَرَ سِنِينَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۲۔ انشاء سلام

۱۱۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے اشعث بن ابی الشعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن معرووف نے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتیں حکم دیا تھا۔ بیماری کی بیماری پر پسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکے (دالے) کے جواب دینے کا، کھڑکی دھونے کا، منظم کی دھونے کا۔ انشاء سلام (سلام کو دینے اور بکثرت سلام کرنے کا، قسم حق اٹھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنکھوں پر چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی گڑھی پینے سے بھی منع فرمایا تھا۔ مدیثر (ریشم کا زین) پر سوار ہونے سے ریشم اور دیریا پینے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق (پینے سے منع فرمایا تھا)۔

۶۹۳۔ متعارف اور غیر متعارف سب کو سلام کرنا۔

۱۱۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے طہیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالخیر نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنکھوں پر فرمایا، بیکہ مخلوق خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ اسے بھی جسے تم پہنچاتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہنچاتے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید یعنی نے اور ان سے ابوالیوب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے کہ جب وہ میں تو ایک طرف منہ پھیرے اور دوسرا دوسری طرف، اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔ اور سفیان نے بیان کیا کہ انھوں نے یہ حدیث زہری سے تین مرتبہ سنی۔

۶۹۴۔ پردہ کی آیت۔

۱۱۶۸۔ ہم سے احمد بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبری، انھیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبری کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منورہ (ہجرت

صَوَّأَتْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْكَنَةَ خَيْرًا مِنْ رَسُولٍ
صَبَّ مَسْكَنَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ أَقْبَرُ مِنْ كَلْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلُ مَا
نَزَلَ فِي مَبْنِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ: أَهْلِبِي الْبَيْتَ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْكَ
وَسَلَّمَ بِمَا عَرَفْتُ فَدَا مَا الْقَوْمُ فَأَمَّا بُدَا مِنْ
الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ سَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوا الْكَلْبَ فَغَاوَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ
خَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَخَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ
حُجْرَةَ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا
فَرَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ
وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ فَدَا خَرَجُوا فَأَنْزَلَ آيَةُ
الْحِجَابِ فَفَتَرَبَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ۝

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ
أَبَا حَدَّثَنَا أَبُو جَحْشٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَزَلَ فِي مَبْنِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَلْبَةً
يَتَمَيَّأُ لِيُقِيَّامَ فَلَمْ يَقُمْ وَمَا لَكَ قَامَ
فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ
وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ
فَأَذَانُ الْقَوْمِ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا فَأَنْتَلَقُوا
فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى
دَخَلَ فَدَا هَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْفِي الْحِجَابَ

کر کے تشریف لائے تو آپ کی عمر دس سال تھی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ کی زندگی
کے باقی دس سالوں میں آپ کی خدمت کی۔ اور میں پردہ کے حکم کے مستحق بہ
سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس
کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس رات ہوا
جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے
بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی۔ آنحضرتؐ ان کے دو گھاتے اور اپنے صحابہؓ
کو دعوت دہم پر بلایا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر سب حضرات چلے گئے لیکن چند
حضرات حضور اکرمؐ کے پاس بھی باقی رہ گئے اور بہت دیر تک وہیں ٹھہرے۔ اسے
راور آپس میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضرتؐ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں
بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا گیا تاکہ وہ درگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرتؐ چلے رہے اور
میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ چلا رہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک
پہنچے آنحضرتؐ نے سمجھا کہ وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اس لیے واپس تشریف
لائے اور میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ واپس آیا لیکن آپ جب زینب رضی اللہ عنہا
کے حجرہ میں داخل ہوئے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے اور ابھی نہ واپس
نہیں گئے تھے۔ آنحضرتؐ دوبارہ دہان سے واپس تشریف لائے اور میں بھی
آنحضرتؐ کے ساتھ آیا جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک پہنچے
تو آپ نے سمجھا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں۔ آپ پھر واپس آئے اور میں بھی آپ
کے ساتھ واپس آیا تو واقعی لوگ جا چکے تھے۔ پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور
آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا۔

۱۱۶۹۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان
کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان سے ابو جحش نے حدیث بیان کی اور ان
سے ابی زینب نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ
عنہا سے نکاح کیا تو لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے
رہے، آنحضرتؐ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ کھڑے ہونا چاہتے ہیں تاکہ
جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی چلے جائیں، لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے جب آنحضرتؐ
نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ کے کھڑے ہونے پر قوم کے جن لوگوں کو
کھڑا ہونا تھا وہ بھی کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور
جب آنحضرتؐ اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے رہے
تھے (آنحضرتؐ واپس ہو گئے) اور پھر جب وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور چلے

بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى:
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
 إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ
 مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ
 السُّدِّيِّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ بِكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَحَبُّ
 نِسَائِكَ تَأَلَّتْ فَكُلَّمَا تَعَمَّلَ وَكَانَ أَسْرَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى الْبَيْتِ فِيَكُلُّ الْمَنَاجِيعَ
 فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِبُيُوتِهَا مَعَهُ وَكَانَتْ أَمْرًا طَوِيلَةً فَذَكَرَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ
 يَا سَوْدَةُ حِزْمًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَنْزَلَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ

بَابُ ۶۹۵
 الَّذِي سَيُتَذَكَّرُ مِنْ أَجْلِ
 النَّبِيِّ

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 قَالَ الْمَرْثَدِيُّ خَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ حَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ
 بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَسْأَلُكَ رَجُلًا مِنْ جُحْدٍ
 فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْتَكُ
 بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ
 لَطَعَنْتُ بِهِ فَا عَيْنَكَ إِنَّمَا جَعَلَ
 الَّذِي سَيُتَذَكَّرُ مِنْ أَجْلِ
 النَّبِيِّ

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا
 عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
 رَجُلًا أَطْلَعَ مَعَ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کئے تو میں نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع دی آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے
 میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اُسے لوگو جو ایمان لے آئے ہر نبی کے گھر میں داخل
 ہو آخر تک۔

۱۱۶۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یعقوب نے خبر دی ان سے
 میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن سنان شہاب نے بیان کی
 کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
 مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ سے
 کہا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ ازواج مطہرات کا پردہ کرائیں بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے
 ایسا نہیں کیا اور ازواج مطہرات رفع محبت کے لیے صرف رات ہی کے وقت
 نکلتی تھیں۔ اس وقت گھر دل میں بیت الخلا نہیں تھے ایک مرتبہ سودہ بنت
 زمعہ رضی اللہ عنہا باہر گئی ہوئی تھیں ان کا دل بہ تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 نے انھیں دیکھا اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا سودہ
 میں نے آپ کو پہچان لیا آپ نے اس لیے کہا کہ یہ تو آپ پر وہ کے حکم کے نازل ہونے
 کے بڑے متمنی تھے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پر وہ کی آیت نازل کی۔

۶۹۵۔ اجازت کا حکم اس لیے ہے تاکہ رپڑیوٹ کاموں پر نظر
 نہ پڑے۔

۱۱۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
 بیان کی ان سے نہری نے بیان کیا (سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث نہری سے
 سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو۔ اور اس میں کسی شرا
 شک کی گنجائش نہیں) اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑی سوراخ میں سے دیکھا آنحضرتؐ کے پاس اس
 وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپؐ سر مبارک کھا رہے تھے آنحضرتؐ نے ان سے
 فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تہدی آنکھ میں چھپو دیتا
 (اندر داخل ہونے سے پہلے) اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی
 رپڑیوٹ چیز) نہ دیکھی جائے۔

۱۱۶۲۔ ہم سے محمد بن حجاج نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زبیر نے حدیث بیان
 کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک
 صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جوڑے میں جھانک کر دیکھا تو آنحضرتؐ ان

وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْيَتِيمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَشْفَعِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَتَقُولُ لِلْيَتِيمِ يَحْسِلُ
السَّجْدُ لِيَطْعُمَهُ ؟

باب ۶۹ بَيْنَا الْجَوَارِحُ دُونَ الْفَرَجِ :

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ : لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ . حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نَاعِمُ الدَّرَّاجِ أَنَّ الْخَلِيزَ
مَعْنَى ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
مَا أَرَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى
ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الدِّنَارِ أَذَمَكَ ذَلِكَ لَوْ خَالَه
فَزِنَا الْعَيْنِ السَّخِرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمُنْطَقُ
وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهَى وَانْفَرَجَ
بِعَمَلٍ ذَلِكُ كَعَلُهُ
أَوْ يَكُونُ لَهُ :

باب ۷۰ السَّلَامُ وَالرَّسْمُ أَنْ تَلَا ثَلَاثًا -

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا
تَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا :

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي جُلُوسٍ مِنْ حُجَّالِيسِ
الْقَضَا إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُومٌ - فَقَالَ
إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَمْرٍو ثَلَاثًا فَكَوْنُ قَدْ لِيَ فَرَجَعْتُ
فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ ؟ قُلْتُ : اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُجِزْ
لِيَ فَرَجَعْتُ ، وَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرف تر کاجل یا بہت سے جملے کر پڑھے ، گویا میں انخیز کو دیکھ رہا ہوں ،
ان صاحب کی طرف اس طرح چپکے چپکے تشریف لارہے تھے (گویا آپ وہ چپل
انہیں چھو دیں گے۔

۶۹۶ - شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کی زنا ۔

۱۱۶۳ - ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان
سے ابن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان
کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صغیر و گناہوں سے مشابہ میں نے اور
کوئی چیز نہیں دیکھی ۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی۔
انہیں عمر بن زبیری ، انہیں ابن طاووس نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی چیز صغیر و گناہوں سے مشابہ اس
حدیث کے مقابل میں نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابل میں زنا میں سے اس کا
حصہ لکھ دیا ہے ۔ جس سے وہ لاعلمہ و دجلہ ہوگا ۔ پس اگھر کسی نے زنا دیکھا ہے
زبان کی زنا بولنا ہے ۔ دل کی زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے
اور شرمگاہ ان سب چیزوں کی تصدیق کر دیتی ہے (اگر واقعی زنا میں ملوث ہو
گیا یا جھٹلا دیتی ہے (اگر سچا رہا ۔)

۶۹۷ - سلام اور اجازت تین مرتبہ ہونی چاہیے ۔

۱۱۶۴ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ، انہیں عبدالمعز نے خبر دی ، انہیں
عبداللہ بن مثنیٰ نے خبر دی ، ان سے شامہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سلام کرتے (اور جواب
دے مٹا) تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے ۔ اور جب آپ کوئی بات فرماتے تو زیادہ
سے زیادہ تین مرتبہ سے دہراتے ۔

۱۱۶۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ، ان سے یزید بن خصیفہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مسر بن سمیع نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا
کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے ، جیسے گھبرائے ہوئے ہوں ، انہوں نے
کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن مجھے
کوئی جواب نہیں ملا ۔ اس لیے واپس چلا آیا (جب عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں
نے دریافت فرمایا کہ اندر کس نے نہیں کیا بات مانع تھی ؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ

إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ لِدَاكُمَا فَكَلِمَةُ ذَيْنَ لَكَ
 فَكَلِمَةُ جَعٍ ، فَقَالَ اللَّهُ تَقِيْمَنَّ عَلَيْهِ مَبِيَّةٌ
 أَمْ يَكْفُرُ أَحَدٌ سَعِيَهُ مِنَ السَّيِّئِ مَكِيٍّ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُجَابُ بْنُ كَعْبٍ : وَاللَّهِ مَا
 يَصُغُرُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ النَّعْوَمِ فَكُنْتُ
 أَصْغَرُ النَّعْوَمِ فَكُنْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ
 أَنَّ السَّيِّئَ مَكِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي
 زَيْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
 عَنْ يَسْرِ سَمِعْتُ أَبَا
 سَعِيدٍ يَهْلِكُ

باب ۶۹۸ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ
 يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ إِذْنُهُ

۱۱۶۴ // حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ -
 وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ أَخْبَرَنَا جُبَايِدُ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ بَنِي قَدَاحٍ فَقَالَ : يَا هَؤُلَاءِ
 أَهْلُ الصَّفَةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ ، قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ
 فَأَقْبَلُوا فَأَسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

باب ۶۹۹ التَّسْلِيمُ عَلَى الصَّبْيَانِ
 ۱۱۶۵ // حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُنَاءِ عَنْ أَبِي بَلْعَمٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَبِيَّانٍ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ :
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الرِّجَالِ عَلَى التَّيْمَانِ
 وَالتَّيْمَانِ عَلَى الرِّجَالِ

انڈر آنے کی اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو واپس چلا گیا۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت
 چاہے اور اسے اجازت دے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا واللہ انھیں اس حدیث کے لیے کوئی گواہ لانا ہوگا (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
 عیسیٰ والوں سے پوچھا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے انھنوں سے یہ حدیث
 سنی ہو؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ ہمارے ساتھ وہ اس کی
 گواہی دینے، سوا جماعت میں سب سے کم عمر شخص کے اور کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔
 اور میں ہی جماعت کا وہ سب سے کم عمر فرد تھا میں ان کے ساتھ تھا کہ گیا اور
 عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اور ابن
 المبارک نے بیان کیا انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ ان سے یہ حدیث بیان
 کی، ان سے لبرنے اور انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی۔

۶۹۸ - اگر کوئی شخص بلائے پر آیا ہو تو اسے بھی اجازت لینا

چاہیے (اندر داخل ہونے کے لیے)؛ سعید نے قتادہ کے واسطے
 سے بیان کیا ان سے الراح نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ
 نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی (دلائل) اس کے لیے اجازت

۱۱۶۶ // ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان
 کی اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن
 ذر نے خبر دی انھیں مجاہد نے خبر دی اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راک کے گھر میں داخل ہوا، انھنوں
 نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا، ابوبررہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ
 اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں ان کے پاس آیا اور انھیں بلا لایا وہ آئے اور
 (انڈر آنے کی) اجازت چاہی، پھر جب اجازت دی گئی تو داخل ہوئے۔

۶۹۹ - بچوں کو سلام کرنا۔

۱۱۶۷ // ہم سے علی بن الحوئے نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں
 سعید نے، انھیں ثابت بنانی نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
 آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۰۰ // مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں
 کو۔ پ

وَسَلَّمَ سَكَبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مَحْتَهُ قَطِيفَةً
 فَذَكِيَّةً وَاسْدَافَ وَرَأَاةً أَسَامَةً مِنْ زَيْدٍ وَهُوَ
 نَعُودُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
 وَذَلِكَ قَبْلَ دَفْعِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
 أَخْلَعُ لَامِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِدَّةٌ زَانَةٌ وَثَانُ
 وَالنَّعُودُ وَفِيهِمْ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ ابْنُ سَكُولٍ، وَفِي
 الْمَجْلِسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ
 عَجَابَةُ الدَّائِيَةِ خَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ أَنْفَعُ بَدَائِهِ
 ثُمَّ قَالَ: لَا تَغْبِرُوا عَلَيَّاسُكُمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَذَاعَهُمْ إِلَى
 اللَّهِ وَقَدْ أَعْلَمَهُمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ
 ابْنُ سَكُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أُحْسِنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ
 مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَاسْمَعْ إِلَى
 رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ - قَالَ
 ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحْبُذُ ذَلِكَ،
 فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالنَّعُودُ حَتَّى هَمُّوا
 أَنْ يَتَوَاسَّوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَجْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ وَابْتَنَهَ حَتَّى مَخَلَ
 عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَكْرَهْتُمْ مَا قَالَ أَبُو
 حُبَابٍ؟ يَرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَجْبَةَ، قَالَ كُنَّا وَكُنَّا - قَالَ
 اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ
 أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ
 هَذِهِ الْبَحْرِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّهُوا فَيَعْبُدُوهُ
 بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا سَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْبَاطِلِ
 أَعْطَاكَ شَرِيقَ بَيْدَلِكٍ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا
 سَأَلْتُ، فَعَفَا عَنْهُ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

يَا هُوَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ عَلَى مَنْ إِذْ تَرَى
 ذُنُوبًا وَلَمْ يَدْرِ سَلَامَةً حَتَّى تَتَبَيَّنَ ذُنُوبُهُ

جس پر پاؤں بندھا ہوا تھا اور نیچے مذک کی بنی ہوئی ایک مجلس چادر کچی ہوئی تھی۔
 آنحضرتؐ نے سواری پر اپنے پیچھے اسام بن زید رضی اللہ عنہ کو بٹھایا تھا۔ آپؐ بنی حارث
 بن خزرج بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا
 رہے تھے۔ یہ جنگ بیدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ ایک مجلس سے گزرے
 جس میں مسلمان بت پرست، مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے عبد اللہ بن
 ابی بن سلول بھی شریک میں تھا۔ مجلس میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی
 موجود تھے جب مجلس پر سواری کا گرد و پاؤ عبد اللہؓ نے اپنی چادر سے اپنی
 ناک چھپائی اور کہا کہ ہمارے اوپر غبارِ رزائز آؤ۔ پھر حضورؐ اکرمؐ نے سلام کیا اور
 وہاں رک گئے اور فرکر انھیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کیلئے قرآن مجید کی
 تلاوت کی عبد اللہ بن ابی بن سلول بلا، میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر
 ہوں۔ اگر وہ چیز حق ہے جو تم کہتے ہو تو ہماری مجلسوں میں اگر ہمیں تکلیف نہ
 دیا کرو۔ اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو
 اس پر عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آنحضرتؐ ہماری مجلسوں میں تشریف لیا
 کریں۔ کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں
 اس بات پر تو تو میں میں برسے لگی اور فریب تھا کہ وہ کوئی ارادہ نہ کر سکتے تھے اور
 ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ لیکن آنحضرتؐ انھیں برابر خاموش کر لے رہے۔
 اور جب وہ خاموش ہو گئے (اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو آنحضرتؐ اپنی سواری
 پر بیٹھ کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا
 سعد! آپ نے نہیں سنا کہ ابوجہاب نے آج کیا بات کہی ہے۔ آپ کا اشارہ
 عبد اللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یہ یہ باتیں کہی ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے
 عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔ اور درگزر فرمائیے اللہ تعالیٰ
 نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطا فرمایا تھا۔ اسی یعنی (مدینہ منورہ) کے
 لوگ آپؐ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے اس پر متفق ہو گئے تھے کہ
 اسے (عبد اللہ بن ابی کو تاج پہنائیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن
 جب اللہ تعالیٰ نے اس حضورؐ کو اس حق کی دہر سے غم کر دیا جو اس نے آپؐ کو
 عطا فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا
 ہے جو آپؐ نے دیکھا چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے معاف کر دیا۔

۶۰۵۔ جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا، اور اس وقت
 تک اس کو سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر

نہیں ہو گیا اور کہتے وہ دن تک گنہگار کا توبہ کرنا ہر سہ ماہ ہے اور
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام دیکرو۔
۱۱۸۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور
ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔
وہ بیان کرتے تھے کہ جب وہ غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں انھوں
کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور یہ انفرادہ لگاتا تھا کہ انھوں نے جواب
سلام میں بڑے مبارک بلائے یا نہیں، آخر پچاس دن گزر گئے اور انھوں
نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا منازعہ کر کے بوجہ اعلان کیا۔

۶۰۶۔ ذمیر کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے۔

۱۱۸۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں
زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ
”السام علیک“ انھیں موت آئے، میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے جواب
دیا ”وعلیک السام واللعنۃ“ انھوں نے فرمایا عائشہ صبر سے کام لو کہ نبی اللہ
تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!
کیا آپ نے سنائیں کہ انھوں نے کیا کہا تھا، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ان کا
جواب دے دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور انھیں بھی)۔

۱۱۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہودی تمہیں سلام کریں اور اگر ان میں
سے کوئی ”السام علیک“ کہے تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیک“ (اور
انھیں بھی) کہہ دیا کرو۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے خبر
بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی، ان سے انس بن مالک نے
استیعنہ نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہو۔

۶۰۷۔ جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کا

وَالِی مَتَى تَتَّيْنَن تَوْبَةً لِّعَاصِيٍّ۔ وَقَالَ عَبْدُ
بْنُ عَمْرِو وَلَا تَسْكَبُوا عَلَى شَرِّبَةِ الْخَمْرِ۔
۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكْيُزٍ حَدَّثَنَا النَّدِیْتُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قَبُولِهِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسْلِمَ۔ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرِيكَ
سَفْتِيهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَهْلًا؟ حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسِينَ
لَيْلَةً وَأَذَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَبَّعُ اللَّهُ عَلَيْنَا حِينَ مَلِكِي

بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ السَّلَامُ
۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَبِلْنَاهُمْ فَقُلْتُ
عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَلَّا يَأْتِي عَائِشَةَ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّحْفَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَافٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُم السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ وَأَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ
بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مِنْ تَجَنُّدِ رَحْمَتِي

السُّلَيْمِيُّ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُرَدَّ

۱۱۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو سَافٍ بْنُ مَهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
 إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبِعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَدَامِ وَآبَا
 مَرْثَةَ الْعَنُوتِيُّ وَكُنَّا نَارِي قَتَالَ أَنْطَلِقُوا
 حَتَّى نَأْتُوا وَصَلَةَ خَازِجٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً قِوَتْ
 الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا مَخِيفَةٌ مِنْ خَاطِبٍ بَنِي إِفْلَحَ
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ فَأَذْرَكُنَا سَيْدٌ عَلَى جَبَلٍ
 لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُنَّا مِنْ أَيْكُنَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ؟ قَالَتْ مَا مَعِيَ
 كِتَابٌ فَأَخَذْنَا بِهَا مَا نَبْعَيْنَا فِي سَاطِعِهَا فَمَا وَجَدْنَا
 شَيْئًا، قَالَ مَا حَبَايَا مَا نَزَى كِتَابًا، قَالَ قُلْتُ لَقَدْ
 عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي يُخَالِفُ بِهِ لَخُرَجَتِ الْكِتَابُ أَوْ لَجَجَرْدَتْ
 قَالَتْ فَلَمَّا أَتَيْتُ الْحِجَةَ مَتَّيْ أَهْوَتْ بِيَدِي إِلَى مَجْرُفَةٍ
 فِي مَجْرُفَةٍ بَكْسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
 بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا
 حَمَلَكَ يَا خَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكُونُ
 مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ ،
 أَسَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا مَيْدَةً فَعَزَّ اللَّهُ
 بِهَا عَنْ أَحَدٍ وَمَا لِي وَكَيْسٍ مِنْ أَمْعَابِكَ هَذَا
 إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ
 قَالَ - مَهْ قَوْلَا تَقُولُوا لَهَذَا الْخَيْرُ
 قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعَانِي
 فَأَنْصُوبُ عَنْقَهُ قَالَ فَقَالَ : يَا عُمَرُ
 وَمَا مِنْ رِيكٍ لَعَلَّ اللَّهَ قَتَلَ

خط دیکھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی :

۱۱۸۹۔ ہم سے یوسف بن بہلول نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادريس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حصین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثد غفوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، ہم سب گھوڑوں سوار تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روضۂ خازج، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر پہنچو تو وہاں تمہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس خاطب بن ابی بلتعجہ کا ایک خط ہو گا جو مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پایا۔ وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہیں پر (دلی جہاں) آنحضرت نے بتایا تھا۔ بیان کیا کہ ہم نے اس سے کہا کہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو کھینچا یا اور اس کے کچادہ میں تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہیں ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں کہیں کوئی خط نظر نہیں آتا؛ بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ حضور اکرم نے غلط بات نہیں کہی ہے قسم ہے اس کی جس کی قسم کھاتی جاتی ہے، تم خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کر دوں گا۔ بیان کیا کہ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں واقعی اس معاملہ میں سنجیدہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک چادر ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھی، اور خط نکالا بیان کیا کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے دریافت فرمایا، خاطب تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرے اندر کوئی تغیر و تبدل نہیں آئی ہے۔ میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ (قریش پر آپ کی فوج کشی کی اطلاع دوں اور اس طرح) میرا ان لوگوں پر احسان ہو جائے اور اس کی وجہ سے اللہ میرے اہل اور مال کی طرف سے (ان سے) مدافعت کر لے۔ آپ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کے مکہ معظمہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ ان کے مال اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کر لے گا۔ آنحضرت نے فرمایا، انھوں نے سچ کہہ دیا ہے۔ اب تم لوگ ان کے بارے میں سوا جھگڑائی کے اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ اس پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھ اجازت

بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ قرظ کے پہری سعد رضی اللہ عنہ کو نکالتے بناتے پر پتا رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا (آنحضرت نے) فرمایا کہ اپنے میں سب سے افضل (کے لیے کھڑے ہو جاؤ) پھر وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھ گئے اور آنحضرت نے فرمایا کہ لوگ آپ کی تائیدی پر آمادہ ہیں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری نصیحت کرتا ہوں کہ ان میں جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں عورتوں کو قتل کر دیا جائے، آنحضرت نے فرمایا کہ آپ نے وہی نصیحت کیا جس نصیحت کو فرشتے نے کر آیتھا۔ ابوعبد اللہ مصنف نے بیان کیا کہ مجھے میرے بعض اصحاب نے ابوالولید کے واسطے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول (علی کے بچائے بعد) "الی" حکم نقل کیا ہے۔

۱۱۱ - مصنف - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تو میری دونوں ہتھیلیاں آنحضرت کی ہتھیلیوں کے درمیان تھیں اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور رتوب کے قبول ہونے پر مجھے مبارکباد دی۔

۱۱۲ - ہم سے عمر بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے بہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا مصافحہ کا دستور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۱۳ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وجبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیرہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہری نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آنحضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

۱۱۴ - دونوں ہاتھ پکڑنا۔

اور صلح بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهِيلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَحَدَ قُرَظٍ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ - سَعْدٍ فَأَسَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَبَاءَ فَقَالَ: قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ أَوْ قَالَ غَيْرُكُمْ فَقَدْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ قَالَ فَأَقْبَلَهُمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَنَبِيُّهُمْ دَمَارِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حُكِمَتْ بَيْنَا حُكْمٌ بَيْنَ الْمَلِكِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَفْهَمُنِي بَعْضُ أَهْلِهَا عَنْ أَبِي النَّوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمٍ:

بِأَنَّ الْمَصَافَحَةَ - وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْثَةَ وَكَهْنُ بَيْنَ كَفَيْهِ - وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: وَخَلَّتِ الْمَسْجِدَ فَأَذَا يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ إِنَّهُ لَهَلَكَةُ بْنُ عَبِيدٍ اللَّهُ يُهْرُؤِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَذَا فِي:

۱۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ كَاتِبِ الْمَصَافَحَةِ فِي الْمَعَارِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ:

۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَجْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ حَبَّابَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:

بِأَنَّ الْآخِذَ بِالْيَدِ يَنْ - وَمَصَافَحَ حَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَدًا مِيَةً:

۱۱۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا۔ کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سجرہ البرم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا، اس وقت میرے ہاتھ آنحضورؐ کی ہتھیلیوں کے درمیان میں تھے، اس طرح سکھایا جس طرح آپ قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے، التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ آنحضورؐ اس وقت حیات تھے حبیب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم (خطاب کا صیغہ کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے "السلام" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ۵۔ ۶۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا إِذْ يَقُولُ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَجْرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ بَيْنَ كَفَتَيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا عَلَّمَنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ يَتْلُو وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اسْتَلَمَ مُعَلِّكَ أَتَيْهَا السَّبَّحُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسْتَلَمَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا فَلَمَّا قَبِضَ قُلْنَا اسْتَلَمَ مُعَيِّنِي عَلَى السَّبْحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الحمد لله تفہیم النجاری کا پچیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۶ چھیسو ایل پاره

باب ۳۱۔ الْمُعَاقِبَةُ وَقَوْلُ الرَّبُّلِ كَيْفَ

۷۱۳۔ معانقہ اور کسی کا یہ کہنا کہ صبح کیسے گزاری؟

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَجَرَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ يَارِثًا فَأَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ لَا تَرَاكَ أَنْتَ بِاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدَ الْعَقَّادِ اللَّهُ إِنْ لَمْ يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبُوتُنِي فِي وَجْعِهِ وَإِنْ لَأَعْرِفُ فِي وَجْعِهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَمُوتَ قَدْ ذَهَبَ نَارِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ لَكُمْ لَيْسَ لَكُمْ إِلَّا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيمَتُهُنَّ لَا يَبْعِلُنَهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنْ لَمْ يَسْأَلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا؛

باب ۳۲۔ مَنْ أَجَابَ يَلْبِثُكَ وَسَعْفُكَ

۷۱۴۔ جس نے "لَبِثُكَ وَسَعْفُكَ" سے جواب دیا؟

۱۱۹۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں بشر بن شعیب نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ یعنی ابن ابی طالب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے نکلے، یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آنحضرت کی وفات ہوئی تھی، لوگوں نے پوچھا، ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت) حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، سکون رہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر فرمایا، کیا تم آنحضرت کو دیکھتے نہیں، واللہ! تین دن کے بعد تمہیں دیکھنے سے جھکا پڑے گا۔ واللہ میں جانتا ہوں کہ حضور اکرم اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنی عبد المطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب جانتا ہوں اس لئے ہمارے ساتھ رسول اکرم کے پاس چلو تاکہ پوچھا جائے آنحضرت کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں رہے گی، اگر ہمیں لوگوں کو ملنی ہے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ اور دوسروں کے پاس جائے گی تو ہم عرض کریں گے تاکہ حضور ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ اگر ہم نے اس حضور سے خلافت کی درخواست کی اور اس حضور نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی نہیں دینگے میں تو آنحضرت سے کبھی اس کے متعلق نہیں پوچھوں گا؛

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ، أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ وَمِثْلَهُ ثَلَاثًا هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ؟ إِنْ يَتَعَبَّدُونَ وَلَا يَشْكُرُونَ بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلَّا تَذَرِي مَا حَقَّ الْإِبْعَادُ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنْ لَا يَعْبُدُوا مُسْخَرًا

آپ حضورؐ کی دیر چلتے رہے اور فرمایا۔ اے معاذ! میں نے عرض کی کہ کیا حق ہے؟ یہ کہ انہیں عذاب نہ دے؟

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا هُدَايَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي لَرَبْدَةَ قَالَ، كُنْتُ أَمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّكَ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا دَاوُدَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُحَدِّثَ لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَنِّي كَيْلَهُ أَوْ ثَلَاثٌ يَنْدِي مِنْهُ دِينَارًا إِلَّا أَرْصُدُهُ لِيَدَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا أَوْ أَرَأَيْتَ يَدُهُ. ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا دَاوُدَ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ، أَلَا تَعْلَمُونَ هُمْ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْعُرْ يَا أَبَا دَاوُدَ حَتَّى أَجْعَلَ فَاظْلُقَ حَتَّى تَغَابَ عَنِّي فَسَبَّحْتَ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عِزٌّ مَنِ يَرْسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْعُرْ فَمَكُنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَّحْتَ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عِزٌّ مَنِ لَكَ

۱۱۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آں حضورؐ کے پیچھے سوار تھا، آں حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا "لبیک وسعدیک" (حاضر ہوں، حکم کی بجا آوری کے لئے) پھر آں حضورؐ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا اس کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) ... یہ کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہریں پھر "لبیک وسعدیک" فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کریں تو اللہ پر بندوں

۱۱۹۷۔ ہم سے ہدایہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث۔

۱۱۹۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی (کہا کہ) والد ہم سے ابو زر رضی اللہ عنہ نے مقام زہدہ میں حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑی دکھائی دی آں حضورؐ نے فرمایا اے ابو زر مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑی کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گزر جائے یا (آں حضورؐ نے ایک رات کی بجائے) تین رات (فرمایا) کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے، سوا اس کے کہ جو میں قرعہ کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں (میں اس سارے سونے کو) اللہ کی مخلوق میں اس طرح تقسیم کر دوں گا، ابو زر رضی اللہ عنہ نے اس کیفیت کو اپنے ہاتھ سے ہمیں دکھایا پھر آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابو زر! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا۔ زیادہ جمع کرنے والے ہی (دُوب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوتے ہیں، سوا اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس طرح خرچ کرے اکثریت کے ساتھ خرچ کرے) پھر فرمایا ہمیں ٹھہرے ہو ابو زر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو اس لئے میں نے اس حضہ کو دیکھنے کے لئے جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضرت کا ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ بٹھنا، چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آنحضرت تشریف لائے تو) میں نے عرض کی، میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آجائے، پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا، اس لئے یہیں ٹھہر گیا، اس حضہ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے

کہ میری امت کا جو بھی فرد اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہوگی، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، (الغش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں، زید نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مقام بزد میں بیان کی تھی الغش نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو صلح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور ابو شہاب نے الغش کے واسطے سے بیان کیا (ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ اگر سونا اعدہ پہاڑی کے برابر بھی ہو تو میں پسند نہیں کروں گا کہ امیرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

باب ۷۰۔ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

۷۰۔ کوئی شخص کسی دوسرے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے؛

۱۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے،

۷۱۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادگی کر لیا کرو، تو کشادگی کر لیا کرو، واللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں مزید افراد کے لئے گنجائش پیدا کرنے کے لئے کھڑے جاؤ تو اٹھ جا کر کھڑے ہو؛

۱۲۰۰۔ ہم سے خلا دبن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھ

البتہ (آنے والے کو مجلس میں) جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو، اور

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْبِلُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ؛

باب ۷۱۔ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ

فَامْتَسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ اشْرَوْا فَانْشَرُوا الْآيَةُ؛

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَهُ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَمَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما پانہز کرتے تھے کہ کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے،

وَيَجْلِسُ فِيهِ اَخَرٌ دَايِكُنْ تَقْسَحُوا وَتَوْشَعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ

۷۱۷۔ جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا، یا کھڑے ہونے کے لئے اہتمام کیا، تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں،

باب ۱۷۔ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ اَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ اَصْحَابَهُ اَوْ يَهَيِّئَ لِلْقِيَامِ يَقُومُ النَّاسُ

۱۲۰۱۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے معتمد نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابو جازع کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں۔ تھے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ نے اس کا اظہار کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے تھے لیکن لوگ (جو بیٹھے باتیں کر رہے تھے) کھڑے نہیں ہوئے جب آپؐ نے یہ دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے جب آپؐ نے حضورؐ کھڑے ہو گئے تو آپؐ کے ساتھ اور بھی صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ اندر جانے کے لئے تشریف لائے لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے بیان کیا کہ پھر میں آیا اور میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ وہ (تین حضرات) بھی جا چکے ہیں، آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے، میں نے بھی اندر جانا چاہا، لیکن آنحضرتؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو انہی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں (اجازت

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ اَبِي يَزِيدَ كُرْعَةَ عَنْ اَبِي مَجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَعْفَرٍ دَعَا النَّاسَ طُعْمًا ثُمَّ جَلَسُوا يُتَخَذَتُونَ قَالَ فَاقْتَدَ كَانَهُ يَهَيِّئُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا قَلَمَا رَأَى ذَلِكَ قَامَا قَلَمَا قَامَ قَامَا مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ كَمَلَاةٍ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ انْتَهَمُوا قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَبَعَثْتُ فَاخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَقَدْ هَبْتُ ادْخُلُ فَارْجُلِي الْجَعَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِذَا هُوَ يُكُونُ نَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ غَيْبًا

دی جائے ارشاد) "اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عِظْمًا" تک،

باب ۱۸۔ الْاِغْتِبَاءُ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقَرْصُ وَالْاِغْتِبَاءُ

۷۱۸۔ ہاتھ سے اختیار کرنا یہ قرقار کو کہتے ہیں (یعنی اس

طرح سرین پر بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملائی جائیں

اور دونوں ہاتھوں سے ہنڈی پکڑے رہا جائے،

۲۰۲۔ ہم سے محمد بن ابی غالب نے حدیث بیان کی انہیں ابراہیم بن منذر عزامی نے خبر دی ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ناخ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھ سے اس

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ اَبِي خَالِبٍ اخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَّاحِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ قَيْزٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَوَابِعَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِقَنَاءِ اللَّعْبَةِ مُعْتَبِرًا يَدِي هَكَذَا ۱۹۷
 بَاب ۱۹۷ - مَنَ أَنْكَارُ بَيْنِ يَدَيِ أَصْحَابِهِ
 قَالَ خَبَابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَمِّدٌ يَرُدُّةً قُلْتُ لَا تَذْخُرُ
 اللَّهُ؟ فَقَعَدَ ۱

طرح اقباء کئے ہوئے دیکھا،
 ۱۹۷۔ جو اپنے ساتھیوں کے سامنے کسی چیز پر ٹیک لگا
 کر بیٹھا۔ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک
 چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کی اے حضور
 اللہ سے دعا نہیں کرتے! آپ (یہ سن کر) بیٹھ گئے،

۱۲۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل
 نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن
 بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ایک میں تھیں سب سے بڑے گناہ کی خبر دوں؟ صحابہ
 نے عرض کی، کیوں نہیں یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک
 کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا،

۱۲۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی اور ان سے بشر نے اسی طرح
 حدیث بیان کی (اور یہ بھی بیان کیا کہ) اے حضور پر ٹیک لگائے ہوئے تھے
 پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ہاں، اور جھوٹی بات بھی، اے حضور! اسے
 بار بار دہراتے رہتے کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جاتے،
 ۱۲۰۵۔ جو کسی ضرورت یا کسی اور مقصد کی وجہ سے تیز

چلا،

۱۲۰۵۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن یحییٰ نے
 حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے عقبہ بن خالد رضی
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر
 پڑھائی اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ آپ گھر میں گئے۔
 ۱۲۰۶۔ تخت،

۱۲۰۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان
 کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الطفلی نے، ان سے مسروق نے، اور
 ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں اُکھنڈ اور قبلہ کے درمیان
 لیٹی رہتی تھی، مجھے کوئی ضرورت ہوتی لیکن میں اٹھنا پسند نہیں کرتی تھی
 البتہ آپ کی طرف سے رخ کر کے اہستہ سے کھسک جاتی تھی،

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرُ بْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالُوا بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَا شَرُّكَ بِالْأَمَلِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
 ۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ
 دُكَّانٍ مُتَكِنًا نَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا دَقُولُ الزُّورَ قَسَا
 نَأَى يَكْزُرُهَا حَتَّى لَمْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ ۱

بَاب ۱۹۸ - مَنَ أَنْكَارُ بَيْنِ يَدَيِ أَصْحَابِهِ
 أَوْ قَصْدٌ ۱

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْرِ بْنِ
 سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْغَارِثِ
 حَدَّثَهُ قَالَ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْعَصْرَ فَأَسْرَعَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ ۱

بَاب ۱۹۹ - تَبَيُّنُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْثَرُ
 أَنَّ أَوَّلَ مَا سَأَلْتُهُ فَأَسْأَلُ النَّسْلَ ۱

۷۲۲۔ جس کے لئے گدا بچھایا گیا :

۱۲۰۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد (حذار) نے ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو یلیح نے خبر دی، انہوں نے (ابو قلابہ کو مخاطب کر کے) بیان کیا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا، آنحضرت میرے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دیا، اُن حضور زمین پر بیٹھے اور گدا میرے اور آنحضرت کے درمیان جوں کا توں پڑا رہا، پھر آنحضرت مجھ سے فرمایا، کیا تمہارے لئے ہر مہینے میں تین دن کے (روزے) کافی نہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا، پھر پانچ دن رکھا کرو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا سات دن میں لے کے عرض کی، یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ کوئی روزہ نہیں ہے، زندگی کے نصف ایام، ایک دن کا روزہ اور ایک دن بلا روزہ کے :

۱۲۰۸۔ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور اوران سے علقمہ نے کہ آپ شام آئے، اور مجھ سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ نے اوران سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام گئے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا رکھی اے اللہ، مجھے ایک ہفتہ میں عطا فرما، چنانچہ آپ ابوذرؓ کے مجلس میں بیٹھے، ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ فرمایا، اہل کوفہ سے پوچھا، کیا تمہارے یہاں (نفاق اور منافقین کے) راز جاننے والے وہ صاحب نہیں ہیں جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے آپ کا اشارہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں ہیں یا (فرمایا کہ) تمہارے وہ تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سے شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ عمار رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، کیا

باب ۲۲۔ مَنِ الْيَقِيْ لَهُ وِسَادَةً
۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَحَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَنُوفٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قِلَابَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَلْبِغِ
قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَيْمَنَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَحَدَّثَنَا أَنَّهُ السَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ
صَوْمِي فَقَدْ خَلَّ عَلَيَّ مَا لَقِيتُ وَسَاوَةً مِنْ أَوْجُوهَا
لَيْفٌ فَجَلَسْتُ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوِسَادَةُ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي، أَمَا لَكُنِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ
أَيَّامٍ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَنَسًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ تَسْعًا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ إِهْدِيْ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، قَالَ لِصَوْمٍ فَرُوقٍ صَوْمِهِ وَادَّ شَطْرَ النَّهْرِ
صِيَامُهُ يَوْمٍ وَافْطَارُهُ يَوْمٍ :

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ
عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ رُكْعَتَيْنِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَلِيصًا فَقَعِدْ إِلَى أَبِي الدَّرَاءِ
فَقَالَ وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ
أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ
قَوْمُهُ؟ يَعْنِي حُذَيْفَةَ، أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمْ
الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْ لَيْسَ
فِيكُمْ صَاحِبُ الْوِسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ
مَسْعُودٍ أَلَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا

تمہارے یہاں مسواک اور گدھے والے نہیں ہیں؟ آپ کا اشارہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، بعد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سورۃ "واللیل اذا یغشی" کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ علامہ نے کہا کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

۴۲۳۔ جمعہ کے بعد قیلولہ :

۱۲۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعہ بعد کرتے تھے۔

۴۲۴۔ مسجد میں قیلولہ :

۱۲۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام "ابو تراب" زیادہ عزیز نہیں تھا، جب آپ کو اس نام سے بلایا جاتا تو آپ خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا اور دیا نت فرمایا کہ تمہارے چمکے رکے (اور شوہر) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا میرے اور ان کے درمیان کچھ ننھی ہو گئی تھی، وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر میں) قیلولہ نہیں کیا ان حضوٰر نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں، وہ صاحب واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں آنحضرت تشریف لائے تو علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر آپ کے پہلو سے گر گئی تھی اور گردن پر گئی تھی، آنحضرت مٹی اس سے صاف کرنے لگے اور فرماتے گئے، "ابو تراب، (مٹی والے) اٹھو، ابو تراب اٹھو"۔

۴۲۵۔ کچھ گونگی ملاقات کیلئے گیا اور قیلولہ نہیں کی یہاں کیا،

۱۲۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انفادی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھا

یغشی؟ قَالَ وَالتَّذْكَرِ الْاُنْثٰی، فَقَالَ مَا زَالَ كَهَذَا حَتّٰی كَادُوْا یُشْکِیْکُوْا فِیْ وَقَدْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

کہ وہ "والذکر والاُنْثٰی" پڑھا کرتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے مسلسل عمل سے قریب تھا کہ مجھے شبہ میں ڈال دیتے، حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اسے سنا تھا:

باب ۲۳۔ القَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ :

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا قِيْلُ وَتَغْدُوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ :

باب ۲۴۔ القَائِلَةُ فِي الْمَسْجِدِ :

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ يَقُوْلُ اِسْمُ اَحَبِّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِيْ تَرَابٍ وَانْ كَانَ لَا يَفْرَحُ بِهٖ اِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمَلِكَ؟ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَقَامَتْنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسَانِ، اَنْظُرَا اَيْنَ هُوَ فَبَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَبَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُفْطِحٌ قَدْ سَفَطِرْدَاوُلَا عَنْ شِقْبِهِ فَاَصَابَهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ اَبَا تَرَابٍ قَدْ اَبَا تَرَابٍ :

باب ۲۵۔ مَنْ زَارَ قَرْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ :

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْإِنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ اَلَيْسَ اَنَّ اُمَّ سَلِيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ الْبَتِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا

عَلَىٰ ذَٰلِكَ النَّيْطُ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ مِنْ عَرْقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَعَلْتُهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَعَلْتُهُ فِي سُلَيْكٍ، قَالَ فَلَمَّا خَفِرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَقَاةُ أَوْصَىٰ أَنْ يُجْعَلَ فِي خَنْوُطِهِ مِنْ ذَٰلِكَ السُّلَيْكِ، قَالَ فُجِعِلَ فِي خَنْوُطِهِ ۝

قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے خنوط میں ملایا جائے

بیان کیا کہ پھر ان کے خنوط میں اسے ملایا گیا ۝

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى مَبَارٍ يَدْخُلُ عَلَى أَمْرٍ حَرَامٍ بَنِيَتْ مِدْحَانٌ فَتَقَطَعُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَارَةَ بَيْنِ الصَّامِتِ فَتَدْخُلُ يَوْمًا فَاطَعَتْنَاهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ ثَلَاثَ فَعَلْتُ مَا يَضْحَكُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْجَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْكَلْبِ عَلَى الْأَسْتَرَةِ شَكَ إِسْحَاقُ، فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فِدَاعًا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ، مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكَبُونَ قَبْجَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْتَرَةِ - فَقُلْتُ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ، أَنَا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَأَيْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۝

دیتی تھیں اور آنحضرت نے ان کے یہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر جب آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کا پسینہ اور (بھرے ہوئے) آپ کے بال لئے، اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور نمک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا، بیان کیا کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیت کی کہ اس سبک (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے اس کے خنوط میں ملایا جائے

۱۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، عبد اللہ بن ابی طلحہ نے آپ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائے تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں بھی جاتے تھے اور وہ اس حضور کو کھانا کھلاتی تھیں۔ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ایک دن آنحضرت ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرت کو کھانا کھلایا، پھر آنحضرت سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہمیں رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے (خواب میں) میرے سامنے پیش کئے گئے، جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) اسوار ہوں گے، (جنت میں وہ ایسے ہیں) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر اسحاق کو اس سلسلے میں شہر تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) کہ میں نے عرض کی آنحضرت دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے، آنحضرت نے دعا کی، پھر آنحضرت اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہمیں رہے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ غزوہ کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر اسوار ہوں گے، جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر! میں نے عرض کی، اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس میں سے کر دے۔ اسی حضور نے فرمایا کہ تم اس طبقہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی، پناہ خواہم حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ (کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) اس سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں ۝

باب ۲۶۱ - الْجُلُوسُ كَيْفَ مَا تيسَّرَ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْثَيْنِ - وَهْنُ بَيْعَتَيْنِ اشْتَمَالَ الْقَاءُ وَالْإِخْتِبَاءُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَأَ مَسْتَهُ وَالْمُنَابَذَةُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَدْنِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

باب ۲۶۲ - مَنْ تَابَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ

وَمَنْ تَعُدَّ يُخْرِجُ سِرَّ مَا جِئَ فَإِذَا مَاتَ

اخْتَرِيَهُ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّمَا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا جِئْنَا قَوْمَ لُغَادَ وَمِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَشِيًّا لَا وَدَّيْهِ مَا تُخْفِي مِنْهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَجَعَتْ قَمَالًا - رَجَعًا بِأَنْتِي، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَحَهَا فَبَكَتْ يُكَادُ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى عُدَّتَهَا سَارَحَهَا الْفَانِيَةَ إِذَا رَجُلِي تَضَعْتُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَفِضْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَحَتْ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا تَوَلَّى قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا فِي عَيْنِكَ مِنَ الْحَقِّ لَمْ أَخْبَرْتَنِي، قَالَتْ: أَمَا أَرَأَيْتَ قَتَعْنَا مَا خَبَرْتَنِي

۲۶۲۔ سہولت کے مطابق بیٹھا

۱۲۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع کیا تھا؟ اشتمال قماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور صلا مست اور منابذت سے اس روایت کی متابعت معمر محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری کے واسطے سے کی :

۲۶۲۔ جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی اور جس نے

اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا، پھر جب ساتھی کی وفات ہوگئی تو بتایا :

۱۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابووانہ نے ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے ان سے مرثود نے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ایمان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات حضور اکرم کے مرضی وفات میں آنحضور کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں بٹا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، تہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی بلکہ بہت ہی مشابہ تھی جب حضور اکرم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا، فرمایا بیٹی! اگرچہ آپھر آنحضور نے اپنی بائیں طرف یا دائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے انہیں کچھ کہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ حضور نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں، تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگیں جب آنحضور آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے کان میں آپ حضور نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ میں آپ حضور کا راز نہیں کھول سکتی، پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں

۱۔ دونوں پہناووں اور خرید و فروخت کی صورتوں کی تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ گز رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہاں اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا، کہا کہ جب اس حضورؐ نے مجھ سے پہلی مرتبہ سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال اس حضورؐ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ بیان کیا کہ اس وقت میرا دونا جو آپؐ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی، جب اس حضورؐ نے میری پریشانی دیکھی تو آپؐ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا۔ فاطمہ، کیا تم اس پر خوش نہیں، کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی:

۷۲۸۔ چت لیٹنا،

۱۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عباد بن تیمیم نے خبر دی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا، آپؐ ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے:

۷۲۹۔ تیسرے ساتھی کو نظر انداز کر کے دو آدمی آپؐ میں

سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم کسی سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو" ارشاد "اور ایمان والو! کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے، کچھ خیرات دے دیا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ، لیکن اگر تم قدرت نہ رکھتے ہو تو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" ارشاد "واللہ نجیر بما تعملون" تک ۷۷۰

۱۲۱۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

قَالَ: اَمَّا حِينَ سَارَ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ اخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاحِدَةً قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْآجَلَ إِلَّا قَدْ اخْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرْ قِيَّتِي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَيَكُنْتُ بِكَ فِي الَّذِي رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى جَرَعِي سَارَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تُؤْمِنِينَ إِنَّ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَمَةِ

باب ۲۸۔ الاستسنان،

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَتِي بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَيْمِيمٍ عَنْ عَتَمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلِيقًا وَاضْعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

باب ۲۹۔ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَسَا بَعَثْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَسْمِ وَالْعُدْوَانِ، وَ

مَفْصِيَةِ الرَّسُولِ وَمَنَاجُوا بِالْبَيْتِ قَالَتُ قَوِي إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ ابْتِغَايْتُمْ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ مَهْدَقَةٌ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا قَاتِ اللَّهُ عَفْوَ رَحِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر، آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
۷۳۔ راز داری:

۱۲۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے مقبر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تھی اور میں نے وہ راز کسی کو نہیں بتایا (آپ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا:

۷۳۱۔ جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو سرگوشی میں کوئی حرج نہیں:

۱۲۱۸۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو اہل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم تین افراد ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر (دو آپس میں سرگوشی نہ کریں) یا ان جب لوگوں کے ساتھ مجلس میں ہوں (تو دو آدمی سرگوشی کر سکتے ہیں) یہ اس

۱۲۱۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے عائشہ نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ تقسیم کیا اس پر قبائل انصار کے ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی، میں نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم، میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، چنانچہ حاضر ہوا، اس حضور اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس حضور کے کان میں یہ بات کہی تو آپ غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو، انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا:

۷۳۲۔ دیر تک سرگوشی کرنا۔ آیت "اذہم نجوی" میں نجوی ناجیت کا مصدر ہے، ان لوگوں کا وصف اس سے بیان کیا گیا ہے مفہوم یہ ہے کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں،

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَجَّوْنَ بِلِغَتَيْنِ دُونَ الثَّلَاثَةِ ؛
باب ۳۱۔ حَفِظُ السِّرِّ ؛

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَسْرَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اخْبَرْتُهَا بِهِ ؛

باب ۳۱۔ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالسُّلُوكِ وَالْمُتَاجَعَةِ ؛

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْطِطُوا بِاللَّيْلِ أَجَلَ أَنْ يُحْزَنَهُ ؛

لے ہے تاکہ تیسرا ساتھی کبیدہ خاطر نہ ہو جائے،
۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ بَنَاءُ أُمَيَّادَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَا تَبْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَتُهُ دَهْرِي مَلَأَ قَسَارَتُهُ غَضَبَ حَتَّى اخْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُؤْمِنِي أَوْ ذِي بَالِكُثْرٍ مِنْ هَذَا قَصَبَرُ ،

باب ۳۲۔ طَوِيلُ النَّحْوِ . وَإِذَا هُمْ يَخْرَوْنَ مُصَدِّمَاتٍ مِنْ تَاخِيْنَتٍ ، فَوَصَّاهُمْ بِهَا وَالْبَيْتِ ائْتِنَا جُؤنَ ؛

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ رَجُلًا يَتَابَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَالَ يَتَابَعُهُ حَتَّى تَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۝

۱۲۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہے تھے، پھر وہ دیر تک سرگوشی کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے صحابہ سوئے گئے اس کے بعد آپ اٹھے اور نماز پڑھی ۝

بَابُ ۳۳۔ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ ۝
۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُونَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ إِمِيَّةَ قَبِيلِ النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي بَيْتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ۝

۳۳۔ سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے ۝
۱۲۲۱۔ ہم سے ابو یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَرْثُئٍ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْبَيْتَيْنَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَخِثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا أَيْمَنْتُمْ قَاتِلُوهَا عَنْكُمْ ۝

۱۲۲۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر رات کے وقت جل گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ نہماری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَيَّةِ وَأَجْنَفُ الْأَبْوَابِ وَأَطْفَعُ الْمَصَابِيحِ قَاتِلُ الْفَوَاسِقِ رَبُّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةُ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۝

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ بن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے، ان سے عطاء نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھک لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ چوباب بعض اوقات چراغ کی بتی کھنچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ سلگ جاتی ہے) ۝

بَابُ ۳۴۔ اغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ ۝
۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عُبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَابِيحُ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدَ ثُمَّ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِیَّةَ وَغَبَرُوا الْبُلْعَامَ وَاشْرَبُوا قَالَ هَمَّامٌ وَخَبِثَتُهُ قَالَ وَتَوَبَّعُوهُ ۝

۳۴۔ رات کے وقت دروازے بند کرنا ۝
۱۲۲۴۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو، اشقیقوں کا منہ بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو، حماد نے بیان کیا کہ میرا

خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ”اگرچہ ایک لکڑی سے ہی ہو۔“

باب ۳۷۔ الْيَخْتَانُ بَعْدَ الْيَكْبَرِ وَتَنْفِ

الْإِبْطِ

۷۳۵۔ بڑے ہونے کے بعد ختنہ، اور بغل کے بال

صاف کرنا:

۱۲۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزفہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں فطری ہیں، ختنہ، مونے زیر ناف بنانا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا:

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَفَةَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ
الْيَخْتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ
وَقَلِيلُ الْأظْفَارِ:

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن حرزہ خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے انہی سال کی عمر میں ختنہ کرایا، اور آپ نے قدم۔ بالتخفيف (ختنہ کا آلہ) سے ختنہ کرایا، ہم سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو الزناد نے بالقدم و تشدید کے ساتھ بیان کیا:

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
بْنُ أَبِي حَسْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اخْتَمَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَمَنَ
بِالْقَدَمِ مُحَقَّقَةً حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْخَيْرِيُّ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدَمِ:

۱۲۲۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عباد بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے ابواسحاق نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا اور ابن ادیس نے اپنے والد کے خوالہ سے بیان کیا، ان سے ابن اسحاق نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا:

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمُوتُ مِنْ أَثَرِ حِينَ قُبِرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْنُونٌ
قَالَ، وَكَانُوا لَا يَخْتَمُونَ الزَّجْلَ حَتَّى يَذْرِبَكَ وَقَالَ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قُبِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتَمْتُ:

۳۔ شریعت اسلامی میں ختنہ بالغ ہونے سے پہلے ہی مشروع ہے اس کے بعد نہیں، البتہ شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ وسلم کو بعد البلوغ بھی ختنہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اوجڑ عمر آدمی نے اسلام قبول کیا، اور شاہ صاحب نے اسے ختنہ کا فتویٰ دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ختنہ سے اس کی موت واقع ہو گئی، یہی وجہ ہے کہ علماء اس سلسلے میں احتیاط کرتے ہیں اور نو مسلم بالغوں کو بھی ختنہ کے لئے نہیں کہتے۔ کیونکہ بلوغ کے بعد ختنہ میں غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات موت تک نوبت پہنچتی ہے:

۷۳۶۔ ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے، باطل ہے، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد :

بَابُ ۳۶۔ یُحِبُّ تَهْوِیَ بَاطِلٍ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى اُقَامِرْتُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى. وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِیْ تَهْوِیَ الْحَدِیْثِ لِیُفِیْلَ عَنْ مِیْلِلِ اللَّهِ.

۱۲۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لہث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور کہا کہ "لات وعزریٰ کی قسم، تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ، جو کھیلیں، اسے صدقہ دینا چاہیے :

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی بْنِ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اَللِّیْثُ عَنْ عُقِیْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَمِیْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزْرِیِّ فَاَيْقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى اُقَامِرْتُ فَلْيَتَصَدَّقْ :

۷۳۷۔ عمارت کے متعلق روایات۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ تیات کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ موسیٰ چرانے والے کو ٹیوں میں اکرٹنے لگیں گے :

بَابُ ۳۷۔ مَا جَاءَ فِي النَّبَاءِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْوَاطِ السَّعَالَةِ اِذَا انْقَطَعَتْ رِجَالُ الْبُشَيْرِ فِي الْبَنِيَانِ :

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی، آپ ابی سعید ہیں۔ ان سے سعید نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا، تاکہ بارش سے حفاظت ہے اور دھوپ سے سایہ حاصل ہو اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی :

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِیْمٍ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بَيْدَى بَيْنَا يَكُنِي مِنَ الطَّيْرِ وَيُطْلِقُنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَقَانَنِي عَلَيْهٗ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ :

۱۲۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ میں نے کوئی اینٹ کسی اینٹ پر رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا، سفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، پھر یہ بات اپنی عمر رضی اللہ عنہ نے گھر بنانے سے پہلے ہی ہو گئی :

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا وَفَعْتُ لَبْنَةً عَلَى لَبْنَةٍ وَلَا عُرُشْتُ نَخْلَةً مِنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ قَدْ كَرَّرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَيْتُ، قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ قَلَعَلَهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِي :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝ کِتَابُ الدَّعَوَاتِ ۝

۷۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جھے پکارو! میں تمہیں جواب دوں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکر کرتے ہیں وہ جلد دوزخ میں ذیل ہو کر داخل ہوں گے اور ہر نبی کو دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے“

بَابُ ۳۸۔ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا دَعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ وَكَذٰلِكَ نَبَيِّتِيْ دَعْوَةً مُّسْتَجَابَةً ۝

۱۲۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے المزج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور مجھ سے خیاف نے بیان کیا، ان سے معمر نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگی ہیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو دعا دی گئی جس کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے مخصوص کر رکھی ہے

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّتْلُوْهَا حُوْبًا وَّارِيْدًا اَنْ اُخْتَبِيْ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ، وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي عَنَ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ يَكُلُّ نَبِيًّا دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتَجِيْبَ فَبَعَلْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۷۳۹۔ سب سے بہتر استغفار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَابُ ۳۹۔ اَفْضِلِ الْاِسْتِغْفَارَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّيَّءَ عَلَيْكُمْ وَاِنْ تَسْتَغْفِرُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَوْفَ يُعْطِيْكُمْ اَمْوَالًا وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلَ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ اَنْهَارًا۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا نَعَلُوْا قَالُوْا هٰٓؤُلَآءُ اَمْوَالُ الْاَنْفُسِمْ ذُكِّرُوْا اللّٰهُ فَاسْتَغْفِرُوْا لِيْذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا نَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

۱۲۳۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن کعب عدوی نے کہا کہ مجھ سے شذاد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بَشِيْرٍ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَذَادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَيِّدُ الْإِسْغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ
وَعُودِكَ مَا سَلَطْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِدُنْيِي
اُغْفِرْ لِي قَاتِلُهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ
وَمَنْ قَاتَلَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْتًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ
يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يَتَسَوَّى فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ
مَنْ قَاتَلَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُزْمِنٌ بِمَا فَمَاتَ قَبْلَ
اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛

تو وہ غنتی ہے :

باب ۷۲۰۔ اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ :

۴۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «وَاللَّهِ إِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ
آتُبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً»

مَا أَصَابَ النَّبِيَّ مِنْ غَيْرِهِ قَالَتْ فَتَدَاةً، تَوْبُوا

إِلَىٰ آلِهِ تَوْبَةٌ تَقْبُحُهَا الْقَارِظَةُ النَّاصِحَةُ؛

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

ابو شهاب عن الأعشى عن عمارة بن عمير

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ

أَحَدُهُمَا قَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ

عَنْ نَفْسِهِ قَالَ، إِنَّ الْمُرِينَ يَرَى ذُرِّيَّاهُ لَأَنَّهُ
قَاعِدٌ تَحْتَ حَصَى يُخَافُ أَنْ تَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنْ

الْفَاخِرُ بَرَأَى دَنُوبَهُ كَذُّبًا يَبِىءُ مَتَرَعًا عَلَىٰ أَنفِهِ فَقَالَ

بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ بِيَدِهِ قُوَى أَيْفَهُ ثُمَّ

قَالَ اللَّهُ أَفَرَحُ بِتُوبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ

علیہ وسلم نے، کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہے، اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استغاثت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں بھر پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو اور کوئی گناہ نہیں معاف کرنا، اے حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اس دن اس کا انتقال ہو گیا، شام ہونے سے نئے رات میں اسے کہہ لیا، اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا

۷۴۰۔ دن اور رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

استغفار:

۱۲۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے

خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی

کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے منہ اٹھانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ ایسی باتیں سنیں جو سوسائٹی سے
 زیادہ اہم ہوں اور اس سے توجہ نہ دیا جائے۔

۷۴۱۔ توبہ۔ قتادہ نے فرمایا کہ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

نَصُوْحًا“ میں نَصُوْح سے مراد سچی اور خالص توہ ہے :

۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث برسان کی ان سے ابو

حدیث بیان کی ان سے اٹھنے، ان سے ہمارے بنیاد بننے ان سے

حاتب بن سويد نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں (میان

کی ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور دوسری خود اپنی طرف

سے، فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسے وہ کسی

پہاڑ کے سچے بیٹھا ہے اور دریا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ کر جائے اور

بدکار اپنے کہاں کو تسمی کی طرح سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس
مخمری اور اس نے اسے ہاتھ سے لوں اس کی طرف اشارہ کیا، اوشما نے

نفاک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کیفیت بتائی۔ فرمایا در رسول اللہ

ملک

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پر خطر چڑھا دیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو اور اس پر کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں۔ وہ سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب رہی ہو آخری بھوک و پیاس یا جو کچھ اللہ نے چاہا اسے سخت لگ جائے وہ اپنے دل میں سوچے کہ مجھے اب گھر واپس چلا جانا چاہیئے اور جب وہ واپس ہوا تو پھر سو گیا لیکن اس نیند سے جو سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود ہو، اس روایت کی متابعت ابو عوانہ اور جریر نے اعمش کے واسطے سے کی، اور ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے عمارث نے سنا اور شعبہ اور سلم نے بیان کیا ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے اور ان سے عمارث بن سوید نے اور معاویہ نے بیان کیا ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، اور ابراہیم تیمی سے روایت ہے ان سے عمارث بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَرَابَةٌ قَوْمَهُ رَأْسُهُ قَتَامُ نَوْمَةٍ فَأَسْتَبَقَطَ وَقَدْ دَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اُسْتَبَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي فَرَجِعَ قَتَامُ نَوْمَةٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ - وَقَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ مُسْلِمٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

بن سوید نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَصْلَهُ فِي أَرْضٍ قَلِيلَةٍ -

کاؤٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْمِلِي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا أَطْلَمَ الْقَبْرُ مَلَّتِي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْطَبَجَ عَلَى شِقْبِهِ الْإِيسَ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ -

فیوضہ

۱۲۳۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں حبان نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ہم سے ہدبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی انس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ غیر متوقع طور پر اچانک اسے مل گیا ہو، حالانکہ وہ ایک چٹیل میدان میں گم ہوا تھا۔

۱۲۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے اور اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو تہجد کی آگاہی رکعتیں پڑھتے تھے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو لمبی رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے، اس کے بعد آپ دائیں پہلو لیٹ جاتے، آخر مؤذن آتا اور آپ کو اطلوع دیتا۔

۴۳۳۔ طہارت کی حالت میں رات گزارنا :

۱۲۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منصور سے سنا ان سے سعد بن عیدرہ نے بیان کیا کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح وضو کر لو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور یہ دعا پڑھو "اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت و ثواب کی) امید میں، کوئی پناہ گاہ کوئی مخلص تیرے سوا نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے" اس کے بعد اگر تم گر گئے تو فطرت دین اسلام اپر روگے، پس ان کلمات کو (رات کی) سب سے آخری بات بناؤ، جنہیں تم اپنی زبان سے ادا کرو۔ (براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہتے ہیں کیا وجہ ہے؟" آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں "وَبَيْعُكَ الْمَذَى أَرْسَلْتُ لَكُمْ"۔

۴۳۴۔ سوتے وقت کیا کہنا چاہیئے :

۱۲۳۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے "تیرے ہی نام کے ساتھ میں مر اور زندہ رہتا ہوں، اور جب بیدار رہتے تو کہتے اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا

(جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا یا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۱۲۳۹۔ ہم سے سعد بن ربیع اور محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو حکم دیا، اور ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق جملانی نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ بستر پر جانے لگو تو یہ دعا پڑھا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا، اور اپنے آپ کو تیری طرف

باب ۴۳۔ اذابات طہارۃ :

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيدَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتُ مُضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْسَرِ وَقُلْ، اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَجَبَةً وَرَغَبَةً إِلَيْكَ لَا مَدْجَاءَ وَلَا مَدْجَانِيكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مَسَّكَ مَتَى عَلَى الْفِطْرِ فَاجْعَلْهُتْ أَخْرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ اسْتَنْكُرُ هُنَّ وَبِئْسَ سَوَالُكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِكَيْتِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ :

باب ۴۳۔ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ :

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ آمَوْتُ وَأَجَا. وَإِذَا قَامَ قَالَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آفَيْانَا بَعْدَ مَا آمَانَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ :

(جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا یا تھا) اور اسی کی طرف لوٹنا ہے :

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّرْبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ جُلًّا وَحَدَّثَنَا أَوْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَهْمَدَانِيُّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَمَدَّتْ مُضْجِعَكَ فَقُلْ، اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَرَجَبْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَّةَ ظَهْرِي إِلَيْكَ :

متوجہ کیا، اور تجھ پر بھر دسریا، تیری طرف رغبت اور تیرے خوف کی وجہ سے، تجھ سے تیرے سوا کوئی جانے پناہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی، اور تیرے نبی پر جنہیں تو نے بھیجا، پھر اگر وہ مرا تو فطرت (اسلام) پر مرے گا۔

۴۷۵۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا:

۱۲۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک نے ان سے ریح نے اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ ہمیں تو (مرا نہیں دے) دی تھی۔ اور تیری ہی طرف جانا ہے۔

۴۷۶۔ دائیں کرٹ پر سونا:

۱۲۴۱۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے علاء بن سیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور پھر کہتے "اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہک وجمی الیک وفوضت اموری الیک، والجأت ظہری الیک سغبط ورجۃ الیک، الاملاء ولا منجاء منک الا الیک امننت بکتابک الذی انزلت ونبیتک الذی ارسلت" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ دعا پڑھی اور پھر اس رات اگر اس کی وفات ہو گئی تو اس کی وفات فطرت پر ہوگی، اسے "موت" سے محفوظ ہے، "ملکوت" بمعنی ملک سے جیسے "مہبوت خیر من رحموت" بولتے ہیں "مترعب خیر من رحموت" ان ترجمہ:

۴۷۷۔ رات میں جاگنے کے وقت کی دعا:

۱۲۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے سلمہ نے ان سے کریم

رغیۃ وراۃ الیک، لا ملجأ ولا منجاء منک الا الیک، امننت بکتابک الذی انزلت ونبیتک الذی ارسلت، فکان منک منک علی الفطرۃ۔

۱۲۴۰۔ **باب ۳۷۔** وَضِعَ الْيَدِ الْبُيْنَتِ تَحْتَ الْغَدِّ الْاَيْمَنِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِيعٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَفَعَّ يَدَاهُ تَحْتَ حَقِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ أَمْوَاتٍ وَأَحْيَاءٍ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

۱۲۴۱۔ **باب ۳۸۔** النَّوْمُ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ السَّيْتِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْبَرِّ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَأْسِهِ تَامَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَاغِبَةً وَرَاجِعَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيَاءَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرَسَلْتَ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَمْ يَزَلْ مَاتَ تَحْتَ لَبَدَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، اسْتَرْجِعُوا عَنْهُمْ مِنَ الرَّجْبَةِ. مَلَكُوتٌ، مَلَكُوتٌ مَثَلُ رَهْبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحْمُوتٍ. تَقُولُ، تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ تَرْحَمَ.

۱۲۴۲۔ **باب ۳۹۔** الدُّعَاءُ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ: حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک رات سویا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رات میں) بیدار ہوئے تو آپ نے ضرورت پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور خشیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا۔ پھر درمیانی وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ اور نہ معمولی ہلکے قسم کا) آمین تین مرتبہ سے اکم اعضا کو دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا، کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرت یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں میں نے بھی وضو کر لی تھی، آنحضرت جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضرت کی (اختیار میں) اتیرہ رکعت نماز مکمل کی، اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی آواز میں آواز پیدا ہونے لگی، آنحضرت جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرت اپنی دعا میں یہ کہتے تھے "اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر، میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، اور خود مجھے نور بنا، اور اگر میرے بیان کیا کہ تابوت ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق حدیث بیان کی کہ میرے ور ذکر کیا۔"

۱۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی انہوں نے سلیمان بن ابی سلم سے سنا انہوں نے طاہر بن سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان وزمین اور ان میں تمام چیزوں کا نور ہے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہیں،

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَا إِلَهُ عَنْهُمَا قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ
مِنْهُنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا
حَاجَّتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَدَأَ بِهِ ثُمَّ تَامَ ثُمَّ قَامَ
فَأَنَّى الْقُرْبَةَ فَأُطْلِقَ شَتَا قَهَا ثُمَّ تَوَمَّأَ وَضَوَّ
بَيْنَ وَضَوَّ عَيْنَيْنِ كَمَا يَكُونُ وَقَدْ أَبْلَغَ قَصَصِي قَبْلَتْ
فَتَمَّطَيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى إِلَى كُنْتُ أَتَقِيهِ فَنَوَّضًا
فَقَامَ يُصَلِّي قَصَصْتُ عَنْ يَسَارٍ فَأَخَذَ بِيَاذِي . . .
فَأَدَارِي عَنْ يَمِينِهِ فَنَنَامَتْ مَصَلَاتُهُ ثَلَاثَ عُشْرٍ
رُكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا
تَامَ نَفَخَ فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَمِنْ يَمِينِي نُورًا
وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي
نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبُ
وَسَبْعٌ فِي النَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْبَعَاسِ
فَحَدَّثَنِي بِهِتْ فَقَدَّرَ عَقَبِي وَنَحْبِي وَدَعَى وَشَعْرِي
وَبَشْرِي وَكَدَّرَ خَصْلَتَيْنِ ؛

کر۔ میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر
میں سات (نور) تھے۔ پھر میں نے عائشہؓ کے ایک صاحبزادے سے
پچھے، امیر گوشت، امیر خون، میرے بال اور میرا چمرا، اور دو چیزوں کا
۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ سَمِعْتُ مَيْمَنَةَ بِنْتُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْعَمْدُ
أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ
الْعَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
وَلَكَ الْعَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَعَدَّتْ حَقٌّ وَقَوْلُكَ
حَقٌّ وَبِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّ
حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اَللَّهُمَّ لَكَ

اے اللہ تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف بھاگ گیا، دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا، فیصلہ تیرے سپرد کیا، پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر، وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں؛

۴۷۸۔ سوتے وقت تکبیر و تسبیح؛

۱۲۴۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی سلی نے، ان سے علی نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے عیسیٰ کی وجہ سے اپنے ہاتھ کو شکایت کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں آپ حضور گھریں موجود نہیں تھے اس لئے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا، جب آنحضرت آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کیا، بیان کیا کہ پھر آپ حضور ہمارے یہاں تشریف لائے، ہم اس وقت تک اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے میں کھڑا ہونے لگا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو وہ چیز بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو، تو تنینیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تنینیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور تنینیس مرتبہ الحمد للہ کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا کہ سبحان اللہ پونہیس مرتبہ؛

۴۷۹۔ سوتے وقت اٹھو باللہ پڑھنا اور تلاوت کرنا؛

۱۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں عزوہ نے خبر دی اور ابنیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور معوذات پڑھتے اور دونوں ہاتھ اپنے جسم پر پیرتے؛

باب ۵۰

۱۲۴۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی اسی سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ

أَمَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا خَاصُّكَ وَأَلَيْكَ حَاسِبْتُ يَا غَفُورُ يَا مَقْدَرُ مَنْتُ وَمَا أَحْرَزْتُ وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَا إِلَهَ غَيْرُكَ؛

باب ۵۱۔ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَسَّتْ مَا تَلْفَى فِي يَدِهَا مِنْ التُّرْحَلِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَاوِمَةً فَلَمْ تَجِدْهُ فَكَرَّتْ ذَلِكَ لِعَاشِيَتِهِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَابِعَنَا فَذَهَبَتْ أَقْدُمُ فَقَالَ مَكَانُكَ، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ، إِلَّا أَذْكَمًا أَعْلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمْ إِلَى قَرَارِكُمْ أَوْ أَهَضْتُمْ مَصَابِعَكُمْ، فَكَبِّرُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَعَلَّا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ. وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْرِينَ قَالَ، التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ؛

باب ۵۲۔ التَّعَوُّذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَ النَّسَامِ

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَهَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ؛

باب ۵۳

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْيَدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
 بیس سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے سے
 بھاڑ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس پر لگئی ہے
 پھر یہ دعا پڑھے، میرے پائے والے تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا
 ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھا دوں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا
 تو اس پر رحم کرنا، اور اگر چھوڑ دیا د زندگی باقی رکھی تو اس کی اسی طرح حفاظت
 کرنا، جس طرح تو صالحین کی حفاظت کرتا ہے اس کی روایت ابو نعیمہ اور
 اسماعیل بن زکریا نے علیہ اللہ کے حوالہ سے کی اور یحییٰ اور بشر نے بیان کیا
 اس سے علیہ اللہ نے ان سے سعید نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت مالک اور ابن ماجہ

۱۷۴۷۔ آدھی رات میں دعا :

۱۷۴۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک
 نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو عبد اللہ الاغر
 اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا
 تک نزول فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تھا ہی حصہ باقی رہ
 جاتا ہے اور فرماتا ہے کون ہم سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں
 کون مجھ سے مانگا ہے کہ میں اسے دوں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے
 کہ میں اس کی مغفرت کروں ؟

۱۷۴۸۔ بیت الخلاء کے لئے دعا :

۱۷۴۸۔ ہم سے محمد بن زکریا نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
 بیان کی ان سے عبد العزیز بن صہب نے اور ان سے انس بن مالک رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا
 پڑھتے : اے اللہ براہیوں اور بری چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں و

۱۷۴۹۔ صبح کے وقت کیا کہے :

۱۷۴۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
 نے حدیث بیان کی ان سے حسین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَدَى
 أَحَدُكُمْ إِلَى قَرَاتِهِ فَلْيَتَّقِ قَرَاتِهِ بِدَاخِلِهِ
 إِذَا رَأَى قَاتِلَهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
 بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتَ بَنِي دِيكَ أَرَقَعَهُ إِنْ امْسَكَتَ
 نَفْسِي قَارَعْتُمَا وَإِنْ أَرَسَلْتُمَا فَاحْفَظْهُمَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ
 الْقَوَالِحِينَ ، تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَرَسَا يَعْنِي ابْنَ زَكْرِيَّا
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، وَقَالَ يَحْيَى وَبَشِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
 عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ : وَرَأَا مَالِكٌ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنْ مَعْبُودٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۷۴۷۔ اَلدُّعَاءُ بِضُفِّ اللَّيْلِ :

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَوِ
 وَابْنِ سَلَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
 حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
 فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي
 فَأَغْفِرَ لَهُ ؟

۱۷۴۸۔ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْخَلَاءِ :

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوْقَةَ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : اللَّهُمَّ هَرَأَيْتُ أَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْغُبُثِ وَالْغُبَاثِ .

۱۷۴۹۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ :

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ
 نَدْبِعِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَمَّا حَنِينُكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عُمَرُ وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَّ بِهِ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقِّنْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدَّ شَا مَا يَكُنِي أَبُو سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ تَخَافُ بِهَا أَنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا تَخَافُ بِهَا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ االسَّلَامُ عَلَى آلِهِ االسَّلَامُ عَلَى آلِهِ االسَّلَامُ عَلَى ثَلَاثٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّلَامُ الْحَيُّ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلُّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَلَاحٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ

باب الدعاء بعد الصلوة

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا

وَرِثَاءُ عَنْ سُتَيْمٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْإِسْلَامِ رَجَاتٍ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ كَيْفَ نَالَتْ؟ قَالَ... صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهِدُوا كَمَا جَاهَدْنَا

وَالْفَقُّوْا مِن فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ كُنَّا أَمْوَالًا قَالَ أَقَلَّ اخْبِرَكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِشَيْءٍ

میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کرتا، پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم کر، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے اور عمر و نے کہا، ان سے یزید نے، ان سے ابو الحضر نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا

۱۲۵۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“

۱۲۵۴۔ ہم سے عثمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے

حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نمازیں یہ کہا کرتے تھے، کہ ”اَللّٰهُمَّ سَلَامٌ هُوَ، فَلَاحٌ بِسَلَامٍ هُوَ، پھر اُن حضور نے ہم سے ایک دن فرمایا، ”اللہ خود ”سلام“ ہے اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو ”التحیات للہ“ ارشاد ”الصالحین“ تک اس لئے کہ جب تم کہو گے تو آسمان و زمین میں موجود اللہ کے ہر صالح بندہ کو پہنچے گا“

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد ثنا میں اختیار ہے جو چاہو پڑھو۔

۱۲۵۵۔ نماز کے بعد دعا

۱۲۵۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں یزید نے خبر دی

انہیں ورقاء نے خبر دی انہیں سُتیم نے انہیں ابو صالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، مالدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لے گئے آنحضرت نے فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کی جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی جہاد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مالی نہیں ہے، اُن حضور نے فرمایا، پھر کیا میں تمہیں

ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور اپنے پیچھے آنے والوں سے آگے نکل جاؤ اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے جتنا تم نے کیا ہو، سوا اس صحت کے جبکہ وہ بھی عمل کرے جو تم کو دے گا (اور وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کر دو۔ دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کر دو اور دس مرتبہ التکبیر پڑھا کر دو۔ اس کی روایت عبد اللہ بن عمر نے سنی اور رجا بن حیاہ سے کی، اور اس کی روایت جریر نے عبد العزیز بن رفیع سے کی، ان سے ابوصالح سہیل نے اپنے والد سے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انس

مَا جِئْتُمْ إِلَّا مِنْ جَاءَ يَمْثِلُهُ؛ تَسْبِخُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا أَوْ تَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءُ ابْنُ حَيْرَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَعْنِي أَوَّلَ رَدَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوَّلَ رَدَاةٍ نَبِيٍّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۲۵۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مسیب بن رافع نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے مولا درادنے بیان کیا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھرتے تو یہ کہا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اور فقیہ کو نیری بارگاہ میں اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا بلکہ صرف عمل صالح نفع پہنچائے گا، اور شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا:

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ دَرَادِئِ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْغَنَدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا صُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْبَحْدِ مِنْكَ الْبَحْدُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيْبَ؛

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے دعا کیجئے اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت کر، اے اللہ عبد اللہ بن قیس کے گناہ معاف کر،

۱۲۵۶۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَلَّ عَلَيْهِمْ وَمَنْ نَحْنُ آخِلًا بِالْمَدْعَاءِ دُونَ لِقَائِهِ؛ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَنَبَلِهِ؛

۱۲۵۷۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسلمہ کے مولا یزید بن ابی عبیدہ نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیبر گئے (راستہ میں) مسلمانوں میں سے ایک فرد نے کہا، عامر

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبْرَةَ قَالَ رَجُلٌ قَسَمَ

اپنی ہمدی سناؤ۔ وہ ہمدی پڑھنے لگے اور کہنے لگے: "سبحا اگر اللہ نہ ہوتا تو ہدایت نہ پاتے" اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے... پڑھے، مجھے وہ یاد نہیں ہیں (اونٹ ہدی سن کر تیز چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سواریوں کو کون ہٹکار رہا ہے لوگوں نے کہا کہ عامر بن اکوع ہیں آں حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے مسلمانوں میں سے ایک فرد نے عرض کی، یا رسول اللہ اکاش ابھی آنحضور ان سے ہیں اور فائدہ اٹھانے دیتے؟ پھر جیب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کفاد سے جنگ کی اور عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار (غلطی سے ٹڑتے وقت) خود ان کے پاؤں پر لگ گئی اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ شام ہوئی، تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی، آں حضور نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے اسے کیوں جلائی گئی ہے؟ صحابہ نے کہا کہ پالتو (گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا جو کچھ ہانڈیوں میں (گوشت) ہے اسے اٹیل دو، اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں؟ آں حضور نے فرمایا یہی کر لو!

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اگر کوئی شخص صدقہ لاتا تو آں حضور فرماتے کہ اے اللہ! آل فلاں (لانے والے) پر اپنی رحمتیں فرما، میرے والد صدقہ لائے تو آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! ابن ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما!

۱۲۵۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے جریر سے سنا بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم مجھے ذوالخضر سے سخاوت نہیں دو گے؟ یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اور اس کا نام "الکعبۃ الیمانیہ" رکھتے تھے، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا، آں حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما، اور اسے ہدایت کرنے والا ہدایت پایا ہو، ابنا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنی قوم کے پچاس عمدہ سواروں کو لے کر نکلا، اور بعض اوقات سفیان نے روایت اس طرح

الْقَوْمِ، أَبَاعَامِرٌ تَوَاسَّعَتْنَا مِنْ هُنَيْبَاتِكَ فَتَزَلَّ يَخْدُوهُمْ يُدَاكِرُوهُ تَأْتِلُهُ لَوْرَا مَا هَتَدْنَا. وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا أَوْلَيْتِي لَمْ أَخْقُظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا؟ الشَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ. وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَا مَنَعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةٍ سَيَلَفَ نَفْسِهِ قِمَاتٍ، فَلَمَّا أَمْسُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا؟ الْقَامِرُ؟ عَلَى آتَى شَيْءٍ تَوَقَّعُ دَقًّا؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ تَسِيرُ فَقَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوا هَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَهْرِيْقُ مَا فِيهَا، وَنَفْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَالِشْ.

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو وَسَيَعْتِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكَ رَاجُلٌ بِصِدْقَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَاتَاكَ أَبِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى؛

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَبِّحُنِي مِنْ زِي الْخَلَصَةِ؟ وَهُوَ نَصْبٌ كَانُوا يَجْعَلُونَهُ يَسْتَمِي الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَجُلٌ لَا أَتَيْتُ هَاتِي الْخَيْلَ فَصَلَّتْ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ قُوَّتِيهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا قَالَ فَهَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَمْسَسَ مِنْ قَوْمِي وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ فَأَنْطَلَقْتُ فِي عَصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا

بیان کی کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس بہت کو جلا دیا اس کے بعد اس حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھ! میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہوں جب میں نے اس بتکرہ کو (جلا کر) غارش زدہ اونٹ کی طرح کر ڈالا ہے آں حضور نے قبیلہ احس اور اس کے سواروں کے لئے دعا کی

۱۲۶۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انس آپ کا خدمتگار ہے آں حضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا، اس میں برکت عطا فرما

۱۲۶۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شام نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو مسجد میں پڑھتے سنا تو فرمایا، اللہ فلاں پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں، جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا

۱۲۶۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں سلیمان نے خبر دی، انہیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک شخص بولا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے اور میں نے ناراضگی کے آثار آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھے اور آپ نے فرمایا اللہ خوشی پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر کیا

۵۷۔ صبیح کی رعایت کے ساتھ دعا کرنا مکروہ ہے

۱۲۶۳۔ ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے حدیث بیان کی ان سے جہان بن ہلال ابو حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے ہارون مقری نے حدیث بیان کی ان سے خریز نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے (دین کی باتیں ہفتہ میں صرف

تَاخَرْتُهَا ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّتْ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا آتَيْتُكَ حَتَّى تَرْكَبَهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ قَدْ عَارِ لَاحِصٍ وَجِيلَهَا وَوَقْتُ حَاضِرٍ مَوْجِبٍ لَهَا جِبٍ مِثْلَ كَرٍ (جلا کر)

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ تَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَ لَعَادُمِكَ قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِمَا عَظِيمَةً

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي السَّجْدِ فَقَالَ رَجِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي صُورَةٍ كَذَا وَكَذَا

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا لَيَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجَدَ اللَّهُ مَا أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْقَضْبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوَلَّى لَقَدْ أَذْكَرَنِي يَاكَرَمُ مِنْ هَذَا أَقْصَبَرُ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّجَمُّعِ فِي الدُّعَاءِ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا جَهَانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَنِيبَةَ حَدَّثَنَا هَارُونُ مُقْرِئُ حَدَّثَنَا التَّرْبِيزِيُّ بْنُ الْغُرَيْبِ عَنْ يَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جَنَعَةٍ

مَثَرَةً فَإِنْ آتَيْتَ قَوْمَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرَتْ قَتَلَاثَ
مَثَرَاتٍ وَلَا قَبِيلَ النَّاسِ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْفِينَاثَ
فَإِنِّي الْقَوْمَ وَهُمُ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ قَتَلُوا
عَلَيْهِمْ قَتْلَ طَعْمٍ عَلَيْهِمْ حَدِيثُهُمْ وَإِنْ أَنْفَرْتُ
قَادًا أَمْرًا لَكَ فَهَدَيْتَهُمْ وَهُمْ يَشْتَهَوْنَهُ فَإِنْ غَلِظَ
الْشَّجْعَةَ مِنَ الدَّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهْدْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ
إِلَّا ذَلِكَ بَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْاجْتِنَابَ ۝

ایک دن ہر جمعہ کو کیا کروا اگر تم اس پر تیار نہ ہو تو دوسرے، اگر تم زیادہ ہمارا کرنا
چاہتے ہو تو بس تین دن، اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتانہ دینا، ایسا نہ
ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے
ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو کاٹ دو،
کہ اس طرح وہ اکتا جائیں، بلکہ ایسے مواقع پر تمہیں خاموش رہنا چاہیے
جب وہ تم سے کہیں تو تم بھی انہیں اپنی بات سناؤ دین کی اس طرح کہ وہ
بھی اس کے خواہش مند ہوں اور دعائیں سمیع کی رعایت کی طرف دھیان نہ
رکھنا اور اس سے پرہیز کرتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے، یعنی ہمیشہ اس سے پرہیز کرتے تھے ۝

۵۸۔ دعا عزم و یقین کے ساتھ کرنی چاہیے، کیونکہ

اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
الْخُبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا
أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ
إِنْ شِئْتَ فَأَنْفَعْنِي فَإِنَّهُ مُسْتَكْبِرٌ لَهُ ۝

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی انہیں عبدالعزیز نے خبر دی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو
عزم و یقین کے ساتھ کرے، اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عطا
فرما، کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے ۝

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ أَمَا حَسْبِي
إِنْ شِئْتَ لِيَعِزِّمَ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَ لَهُ ۝

۱۲۴۵۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان
سے مالک نے، ان سے ابوالزناد نے، ان سے الاعرج نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی
شخص اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے میری
معفرت کر دے، بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے، کہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے
والا نہیں ہے ۝

۵۹۔ بِسْتَجَابَ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْجَلْ ۝

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ
أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ
يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجِبْ لِي ۝

۵۹۔ بندہ جلد بازی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے ۝

۱۲۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں ابن ازہر کے مولا ابو عبید نے اور انہیں
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کی
دعا قبولی ہوتی ہے اگر وہ جلدی نہ کرے، کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی،
اور میری دعا قبول نہیں ہوئی ۝

۶۰۔ دعائیں باعقوں کا اٹھانا، اور ابو موسیٰ اشعری

باب ۶۰۔ رَفِيعُ الْأَيْدِي فِي الدَّعَاءِ ۝

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا، میں اس سے اپنی برأت کرتا ہوں ابو عبد اللہ نے کہا اور اویس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید اور شریک نے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۷۱۔ قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا۔

۷۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کرو، کہ ہمارے لئے بارش برسائے (آں حضور نے دعا کی) اور آسمان براؤد ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ یہ حال ہو گیا کہ ہمارے لئے گھڑ تک پہنچا دشوار ہو گیا یہ بارش لگے جمعہ تک ہوتی رہی، وہی صاحب یا کوئی دوسرے صاحب اس جمعہ کو کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ایب بارش بند کر دے ہم تو ڈوب گئے، آں حضور نے دعا کی، کہ اے اللہ! ہمارے چاروں طرف کی بستیوں کو میرا کر، اور ہم پر بارش بند کر دے، چنانچہ بادل ٹوٹے ہو کر مدینہ کی چاروں طرف چلا گیا اور ہمارے مدینہ والوں پر بارش رک گئی۔

۷۳۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا۔

۷۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عید گاہ استسقاء کی دعا کے لئے نکلے اور دعا کی، اور بارش کی دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چلوں کو پلٹا۔

۷۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے خادم کے لئے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَامِصَ ابْنِ أَبِي عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، أَلَسْتُ بِأَبِي الْأَيْكَلِ وَمَا صَنَعَ خَالِدٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشُرَيْكٍ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَامِصَ ابْنِ أَبِي عُمَرَ.

باب ۷۱۔ الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ.

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ أَنْ يُسْقِنَا فَعَلِمْتَ السَّمَاءَ وَمُطَرْنَا حَقٌّ مَا كَادَ الرَّجُلُ يُصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تَقْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْقِبْلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنَّا فَقَدْ عَرَفْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَجَعَلْتَ السَّحَابَ يَتَقَطَّرُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُطَرُّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

باب ۷۲۔ الدُّعَاءُ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ.

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمَوْصِلِ يَسْتَسْقِي قَدْعًا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلْبُ رِذَاءَةٍ.

باب ۷۳۔ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَادٍ بِهِ يَطْوِي الْعُرَى

بِكُتْمَةٍ مَالِهِ

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا هَرَجِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسُ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ أَلَيْسَ أَكْثَرُ مَالَهُ وَكَذَلِكَ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

۱۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ انس کاپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آنحضرت نے دعا کی کہ اے اللہ اس کے مال کو دو گنا زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۲۶۷۔ پریشانی کے وقت دعا :

۱۲۶۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پلنے والا ہے اور عظیم کا رب ہے"

۱۲۶۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب و پریشانی میں یہ دعا کرتے تھے "اللہ عظیم اور رب بار کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے" اور وحیب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اسی طرح :

۱۲۶۵۔ سخت مصیبت سے پناہ :

۱۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سمی نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، فیصلہ کی برائی اور شتمت اعدا سے پناہ مانگتے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں تین صفت کا

باب ۴۱۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

باب ۴۲۔ التَّعَوُّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسَوْعِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ

بیان تھا ایک میں نے بڑھادی تھی اور مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کلمہ کنسی
... صفت ہے ؟

۷۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ " اے
اللہ " رفیق اعلیٰ کے ساتھ ؟

۱۲۶۳۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حدیث
ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے اور مردہ بن زبیر نے بہت
سے اہل علم کی موجودگی میں خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار نہیں تھے تو فرماتے تھے،
جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کا
ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں یا
میں رہیں یا جنت کے اپنے گھر میں) چنانچہ آنحضرتؐ جب بیمار تھے، اور
سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپؐ پر نفوڑی دیر تک غشی طاری
ہوئی، پھر جب آپؐ کو اس سے افادہ ہوا تو چھت کی طرف ٹکٹکی بازو کر
دیکھنے لگے، پھر فرمایا، اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ! میں نے سمجھ لیا کہ اس
حضورؐ اب ہمیں اختیار نہیں کر سکتے، میں سمجھ گئی کہ جو حدیث اس حضورؐ
صحت کے زمانہ میں فرمایا کرتے تھے یہ وہی بات ہے۔ بیان کیا کہ یہ آنحضرتؐ

۷۶۷۔ موت اور زندگی کی دعا ؟

۱۲۶۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان
کی کہ ایک میں خواب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے سات
داغ (کسی بیماری کے علاج کے لئے) لگوائے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ

۱۲۶۵۔ ہم سے محمد بن شنی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ
میں خواب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے اپنے پیٹ
پر سات داغ لگوائے تھے میں نے سنا کہ آپؐ کہہ رہے تھے کہ اگر نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور

ثَلَاثٌ رَزَتْ أُنَادٍ أَحَدًا لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ حَيٌّ ۝

باب ۷۶۶۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۝

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ
قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَرُ
فَلَمَّا تَوَلَّى بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غَشِيَ
عَلَيْهِ سَاعِطٌ ثُمَّ أَتَانِي فَاشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى
السَّفْهِفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. قُلْتُ:
إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعِلِمْتُ أَنَّهُ أَحَدُ الثَّلَاثِ
كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ ثَلَاثٌ
أَخْبَرَكُنِي بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ۝

کا انہی کلمہ تھا، جسے آپؐ نے حکم فرمایا کہ اے اللہ رفیق اعلیٰ کے ساتھ !

باب ۷۶۷۔ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ ۝

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى
مَبْنَعًا قَالَهُ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا،

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ
أَتَيْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى مَبْنَعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَهَانًا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ۝

اس کی ضرورت دعا کر لیتا ہے۔
۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَنِينَ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ يَصُغِرُ نَوَلٌ بِهِ إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَتِّيًا يَلْمُوتُ فَلْيَقِلَّ اللَّهُمَّ أَجِدْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَكَوْنِي إِذَا كَانَتْ الْوُفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

باب ۷۸۔ الدُّعَاءُ لِلْمُتَمَتِّينَ بِالْبَرَكَةِ -
 مُسْنِعٌ رَوَاهُمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَلِيلِي عَلَامٌ
 قَدْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ دَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي أَخِي وَجَعُوا فَاسْتَسْعَى رَأْسِي دَوَّعَالِي بِالْبُرُكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَدَّعُوْتِهِ ثُمَّ نَمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحَقْلَةِ

شانوں کے درمیان میں یعنی جملہ عروسی کی گھنڈی کی طرح ۝
۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوقِ أَوَّلِي الشُّوقِ فَيَسْتَوِي الْقَطْعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ التَّرْبِيزِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرُكَةِ فَتَرَبُّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۝

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۷۶۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل نے خبر دی انہیں عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے، جو اسے ہونے لگی ہو، موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے مجھے زہرہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے ۝

۷۸۔ بچوں کے لئے برکت کی دعا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی ۝

۱۲۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے صاحب بن یزید سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آں حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، اس کے بعد میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہو گیا اور میں نے ہنر موت دیکھی، جو دونوں

۱۲۷۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل نے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ بازار سے نکلتے تھے یا بازار جاتے تھے اور کھلنے کی کوئی چیز خریدتے تھے پھر اگر ابن ربیع یا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی ان سے ملاقات ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس میں شریک کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ بسا اوقات تو سواری پر لدا ہوا پورا کا پورا غلہ منافع میں آتا تھا اور وہ اسے گھر بھیج دیتے تھے ۝

۱۲۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسعید

بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ ہی وہ ہیں جن کے منہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ کی تھی، وہ اس وقت پہنچے تھے، انہیں کے منوں میں سے پانی لے کر،

۱۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا گیا تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر اسے حضور نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا، پکڑے کو دھویا انہیں؛

۱۲۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب بن جبرری انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت نماز وتر پڑھنے دیکھا تھا؛

۷۶۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا؛

۱۲۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعب نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی سلی سے سنا کہا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا، یا رسول اللہ، یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں گے؟ ان حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو اے اللہ، محمد پر اپنی رحمت نازل کرو اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛ اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے؛

۱۲۸۳۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے عبد اللہ بن حباب نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا، یا رسول

خَدَّائِنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَعْبَانَ قَالَ اخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِمَّنْ بِيَرِهِمْ؛

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْنِي بِالْبُطْبُيَّانِ يَدْعُو لَهُمَا قَائِي بِصُتَيْ قَبِيلٍ عَلَى ثَوْبِهِ قَدِ عَابِيَاءُ قَاتَبَعَهُ أَيَاكُوكُمْ يَفِيْلُهُ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ آتَهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ؛

باب ۷۶۹۔ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛
۱۲۸۲۔ اَدَمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَكَمُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي يَسْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ جَرَّةٍ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ، فَقُولُوا اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ حَيُّ مُجِيْدٌ اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنْتَ حَيُّ مُجِيْدٌ؛

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّارُ وَرَدِي عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

اللہ، آپ کو سلام اس طرح کیا جاتا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا جاتا ہے؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی“

قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ تَكْفِيْفُ
نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
وَمَا سُوْدِيْكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ اَلِ
اِبْرٰهِيْمَ :

۷۷۰۔ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود
بھیجا جاسکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وصل علیہم
ان صلاتک مکن لہم“

باب ۷۷۔ حَلْ يَصَلِّيْ عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّي
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اَللّٰهُ تَعَالٰى وَصَلِّ
عَلَيْهِمْ اِنْ صَلَاتُكَ سَكَنَ لَهُمْ :

۱۲۸۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مروہ نے اور ان سے ابن ابی ادنیٰ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے ”اللہم صل علیہ“ اے اللہ
اس پر اپنی رحمت نازل فرما میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ادْنَى قَالَ
كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِصَدَقَتِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ قَاتَاكَ اَجِبْ
بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَدْنٰى :

تو اُن حضور نے فرمایا کہ اے اللہ، آل ابی ادنیٰ پر اپنی رحمت نازل کر

۱۲۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے
ان سے عبد اللہ بن ابی بکر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عمرو
بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ مجھے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی
کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ انھوں نے
فرمایا کہ اس طرح کہو ”اے اللہ محمد، آپ کی ازواج اور آپ کی نسل
پر اپنی رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، اور
محمد کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم
پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو ستودہ صفات پاک ہے“

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ
السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
نُصَلِّيْكَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ قَالُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَبَارِكْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ :

۷۷۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اے اللہ!
اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے کفارہ اور رحمت

باب ۷۸۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ آذَيْتَهُ فَاَجْعَلْهُ لَكَ زَكَاةً
وَرَحْمَةً :

بنادے :

۱۲۸۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے
کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن المسیب نے
خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

غلیہ وسلم سے سنا، اُس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قرینت کا ذریعہ بنادے۔

۷۷۲۔ فتنوں سے پناہ مانگنا،

۱۲۸۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو اُن حضور کو ناراضی ہوئی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا، اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ میرے کپڑوں میں پیٹے ہوئے زور سے تھے۔ ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا اور کسی کی طرف دھتھرنے کے طور پر غصوب کیا جاتا تھا، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ مذاکرہ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی اُس حضور کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے ہم اللہ سے راضی ہیں کہ وہ رب ہے اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اُس حضور نے فرمایا، آج کی طرح خیر و شر کے معاملہ میں میں نے کوئی دن نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے، اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے واضح ہو جائے تو تمہاری تکلیف کا باعث ہوں؛

۷۷۳۔ لوگوں کے غلبہ سے پناہ؛

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ فَاتِنَا مُؤْمِنٍ سَبِّتْهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛

باب ۷۷۲۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْفِتَنِ؛

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخْفَوْهُ الْمَسْئَلَةُ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ، لَا تَسْأَلُوْنِیْ الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیْنَتُهُ كَعَدُوِّ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَا فِیْ مَامَسَّهُ فِیْ ثَوْبِهِ یَبْکِیْ، فَاِذَا رَجُلٌ کَانَ اِلَاحِی التَّوْبَانَ یُدْعٰی لِغَیْرِ اَبْنِیْهِ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ قَالَ هٰذَا قَدَیْمٌ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُوْ فَقَالَ، رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِاِِسْلَامٍ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا تَعَوُّذٌ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَا مَا اَبَتْ فِی الْخَبْرِ وَالشَّرِّ کَالِیَوْمِ قَطُرُ اِنَّهُ مُوَارَتْ لِیَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰی رَاَیْتُهُمَا وَرَاَیَ الْعَارِیْطَ وَکَانَ قَتَادَةُ یَدُ کَرَعَتْ هٰذَا الْحَدِیْثُ هٰذِهِ الْاٰیَةُ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْنَ عَنْ اَشْیَآءٍ اِنْ تَبَدَّلَتْ لَکُمْ تَسْوِکُمْ؛

باب ۷۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ غَلْبَةِ الرِّجَالِ؛

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

اِسْتَعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی عُمَرَ وَمَوْلٰی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْ طَلْحَةَ التَّمِیْمِیِّ لَنَا عَلَآ مَا مِنْ غِلْمَاکُمْ یَخْذُ مِنِّیْ، فَخَرَجَ بِیْ اَبُو طَلْحَةَ یُرِدُّ فِیْ ذِرَاعٍ لَا

۱۲۸۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ابی عمر و مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے مولانے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو میرے کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی

۱۲۹۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو دائی نے، ان سے مروی نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو دوسری عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی، پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ۴۷ کی یا رسول اللہ دو دوسری عورتیں تھیں، پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا، انھوں نے فرمایا کہ انہوں نے صحیح کہا قبر والوں کو عذاب ہوگا اور ان کے عذاب کو تمام پوپائے سینے گے، پھر میں نے دیکھا کہ انھوں نے ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے:

۷۷۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ:

۱۲۹۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے سستی سے، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے۔

۷۸۔ گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا:

۱۲۹۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے گناہ اور فتنے سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، اور دوزخ کا آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں محتاج کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال سے اور آزمائش سے اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو عرف اور ازلے کے پانی سے وھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ سے اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزٍ أُنْ مِنْ عَجُزٍ يَهُودِيٍّ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أَعْلَمْ أَنَّ أَصَدَّاهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَتَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبُونَ عَذَابًا سَمِعَهُ النَّبِيُّ مِنْهُمَا، فَسَارَ آيَتُهُ بَعْدَ فِي مَلَائِكَةٍ لَا تَعُوذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ:

۷۷۔ التَّعَوُّذُ مِنَ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكِسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ:

۷۸۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْمَغْرَمِ:

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكِسَلِ وَالْهَوَمِ وَالْبَاطِلِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ غَيِّبِي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرَدِ وَلَسْتُ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا قُفِّتِ الشُّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّلَاسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۖ
باب ۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمُو بْنُ أَبِي عَمِيرٍ وَقَالَ
 سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَحْرِ وَالْحَزَنِ
 وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفَسَلِخِ الْمَدِينِ
 وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۖ

باب ۷۸۔ التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ، الْبُخْلِ وَالْبُخْلِ
 وَاحِدًا، مِثْلُ الْحَزَنِ وَالْحَزَنِ ۖ
۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمَدُ بْنُ الْمُشَنَّى حَدَّثَنِي
 عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
 عَنْ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ يَأْمُرُ بِهَذَا الْعَمَلِ وَ
 يُحَدِّثُهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يُؤْتِيَ إِلَى أَرْضِي الْعُصْرُ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ فِتْنَةِ الْمَدَائِنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۖ
باب ۷۹۔ التَّعَوُّذُ مِنَ أَرْضِ الْعُصْرِ
 أَرْضُ لَنَا، اسْقَاطُنَا ۖ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
 عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَصْعَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْقَهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ۖ

باب ۸۰۔ الدَّعَاءُ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ ۖ
۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ إِبْنِ عَنٍّ

۷۷۔ بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا ۖ

۱۲۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے
 حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ میں
 نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے
 اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و الم سے، عاجزی، سستی
 بزدلی، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے ۖ

۷۸۔ بخل سے پناہ مانگنا، بخل اور بخل ایک ہی ہیں،
 جیسے حزن اور حزن ۖ

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن مشن نے حدیث بیان کی ان سے عند نے حدیث
 بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے
 ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
 عنہ نے کہ آپ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا
 ہوں بخل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا
 ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 دنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ۖ
 ۷۹۔ ناکارہ عمر سے پناہ ۖ اراضنا ای اسقاطنا۔

۱۲۹۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے
 حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ماصعب عن انس بن مالک
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے
 تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، تیری پناہ مانگتا
 ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں، ناکارہ عمر سے اور
 تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے ۖ

۸۰۔ دعا، وبا اور پریشانی کو دور کرتی ہے ۖ

۱۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
 نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

۱۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اکہ معظمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میری اس بیماری نے مجھے موت سے قریب کر دیا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اخصفونہ مشاہدہ فرما رہے تھے کہ بیماری پہنچا دیا ہے اور میرے پاس مال و دولت ہے اور سوا ایک ٹرکی کے اس کا اور کوئی وارث نہیں کیا میں اپنی دولت کا دو تہائی صدقہ کر دوں؟ اس حضور نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر آدمی کا کر دوں؟ فرمایا کہ ایک تہائی بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ میلانے پھر اس اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہوئی ہو تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا، میں نے عرض کی کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ اخصفونہ فرمایا کہ اگر تم پیچھے چھوڑ دیئے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی ہو تو تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ تو میں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور کچھ نقصان اٹھائیں گی اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو کامیاب فرما اور انہیں اٹے پاؤں واپس نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔

عَاشَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَسْأَلُكَ وَأَنْقُلْ خُتَمَهَا إِلَى جُحْفَةٍ أَلَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَةِ نَادٍ صَاعِنَا

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: إِعَادِلِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِمَّنْ شَكَّرُوا أَشَقِيئَتْ مِنْهَا عَلَى النَّبِيِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ فِي تَرَاوِي مِنَ الْوَجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ إِلَّا يَرْتَضِي إِلَّا أَمْتُ لِي وَاحِدَةً أَفَنَا تَقْدَرُ عَلَى مَا لِي؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَيَسْتَضِرُّ؟ قَالَ، أَلْثَلْتُ كَثِيرًا إِنَّكَ إِنْ قَدَّرَ وَرَسَلْتَ غَنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتُ حَتَّى مَا تَجْعَلَ لِي فِي أَمْرَاتِكَ، قُلْتُ أَخْلِفَ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِذَا ارْزُدْتَ وَرَجَعْتَ وَرَفَعْتَ وَتَعَلَّكَ تَخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَفُوقَكَ الْآخَرُونَ أَلَّهُمَّ آمِنْ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَوَدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاسِئِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تَوَدُّ بِمَكَّةَ

نہ کر، البتہ افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس وجہ سے کیا تھا کہ ان کی وفات مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔

باب ۱۰۔ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ أَرْزَالِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۸۱۔ ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور دوزخ کی آزمائش سے بچاؤ مانگنا۔

۱۲۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں حید نے

الْحُسَيْنَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مَصْعَبٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَى أَرْدَى الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَدَنِيَّةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْغُفْمِ
وَالْمَائِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغَيِّ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَيْسِجِ الدَّجَالِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ رَجَاءً وَتَلَجٍّ وَتَمَكُّدٍ
وَلِقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُلْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۝

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَيْسِجِ الدَّجَالِ
۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَيْسِجِ الدَّجَالِ

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطْلُحٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغَيِّ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَيْسِجِ الدَّجَالِ

خبر دی انہیں زائدہ نے انہیں عبد الملک نے انہیں مصعب نے اور
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ
مانگو، جن کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے
اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بخل
سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں تیری پناہ
مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے ۝

۱۳۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان
کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہستی سے
ناکارہ، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ
مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے
عذاب سے مالدار کی بری آزمائش سے، محتاج کی بری آزمائش سے
اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف
اور ایلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے
جس طرح سفید کپڑے میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے
گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے
۱۳۰۱۔ مالدار کی آزمائش سے اللہ کی پناہ ۝

۱۳۰۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلام بن
ابی مطلع نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے
اور ان سے ان کی خالہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کی آزمائش
سے، دوزخ کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مالدار
کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و جال کی آزمائش سے ۝

۱۳۰۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی انہیں
ہشام بن عروہ نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے

اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور الداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح و جال کی بری آزمائش سے اے اللہ میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں «
سستی سے اگنہ سے اور قرمن سے»

۷۸۴۔ برکت کے ساتھ مال کی زیادتی کی دعا :

۱۳۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے فخر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ سے سنا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اولان سے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اسی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اَلْهٰمْزُ رُفَعٌ دَعَاكَ اے اللہ اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما

اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا :

۱۳۰۴۔ ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ انس آپ کا خادم ہے اَلْهٰمْزُ رُفَعٌ دَعَاكَ اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو دے اس میں برکت عطا فرما :

۷۸۵۔ استخارہ کی دعا :

۱۳۰۵۔ ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی الموال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسدد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کی سورت کی طرح، اور کہتے تھے کہ اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةٍ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِيْ بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَتَقَيِّ قَلْبِيْ مِنَ الْغَطَايَا كَمَا تَقَيِّتُ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَمَلِ وَالْخَمَلِ وَالْمَغْرَمِ :

باب ۸۴ الدعاء بكثرۃ المال مع البركة
۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا آتَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ :

اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا :

باب ۸۵ الدعاء عند الاستخارة
۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ مَصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَلِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَأَنَّهُ سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَكَمْتَ بِأَمْرٍ فَلْيُرْكَمْ رَكْعَتَيْنِ

اور تیرے عظیم فضل کا طلب گار ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے قدرت نہیں، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے میری معاشی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعا میں یہ الفاظ کہئے فی عاجل امری واجلہ تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے فی عاجل امری اجلہ تو اسے مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے پھر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کا یقین کر دینا چاہیئے،

۷۸۶۔ وضو کے وقت دعا :

۱۳۰۶۔ ہم سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، پھر آپ نے وضو کیا۔ پھر اٹھ اٹھا کہ یہ دعا کی ۔ اے اللہ ! بعید او غامر کی مغفرت فرما میں نے اس وقت آں حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ نے دعا کی " اے اللہ قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی مخلوق سے بلند مرتبہ پر رکھو "

۷۸۷۔ کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا :

۱۳۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر ان سے سلیمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر پہنچے تو تکبیر کہتے آنحضرتؐ نے فرمایا لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو، تم کسی پہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس ذات کو پکارتے ہو جو بہت زیادہ سننے والا ہے بہت زیادہ دیکھنے والا ہے پھر آں حضورؐ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت زیر لب کہہ رہا تھا، " لا حول ولا قوۃ الا باللہ " آنحضرتؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن عباس، کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت

لَمْ يَقُولِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَغِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِيْذُ بِقُدْرَتِكَ وَاسْتَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا اَكْبَرُ تَقْدِيْرُ وَلَا اَقْدِيْمُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ غَلَامُ الْغِيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاَقْدِرْ لِّيْ وَارِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآخِرِهِ فَاصْرِ فُهِ مَعِيْ وَاصْرِ مَنِيْ عَنْهُ لَا قُدْرَ لِيْ الْخَيْرِ عِيْنُ كَانَ لَمْ رَقِيْنِيْ بِهٖ وَيَسْتَعِيْ حَاجَتَهٗ،

باب ۷۸۶۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْوُضُوْءِ :

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَآةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اِنِّيْ غَافِرٌ وَمَا اَيْتُ بِمِآءٍ يُطْبِئُهُ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُوًى كَثِيْرًا مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ،

باب ۷۸۷۔ الدُّعَاءُ اِذَا عَلَا عَقَبَةً :

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا رَفَعْنَا عَلَوْنَا كَبَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ اُنْفِجُوا عَلَيَّ اَنْفُسَكُمْ فَانْكُرُوا لَمْ تَدْعُوْنَ اَصَمًّا وَلَا غَآيِبًا وَلَكِنْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. ثُمَّ اَنَّى عَلَيَّ وَانا اُخْوَلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ، يَا عَبْدُ اللَّهِ اَبْنُ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاَتَهَا كُنُوْا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ هِيَ كُنُوْزٌ مِنَ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اَدْعُوا إِلَى اللَّهِ

باب ۸۸۷۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا هَبَطَ وَاَدْيَا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ اِذَا اَمَّاوَسَفَرُوا وَرَجَعُوا

۸۸۷۔ کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا اس باب میں

جابر رضی اللہ عنہ کی بھی حدیث ہے:

۸۸۸۔ سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی

کے وقت دعا پڑھنے کا بیان:

۱۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت یمن تکبیریں کہا کرتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اتنا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ سوئے ہیں تو برا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور حمد بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا تمام شکر کو شکست دی“

۹۰۔ شادی کرنے والے کے لئے دعا:

۱۳۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زیدی کا اثر دیکھا تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ میں نے ایک عورت سے گھٹی کے برابر سونے پر شادی کی ہے اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری کا ہی ہو:

۱۳۱۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے۔ تو انہوں نے سات یا نوڑکیاں چھوڑی تھیں، درودی کو تعداد میں شبہ تھا پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں، فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا کہ بیاہی سے، فرمایا کسی لڑکی سے کیوں نہ کی، تم اس سے کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھلتی یا اُن حضور نے فرمایا کہ تم اسے ہنسائے اور وہ تمہیں ہنسائی

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حِجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْتَبِرُ

عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ

يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَيُّبُونَ

تَأْتِبُونَ عَابِدُونَ يَوْمَ تَبَايَعُوا دُونَ صِدْقٍ اَللَّهُ

وَحْدَهُ لَا تَنُودُ عِبَادَهُ وَهَرَمَ الْأَحْرَابُ وَحْدَهُ :

باب ۸۸۸۔ اَلدُّعَاءُ لِلْمُسْتَرْجِعِ

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَشْرَ صَفْرَةٍ فَقَالَ : مَهْجَمٌ

أَوْ مَلْءٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنِ نَوَاقٍ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوَلَمْ تَكُنْ بِشَاةٍ

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ هَلَكْتُ أَبِي وَتَرَكْتُ سَبْعَ أَوْ لِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ

امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُ

يَا جَابِرُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : بَكْرًا أَمْ ثَيْبًا ؟ قُلْتُ

ثَيْبًا قَالَ : هَلَّا جَارِيَةً تَلَا عِمَاءَ ثَلَاثَ مِائَتٍ أَوْ

تَصْلَحُكُمَا وَتُصْلِحُكُ ؟ قُلْتُ هَلَكْتُ أَبِي فَتَرَكْتُ

سَبْعَ أَوْ لِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْشُرُنَّ بَنَاتِي

میں نے عرض کی، میرے والد شہید ہوئے سات یا نوڑکیاں چھوڑی
میں اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس اپنی جیسی لڑکی
لاؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے
آنحضرتؐ نے فرمایا، اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ابن عیینہ اور محمد بن سلمہ نے عمرو کے واسطے سے روایت میں "اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے" کے الفاظ نہیں کہے۔

باب ۷۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ،

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَاتَّ أَهْلُهُمْ إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِإِسْمِ اللَّهِ أَلَسْتُ
بَعْدُ الشَّيْطَانِ وَجَتَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا
قِيَامَهُ إِنْ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ نَحْنُ قِفْرُهُ
شَيْطَانُ أَهْلِهِ

باب ۷۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

عَنْ عَبْدِ الْغَزِيِّ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُ بِرَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ جَاءَ عَذَابُ النَّارِ

باب ۷۳۔ التَّعَوُّذُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا كُرُوزَةُ بْنُ أَبِي الْعُقَيْرِ

حَدَّثَنَا عَيْنَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَعْقِدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعْلَمُ الْكَلِمَةُ
أَلَسْتُ بِرَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ جَاءَ عَذَابُ النَّارِ

۷۱۔ جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا دعا کہنی چاہئے؟

۱۳۱۱۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر
نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے سالم نے ان سے کریم
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے
تو یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ
اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اس
صحبت کے نتیجہ میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی
نقصان نہیں پہنچائے گا،

۷۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اے ہمارے

رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر،

۱۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواث نے حدیث
بیان کی ان سے عبد الغزی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی "اے اللہ! ہمیں دنیا
میں بھلائی (حسنہ) عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ
کے عذاب سے بچا،

۷۳۔ دنیا کی آزمائش سے پناہ،

۱۳۱۳۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیر نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ
بن جمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عبید نے، ان سے مصعب
بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے ان کے والد نے رضی اللہ عنہ
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے
تھے، جیسے لکھنا سکھاتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بغل
سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ
عمر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ؛

باب ۹۲ فَيَكُونُ رِثَةً عَاقِبَةً

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَنْذَرٍ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ عَمِيٍّ عَنْ عَنَّا عَنْ عَنَّا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَخْلُفْ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَرَأَتْهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتُ أَتَى اللَّهُ قَدْ أَفْتَا فِيهِمَا اسْتَفِيدَتْهُ فِيهِ؛ فَقَالَتْ: عَائِشَةُ قَدْ كَانَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؛ قَالَ: أَجَاءَنِي رَجُلَانِ تَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَجُلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِبَعْضِهِمَا: وَمَا دَجِعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّتْهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْقَسِ، قَالَ فِيهِمَا أَدَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُطَاةٍ وَجُفٍ طَلَعَا، قَالَ فَايْنُ هُوَ؟ قَالَ فِي دُرَدَاتٍ وَدَرَدَاتٍ بِمَكْرِ فِي بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَاتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَالدَّيْكَانَ مَا هَذَا نَعَاكَ الْوَحَاوُ وَنَكَانَ تَحْلَمَا رُدُّنَا الشَّيَاطِينَ قَالَتْ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَيْنُ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَاكَ اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُشِيرَ عَلَى النَّاسِ شَتْرًا أَدْعِيْنِي ابْنُ يُونُسَ وَآلِيْنْتُ عَنْ هَتَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُبْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا وَدَمَا وَسَاقِي الْحَدِيثِ؛

۷۹۲۔ بار بار دعا کرنا،

۱۳۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد بن عیاض نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ اس حضور سمجھنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا، اور اس حضور نے اپنے رب سے دعا کی تھی، پھر آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ نے مجھے دوبارہ بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دوسرا آئے اور ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس، پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان صاحب کی بیاری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے پہلے نے پوچھا اس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا لیسید بن العاصم نے، پوچھا کہ وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا ان کنگھی پر کھجور کے خوشہ میں، پوچھا کہ وہ ہے کہاں؟ کہا کہ دران میں اور دران بنی زریق کا ایک کنواں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اس حضور اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دوبارہ واپس آئے تو فرمایا، اللہ اس کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا، اور وہاں کے کھجور کے درخت شیطان کے سر کی طرح تھے، بیان کیا کہ پھر اس حضور تشریف لائے اور انہیں کنویں کے متعلق بتایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! پھر آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ اس حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے، اور میں نے یہ پسند کیا نہیں کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں، عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے امانہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے تو آپ مسلسل دعا کرتے رہے اور پھر پوری حدیث بیان کی،

۷۹۵۔ مشرکین کے لئے بددعا، ابن مسعود رضی اللہ

عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! میری مدد کیجئے، ایسے محط کے ذریعہ جیسا يوسف

باب ۹۳ الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَمْتُ أَعْيُنِي عَلَيْهِمْ،

علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ اور آپ نے بددعا کی اسے
اللہ بوجہ اہل کو پکڑ لیجئے“ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ دعا کی کہ اے
اللہ فلاں فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے یہاں
تک کہ قرآن کی آیت ”لیس لك من الامر شئ“ نازل ہوئی“

۱۳۱۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے فہر دی
انہیں ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”احزاب“ کے لئے بددعا کی ”اے
اللہ کتاب کے نازل کرنے والے، حساب جلدی لینے والے“ احزاب کو
(مشرکین کی جماعتوں کو غزوہ احزاب میں) شکست دے، انہیں شکست
دیدے اور انہیں مہجور کر دے؛

۱۳۱۶۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشا کی آخری رکعت
میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دعائوں
پڑھتے تھے ”اے اللہ عیاش بن ابی ریعہ کو نجات دے اے اللہ ولید
بن ولید کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ
کمزور و ناقوان مومنوں کو نجات دے اے اللہ قیبا مضر پر اپنی بکری کو صحت
کر دے اے اللہ وہاں ایسا تخط پیدا کر دے جیسا یوسف علیہ السلام
کے زمانہ میں ہوا تھا؛

۱۳۱۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص
نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی جس میں شریک افراد
کو ”قرار“ (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کو شہید
کر دیا گیا میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی چیز
کا اتنا غم ہوا ہو، جتنا آپ کو ان کی شہادت کا ہوا تھا، چنانچہ آنحضرت
نے ایک جیسے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی اور کہا کہ ”نقیصہ
نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی؛

يَسْبِقُ كَسْبِهِ يُوسُفَ وَ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَابِي
جَهْلِي. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ
الْحَقِّ مُلَانًا ذُقْلَانَا حَتَّى آتُرِلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ؛

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُزِيلَ الْكِتَابِ
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ أَهْلُهَا وَزَلِزِلْهُمْ؛

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ حَمْدٌ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ
وَمِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قُلْتُ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ
بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هَشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ طَائِفَتَكَ عَلَى مُضَرَ،
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَيْنِينَ كَسَيْنِي يُوسُفَ؛

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً
يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَأَصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ
عَلَيْهِمْ فَقَتَتِ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ: إِنَّا
عَصَيْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ؛

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُونَ، اَسَامُ عَلَيْكَ فَقَطَّطَتْ عَائِشَةُ
إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ، عَلَيْكُمْ اِسْلَامٌ وَاللَّعْنَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
إِنِّي اللَّهُ يُحِبُّ الزُّفَرِيَّ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ أَدَلَّكَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي
أَرَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ؟

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَنَةِ فَقَالَ، مَلَأَ اللَّهُ
قُبُورَهُمْ وَبَيَّرَهُمْ نَارًا كَمَا تَسْعَلُونَا مِنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ

باب ۷۶۔ اَلدُّعَاءُ لِمُسْرِكَيْنِ؛

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَدِيمَ الطُّفْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ، يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دُوسًا قَدْ عَصَبَتْ وَأَنْتَ قَاذِرُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَخَلَّى
النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِي
دُوسًا وَأَنْتَ بِمِثْلِهِ

باب ۷۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
آخَرْتُ؛

حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو سلام کرتے تو کہتے اَسَامُ عَلَیْکُم اِسَامُ عَلَیْکُم اِسَامُ
رضی اللہ عنہا ان کا مقصد سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ "علیکم السلام
واللعنة" (تمہیں بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو) آنحضرت نے فرمایا
مٹھو، عائشہ اللہ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ
نے عرض کی، یا رسول اللہ، کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں،
آنحضرت نے فرمایا تم نے نہیں سنا کہ میں ان کو کس طرح جواب دیتا ہوں،
میں کہتا ہوں، "علیکم" (اور تم پر بھی)

۱۳۱۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے انصاری نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ غزوہ خندق
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آں حضور نے
فرمایا ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے میں
"صلوة وسطیٰ" نہیں پڑھنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔
صلوة وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔

۷۶۔ مشرکین کے لئے دعا،

۱۳۲۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول
اللہ، قبیلہ اوس نے نافرمانی اور سرکشی کی ہے آپ ان کے لئے بد دعا
کیجئے، لوگوں نے سمجھا آں حضور ان کے لئے بد دعا ہی کریں گے لیکن ان
حضور نے دعا کی کہ اے اللہ قبیلہ اوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے
پاس آ بیج دے؛

۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ "اے اللہ!
جو کچھ میں پہلے کرچکا ہوں اور جو کچھ بعد میں کروں گا اس
میں میری مغفرت فرما؛

۱۳۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے ابن ابی موسیٰ نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے میرے رب! میری غلطیاں میری کمالات اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما۔ اور تو اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری کمفرت کر، میری غلطیوں میں، میرے بالا راہ اور بالا راہ کاموں میں اور میرے ہنسی مزاج کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری ہی طرف سے ہے اے اللہ میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور عید اللہ بن معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

ان سے ابو ہریرہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عید اللہ بن عبد الجبار نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیلی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی موسیٰ اور ابو ہریرہ نے، اور میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میری مغفرت کر، میری غلطیوں میں میری نادانی میں، اور میری کسی معاملہ میں زیادتی میں، اور مجھ سے اسی کا زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت کر میرے ہنسی مزاج اور میری سنجیدگی میں اور میرے ارادہ میں، اور یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہے :

۷۹۸۔ اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے :

۱۳۶۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جسے اگر کوئی مسلمان اس حال میں پا

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي عَلَيْهَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي غَطَايَا وَعُمْدِي وَجَهْلِي وَهَوْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي أَفْهَمَ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا امْتَرَجْتُ وَمَا أَفْكَرْتُ أَنْتَ الْمُعْذِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ هَالِكُ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيمٌ وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُوسَى وَابْنِ جُرَيْجَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْتِرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَوْلِي وَجَدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي :

۱۳۶۳۔ بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ :

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ سَاعَةٍ لَا يَوَافِقُهَا

مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ خَيْرَ الْأَعْطَاةِ
وَقَالَ يَبْدُهَا قُلْنَا يَغْلِبُهَا يَوْهَدُهَا۔

باب ۷۹۷۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ
لَهُمْ فِينَا،

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوْأَسَتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الشَّامُ عَلَيْكَ قَالَ
وَعَلَيْكُمْ أَفَقَالَتْ عَائِشَةُ أَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَكَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالْحَرِيقِ
وَالْمَلِكِ وَالْعُفَّةِ وَالْفُحْشِ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالُوا؟ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَتْ مَا دُنْتُ
عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ،

باب ۷۹۸۔ الثَّامِنُ،

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا مَنَّ الْقَارِئُ مَا مَنُو فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوْبَحُ
فَمَنْ وَآمَنَ تَأْمِنَتُهُ تَأْمِنُ الْمَلَائِكَةُ غُفْرَانَهُ
مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ،

باب ۷۹۹۔ فَضْلِ التَّهْنِئَةِ،

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو بھلائی وہ مانگے گا اللہ عنایت فرمائے
گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور ہم نے اس سے یہ سب کچھ اخذ فرمایا
اس گھڑی کے منقرض ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں،

۷۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہود کے

بارے میں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، لیکن ان
کی کوئی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوتی،

۱۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی لیلیہ
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "اسام وعلیکم" اخذ فرمایا،
وعلیکم لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اسام علیکم وعلکم اللہ وفضلہ
علیکم" ان حضور نے فرمایا، ٹھہرو، عائشہ، ترم غوثی اختیار کرو اور سختی
اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔ انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ یہودی
کیا کہہ رہے ہیں، اخذ فرمایا، تم نے نہیں سنا میں نے انہیں کیا
جواب دیا۔ میں نے ان کی بات انہیں پر لوٹادی اور میری ان کے بارے میں
دعا قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں نہیں سنی گئی،

۸۰۰۔ آئین کہنا،

۱۳۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، کہ زہری نے بیان
کیا کہ ہم سے حدیث سعید بن مسیب نے بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے
والا آئین کہے تو تم بھی آئین کہو۔ کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آئین کہتے ہیں،
جس کی آئین ملائکہ کی آئین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے پچھلے گناہ معاف
کر دیئے جاتے ہیں،

۸۰۱۔ لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت،

۱۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے
ان نے سہمی نے، ان سے ابوصالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کی اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں، انہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، دن میں سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سوبرائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس دن یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ شام تک کے لئے اور کوئی شخص اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ سو اس کے کہ جو اس سے زیادہ کرے۔ عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے عبد الملک بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی زائد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے عمر بن یمون نے بیان کیا کہ جس نے دعویٰ دس مرتبہ پڑھ لی وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے دس عربی غلام آزاد کئے۔ عمر بن ابی زائد نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبی نے ان سے ربیع بن خثیم نے اسی طرح، میں نے ربیع سے پوچھا کہ آپ نے کس سے حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن یمون سے پھر میں نے عمر بن یمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ نے حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابی یعلیٰ سے میں ابن ابی یعلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ حدیث بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ مجھ سے عمر بن یمون نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ نے اور ان سے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہی بنی حدیث بیان کی ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ نے اور ان سے ابویوب رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اسماعیل نے بیان کیا ان سے شعبی نے، ان سے ربیع نے اور آدم نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ہلال بن یسار سے سنا ان سے ربیع بن خثیم اور عمر بن یمون نے، اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور انس اور حفصہ بن ہلال کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ربیع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔ یہی ارشاد۔ اور اس کی روایت ابو محمد حضرمی نے ابویوب رضی اللہ

لہ المثلث ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مَرَّةٍ کانت لہ عدد عشر رقاب وکُتبت لہ مائۃ حسنیۃ ومُحِيتْ عَنْهُ مائۃُ سِئسۃٍ وکانت لہ جزاء من الشیطان یومہ ذلک حتی یُسیسَ ولعُیْمَتِ اَحدٍ بآفصلَ مَنا جاءَ الّا تجلَّ عَمَلُ اکثرِ مِنہُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عُمَرُ بْنُ مِمْوُنٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَالَ عَشْرًا کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً وَنَدَّ اسْمَہُ عَلٰی عَمْرِ بْنِ اَبی زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبی اسْحَاقَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَبِیعِ بْنِ خَثِیمٍ مِثْلَهُ، فَقُلْتُ لِلرَّبِیعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مِمْوُنٍ فَأَتَيْتُ عَمْرُو بْنَ مِمْوُنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ اَبی یَعْلٰی فَأَتَيْتُ اَبی یَعْلٰی فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنْ اَبی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ یُعَدِّثُهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ اَبُو اَیُّوبَ عَنْ اَبی یَعْلٰی عَنْ اَبی اسْحَاقَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مِمْوُنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبی یَعْلٰی عَنْ اَبی اَیُّوبَ قَوْلَهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ مُوسٰی حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَلَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبی یَعْلٰی عَنْ اَبی اَیُّوبَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ اسْمَاعِیلُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الرَّبِیعِ قَوْلَهُ وَقَالَ اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مِیْسَرَةَ سَمِعْتُ هَلَالَ بْنَ یَسَارٍ عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ خَثِیمٍ وَعَمْرُو بْنُ مِمْوُنٍ عَنْ اَبی مَسْعُودٍ قَوْلَهُ: وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحَصْبْنٌ عَنْ هَلَالَ عَنِ الرَّبِیعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ: وَرَوَاهُ أَبُو مُعْتَدٍ الْحَضَرَمِیُّ عَنْ اَبی اَیُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

عندہ کے واسطے سے کی۔ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

باب ۸۰۲۔ فِیْضُ التَّيْبِیْنِ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِیْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حَطَّتْ خطاياهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْتُمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَفِيفَتَانِ فِي الْبَيْتَيْنِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۸۰۳۔ فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مِثْلُ النَّتِيِّ وَالْمَيْتَةِ

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَوْسَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ مَلَائِكَتُهُ يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلًا أَنْذَكَرُوا فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْقِقُونَهُمْ يَأْخُذُ بِهِمْ إِلَى اسْمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ

۸۰۲۔ سبحان اللہ کی فضیلت

۱۳۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمی نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ محمدی دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں،

۱۳۲۸۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عمارہ نے۔ ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن ترازو پر بھاری ہیں اور رحمان کو عزیز ہیں ”سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ عظیم“

۸۰۳۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

۱۳۲۹۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے المشی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے جو راستوں میں پھرتے بہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو آواز دیتے ہیں کہ ”آؤ اپنی ضرورت کی طرف“ بیان کیا کہ پھر اپنے پرندوں سے ان کا احاطہ کر کے وہ آسمان دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق ان سے بہتر جانتا ہے کہ یہ میرے بندے کیا کہتے

ہیں، وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری بکریاں بیان کرتے ہیں، تیری چھڑ کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ خوب دیتے ہیں انہیں واللہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ان کا اس وقت کیا حال، تو اجب وہ مجھے دیکھتے ہوئے موتے، بیان کیا وہ جواب دیتے ہیں اگر وہ تیرے دیدار سے مشرف ہونے تو تیری عبادت سب سے زیادہ کرتے، نیز بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ جنت مانگتے ہیں، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیں گے، نہیں، واللہ اسے رب انہوں نے جنت دیکھی نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ کہا کہ فرشتے جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس کے سب سے زیادہ خواہشمند ہوتے سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے اور سب سے زیادہ اس کے رند منہ ہوتے، بیان کیا کہ وہ کسی چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دینگے دوزخ سے، بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیں گے، نہیں، واللہ انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر اگر انہوں نے اگر اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ بیان کیا کہ پھر وہ جواب دیں گے کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے فرار میں سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے، بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی نفرت کیا ان کا کہ اس پر ایک فرشتہ بول دے گا کہ ان میں فلاں بھی تھا، جو ان میں (ذاکرین) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی حرمت سے گیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی ناسر اور نہیں رہتا، اس کی روایت شعبہ نے کی ان سے اعش نے بیان کیا اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا ہے اس کی روایت ہیسل نے کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۸۴۴۔ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۱۳۱۳۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں سلیمان بنی نے خبر دی انہیں ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعرانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی پر چڑھ رہے تھے۔ بیان کیا کہ ایک اور صاحب بھی ان کے ساتھ اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے آواز دی اور بلند آواز سے "لا الا اللہ واللہ اکبر" کہا، بیان کیا کہ اس وقت

قَالَ يَقُولُ، هَلْ رَأَوْنِي قَالِ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْنَا، قَالَ يَقُولُ وَكَيْفَ تَوَمَّ أَدْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ مَا رَأَوْنَا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَسْبِيحًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ يَقُولُ فَمَا يَسْتَعُونِي؟ قَالَ يَسْتَعِينُونَكَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْنَاهَا قَالِ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْنَاهَا قَالِ يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَمَّ أَدْنِي؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَمَّ أَدْنَاهُمْ مَا رَأَوْنَاهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا مَرْغَبَةً، قَالَ قَسَمَ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ الشَّيْءِ، قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْنَاهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْنَاهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ تَوَمَّ أَدْنَاهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ تَوَمَّ أَدْنَاهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ يَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلُوسَاءُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ، مَا رَأَوْنَاهُ شُعْبَةً عَنِ الْأَعْمَشِ وَكَمْ يَرْفَعُهُ. وَمَا رَأَوْنَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۸۴۴۔ قَوْلٌ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَلِمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقْبَةِ أَقْوَانٍ فِي تَلْبِيَةِ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آنحضرت اپنے غم پر سوار تھے۔ ان حضور نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہتے اور غیر حاضر کو نہیں پکارتے پھر فرمایا، ابو موسیٰ، یا فریاء، اے ابو عبد اللہ، کیا میں نہیں ایک کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے، ایمنہ نے عرض کی، ضرور اللہ فرمائی، فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ؛

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ وَمَا سَوَّلَ اللّٰهُ صَلَاتِيْ اَللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ عَلٰی بَغْلَتِيْہِ، قَالَ فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَحَّ وَلَا غَايِبًا ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا مُوسٰی اَوْ يٰعَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِّنْ كَثْرِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

باب ۱۰۵۔ فِيْهِ مَا شَأْنُهُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا دِيَّاهُ قَالَ، فِيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اِسْمًا مَّائَةً اَوْ وَاحِدًا لَا يُحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ ذُوْ رُحْبٍ مُّوْتَرٍ،

باب ۱۰۶۔ اَلْمَوْعِظَةُ سَلَاةٌ بَعْدَ سَلَاةٍ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيقٌ قَالَ لَنَا مُنْتَظَرُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ يَزِيْدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ فَقُلْنَا اَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَدْخُلْ فَلْخُورْ اَلَيْكُمْ صَاحِبُكُمْ وَاِلَّا جِئْتُ اَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اخِذٌ بِبِيْدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَمَّا اِنِّيْ اَخْبَرُ بِمَا كُنْتُ وَلَيْكُنَّ يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اَلَيْكُمْ اَنْ مَّسَّوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ كَاَنِّيْ تَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَمَا رَآهِيَ السَّامَةَ عَلَيْنَا؛

۸۰۵۔ ایک نام حامل کے سوا اللہ کے نافرستے نام ہیں؛
۱۳۳۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم نے یہ حدیث ابو الزناد نے یاد کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نافرستے نام ہیں ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرے گا جنت میں جائے گا اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے؛

۸۰۶۔ وقفے کے ساتھ وعظ و نصیحت؛

۱۳۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تا بقی اسے، ہم نے کہا، تشریف رکھیے، لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں اندر جاؤں گا اور تمہارے ساتھی (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو باہر لاؤں گا۔ اگر وہ نہ آئے تو میں ہی تنہا آ جاؤں گا۔ اور تمہارے ساتھ بیٹھوں گا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اور آپ یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پھر تمہارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہاری یہاں موجودگی کو خوب جانتا ہوں، لیکن تمہارے پاس باہر آنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ و نصیحت کرنے میں اس کا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتانہ جائیں؛

۸۰۷۔ دل میں نرمی و رقت پیدا کرنے والی احادیث
اودیہ کہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی، وہ ابو ہند کے صاحبزادے ہیں انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔ عباس بن عمر نے بیان کیا کہ ہم نے صفوان بن عیسٰی نے حدیث بیان کی،

باب ۱۰۷۔ مَا جَاءَ فِي التَّوَقَّاتِ وَآتَى لَا تَعِيْنُ اِلَّا عِيْنُ الْاٰخِرَةِ؛

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا اَلْحَكَمِيُّ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْہِ عَنْ اَبِيْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، اِنْعَمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْہَا کَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّقَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ قَالَ عَبَّاسُ الْعَبْرِيُّ

ان سے عبد اللہ بن ابی ہند نے، ان سے ان کے والد نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح :

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے معاویہ بن قرق نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی زندگی نہیں پس تو انصار اور ہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ :

۱۳۳۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن یسکان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، اس حضور بھی خندق کھودتے تھے اور ہم سب منتقل کرتے تھے اور آنحضرت ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے، اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے پس تو انصار و ہاجرین کی مغفرت کر۔ اس روایت کی متابعت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۸۰۸۔ آخرت میں دنیا کی مثال، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "بلاشبہ دنیا کی زندگی کھیل کو دے، اور زمین اور آسمان میں ایک دوسرے پر غرور کرنے اور مال و اولاد کو زیادہ کرنے کا نام ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے بڑونے کفار کو لہجھالیا ہے پھر جب اس میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ روند ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے، اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹلی ہے :

۱۳۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کورسے جہنم دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے :

حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْقٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ :

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْفَقِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَنَبْرُبْنَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ، فَاصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ، تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

باب ۸۰۸۔ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَأُهُ ثُمَّ يَهْبِهُمُ فَنَزَالَهُ مُصْفًى ثُمَّ يَكُونُ حُطًّا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ :

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ الْعَذَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَعَذَابٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَرَاوَحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

باب ۸۰۹۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّا غُرَيْبٌ أَوْ عَابِدٌ مُرْسِيٍّ،
۱۳۳۸۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ
سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ، كُنْ فِي الدُّنْيَا
كَأَنَّا غُرَيْبٌ أَوْ عَابِدٌ مُرْسِيٍّ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ
إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا
تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَبْحِكَ لِرَبِّكَ وَمِنْ
حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ :

۸۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دنیا میں اس طرح
ہو جاؤ جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو :
۱۳۳۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ
ابو منذر طغافوی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان العمش نے بیان کیا
ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا، دنیا
میں اس طرح ہو جاؤ جیسے تم مسافر یا راستہ چلنے والے ہو، شام ہو جائے
تو صبح کے منتظر نہ رہو۔ اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو بلکہ جو
عمل نیک کرنا ہے اسے اسی وقت کر لو اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت
جانو، اور زندگی کو موت سے پہلے :

باب ۸۱۰۔ فِي الْأَمَلِ وَطَوَلِهِ، وَقَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى: فَمَنْ نُحْزِرْ عَنْ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ قَازَا وَمَا الْعَيْوَةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
الْعُرُورِ، أَوْ مَا هُمْ بِأَكْلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيَكْفُهُمْ
أَلَا مَلَأَتْ سَوَافٍ يَلْعَمُونَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
الدُّنْيَا مَذْبُوحَةً وَأَمَّا تَعَلَّتِ الْغُرَّةُ مُقْبِلَةً
وَبِكُنْ وَاحِدَةً فِي مَنَّهُمَا بَنُونَ فَكَلُوا مِنْ
أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا
فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَرَبِّ حَسَابٍ وَغَدًا حِسَابٌ
وَلَا تَعْلَمُ بِمَرْحُومِهِ، وَتَبَا عَيْدُهُ :

۸۱۰۔ امید اور اس کی درازی : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس
جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ
کامیاب رہا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹہنی ہے انہیں
چھوڑ دو کہ وہ کھاتے رہیں مرنے کرتے رہیں اور امید انہیں دھوکے
میں رکھتی ہے پس وہ عنقریب جان لیں گے۔ علی رضی اللہ
عنه نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھرتی ہوئی چلی گئی اور آخرت سامنے
آگئی، انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے اہل ہیں۔ پس تم
آخرت کے اہل ہو، دنیا کے اہل نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی
کام ہے حساب نہیں ہے، اور کل حساب ہوگا اور عمل کا وقت
نہیں رہے گا۔ ”بمَرْحُومِهِ“ بمعنی مبادعہ :

۱۳۳۹۔ **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفُطَيْسِ
أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَرِيعٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطًّا مَرَّتَيْنِ وَأَدْخَلَ خَطًّا فِي الْوَسْطِ فَجَارَ مِنْهُ وَخَطَّ
خُطًّا مِثْلَ الْوَسْطِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ
الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ
فُحِيطَ بِهِ أَوْ هَذَا أَجَلُهُ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَهَذَا

۱۳۳۹۔ ہم سے صدق بن فضال نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ نے بخبری
ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے
منذر نے ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ خط کھینچا، پھر اس کے درمیان میں
ایک خط کھینچا جو جو کچھ خط سے نکلا ہوا تھا اس کے بعد درمیان والے
خط کے اس حصے میں، جو جو کچھ کے درمیان میں تھا، چھوٹے چھوٹے بہت
سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو
اسے گھرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کے خط کا حصہ) ہے یا باہر نکلا ہوا ہے

الْخَطَاةُ الصَّغَارُ لَا عَرَاخُنَ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا وَإِنْ
أَخْطَا هَذَا تَحَمَّشَهُ هَذَا
۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ شَاهَمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطُوطًا
فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ
الْخَطُّ الْقَتَبُ ۝

باب ۱۱ مَن بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ الْكِبَرَ
فِي الْعَمْرِ لِقَوْلِهِ: أَوَلَمْ نَحْمَدْكُمْ مَا يَدَّكُرُ نِيْعُهُنَّ
تَدَّ كَرَّ وَجَاءَهُ كَرُّ الشَّيْخِ ۝

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ شَاهَمٍ
عَنِ ابْنِ مَعْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَفَّارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنِ ابْنِ مَرْثُومَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعَدَّ اللَّهُ
لِي أَمْرِي آخِرًا أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً - تَابَعَهُ أَبُو
حَارِثٍ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ۝

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ
شَانِمًا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ الْكَبِيرُ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ
۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبُرُ بْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ
مَعَهُ أَشَانُ حُبِّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ وَالْأَشْعَبُ
عَنْ قَتَادَةَ ۝

باب ۱۲ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى
بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ
سَعْدٌ ۝

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا

وہ اس کی امید میں اور چھوٹے چھوٹے خطوں مشکلات میں پس انسان جب ایک مشکل سے
بچ کر نکلتا ہے تو دوسری پہنچتا جاتا ہے اور دوسری نکلتا ہے تو تیسری پہنچتا جاتا ہے
۱۳۴۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند
خطوں کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے اور موت ہے انسان اسی حالت (امید و موت) میں پہنچنے
کی میں رہتا ہے کہ قریب والے خط (موت) ایک پہنچ جاتا ہے۔

۸۱۱۔ جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر

کے بارے میں اس پر رحمت تمام ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "کیا
تم تعجب کرتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کو چاہتا تھا اس کو اپنے پاس بلا لیا۔"

۱۳۴۱۔ ہم سے عبد السلام بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان
کی ان سے یونس بن عمر غفاری نے ان سے سعید بن سعید مقبری نے اور ان سے ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عہد کے سلسلے میں حجت تمام
کروں جس کی موت کو مؤخر کیا ہوا تھا کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی نسبت
ابو حازم اور ابن عثمان نے مقبری کے واسطے سے کی۔

۱۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوصفوان عبد اللہ بن سعید
نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہر
جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور زندگی کی درازی کی امید لیتے ہیں کیا کہ مجھ سے یونس نے
حدیث بیان کی اور یونس ابن شہاب کے واسطے سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابوبکر نے خبر دی۔

۱۳۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ
چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت
شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۱۲۔ ایسا کام جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

مقصود ہو۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے :-

۱۳۴۴۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے

مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابُ ۖ
۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ آتَيْتُ
 خُبَابَ وَهُوَ يَذْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ اإِنَّا أَصْحَابُ الَّذِينَ
 مَقْصُورٌ كَمْ تَنْفَقُهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَرَأَيْنَا أَصْبَنًا مِنْ
 بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا تَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا الشَّرَابَ ۖ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
 عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خُبَابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۸۱۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنِّي عَدَا اللَّهُ هَقًّا فَلَا تَخْرُتْكُمْ الْحَيَاةُ
 الدُّنْيَا وَلَا يُغَيِّرْكُمْ بِأَلْسِنِهِ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ
 لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا لَهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَذَّوِّبُ
 خِزْيَ بَعْضِهِ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۖ جَمَعَهُ
 سُفَرُ ۖ قَالَ مَجَاهِدُ الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ ۖ

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
 شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
 أَخْبَرَهُ قَالَ آتَيْتُ عَنْهُ أَنَّ بَطْهْرَةَ وَهُوَ جَالِسٌ
 عَلَى الْمَقَاعِدِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ
 مَا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ
 فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ
 تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ
 ثَمَّ كَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفْرَ كَرَمَاتٍ مِمَّنْ دُنِيَهُ
 قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا ۖ

بَابُ ۸۱۵۔ ذَهَابِ النَّفْسِ الْيَحِينِ ۖ
۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
 الْأَوْعَاثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

۱۳۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی چہار دیواری بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گزر گئے دینا نے ان کے اٹال میں سے کچھ بھی کی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا حاصل کیا کہ کڑی کے سوا ان کے رکھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں ملتی ۖ

۱۳۵۳۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے العشاء نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ۖ

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ کوئی دھوکہ کی چیز تمہیں اللہ سے غافل کرے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گردہ کو لاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے (سیر کی جمع) سفر ہے مجاہد نے فرمایا کہ الغرور سے مراد شیطان ہے ۖ

۱۳۵۴۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں ابن ابان نے خبر دی کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا آپ بیٹورے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ نے اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا آنحضرتؐ نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور سجدیں اگر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا میں نہ آجانا ۖ

۸۱۵۔ نیکوں کے گزر جانے کے بارے میں ۖ
۱۳۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعواث نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے قیس نے بن ابی حازم

نے اور ان سے مروا اس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک بندے کے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور نہایت فرومایہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اور کھجور میں سے پھنک دینے کے قابل چیزوں کی طرح کے، اللہ تعالیٰ ان کی ذرا بھی پروا نہیں کرے گا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ”حفالتہ“ اور مثالتہ“ بولا جاتا ہے (ایک ہی معنی میں)

۸۱۶۔ مال کی آزمائش سے بچنے کے متعلق اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد: ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد آزمائش میں“

۱۳۵۶۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے خبر دی، انہیں حصین نے انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار و درہم کے غلام عمدہ ریشمی چادروں کے غلام تباہ ہوئے، اگر انہیں دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض رہتے ہیں :

۱۳۵۷۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے اور ان سے عطاء نے بیان کیا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اُن حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو واریاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے :

۱۳۵۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خالد نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء سے سنا کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھڑ بھڑی) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ منبر پر رکھتے سنا ہے :

۱۳۵۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن سلیمان ابن فضیل نے حدیث بیان کی ان سے عباس بن سہیل بن سعد نے بیان

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الْقَالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلَا ذَوْلَ وَتَبَعِي حَفَالَةٌ كَحَفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ الشَّرِّ لَا يُبَالِيهِمْ اللَّهُ بَالَةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ حَفَالَةٌ وَحَفَالَةٌ :

بَابُ ۸۱۶ - مَا يَتَّقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلُ:

اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ :

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَفْسٌ عَبْدٌ لِلْيَأْسِ وَاللَّامِ هِيَ وَالْقَيْطِفَةُ وَالْحَمِيمَةُ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ :

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا كَانُوا بَنِي آدَمَ وَآدَمُ وَآدَمُ مِنْ مَالٍ تَرْتَبِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جُوفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ :

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَوْنَا بَنِي آدَمَ مِثْلَ وَادٍ تَمَلَّا لَا حَبَّ أَتَى لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الشَّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ :

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَيْلِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ

کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ میں جنس پر یہ کہتے سنا آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو! بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک واوی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہش مند رہے گا اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ مکی توبہ قبول کرتا جو توبہ کرتا،

۱۳۶۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کے ایک واوی ہو تو وہ چاہے گا کہ دہو جائیں اور اس کا منہ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے اور ہم سے ابو الولید نے بیان کیا۔ ان سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت "الہکم التکاثر تآزل ہونی"؛

۸۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ مال ہرگز نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنادی گئی ہے اور توں بال بچوں اور دھروں سونے چاندی انسان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوہوں اور کھیتوں میں یہ زندگی کی پونجی ہے "ہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ ہم تو سوا اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زمینت بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مال کو تو حق جگہ پر نہ خرچ کروا۔

۱۳۶۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ہے انہیں حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آنحضرت نے مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضرت نے پھر عطا فرمایا، پھر میں نے مانگا اور آنحضرت نے پھر عطا فرمایا، پھر فرمایا،

کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا کہ حکیم رضی اللہ عنہ نے

ابن سعد قال سمعت ابن التیمی قال سمعت ابن التیمی يقول يا ايها الناس ان التیمی صلی اللہ علیہ وسلم کان يقول لو ان ابن آدم أعطى وادياً مثلاً من ذهب أحب إليه ثانياً أحب إليه

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ وَادِيَانِ مِثْلًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ يَكُونُ لَهُ وَادِيَانِ وَلَكِنْ مِثْلًا نَالَهُ إِلَّا التَّوَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ عَنَى تَزَلُّتِ الْهَلَكَةُ التَّكَاثُرُ؛

باب قول التیمی صلی اللہ علیہ وسلم هذه المال خضرية حنوة وقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَن لِّالنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُنَوَّسَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْأَرْحِثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالِ عُمُو، اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا رَزَقْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَفْقِهَ فِي حَقِّهِ؛

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَاسْعِيدُ بْنُ الْمُسْتَبِيعِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ التَّمِيمِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرَبُّكَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ بِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ

الْمُكْثَرِينَ هُمُ الْمَقْلُوتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ
 أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَقَعَ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِئَانُهُ وَبَيْنَ
 يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ لَا دَعْوَى فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَتَشَيَّتُ
 مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي أَجْلِسْ هَهُنَا قَالَ فَاجْلِسْ
 فِي تَارِعِ حَوْلِهِ حِجَابَةٌ فَقَالَ فِي أَجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى
 أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فِي الْخَوَافِ حَتَّى لَا أَرَاكَ
 فَلَبَثْتُ غَنِيً فَاَطَالَ اللَّبَثُ ثُمَّ رَأَيْتُ سَيِّعَتَهُ وَهُوَ
 مُتَعِيلٌ وَهُوَ يَقُولُ رَأَيْتُ سَوْدَ وَرَأَيْتُ دَلِي، قَالَ فَلَمَّا
 جَاءَ كَرَّمَ أَصْبَرَ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
 فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْعَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا
 يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ ذَلِكَ جَبْرِئُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ سَوْدٍ الْعَرَّةُ قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ
 إِنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُسْرَكَ بِلِلِّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
 قُلْتُ يَا جَبْرِئُ! وَإِنْ سَوْدٌ وَإِنْ زَنْيٌ قَالَ نَعَمْ، قَالَ
 قُلْتُ وَإِنْ سَوْدٌ وَإِنْ زَنْيٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ
 الْخَمْرَ قَالَ النُّصْرَا اخْبَرْنَا شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ
 بَنِ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا
 زَيْدُ بْنُ دُهَيْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَا هَذَا حَدِيثُ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّارِءِ مُرْسَلٌ لَا يَصَحُّ أَنَّمَا أَرَدْنَا
 لِلْعَرَّةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِي فِي عَبْدِ اللَّهِ
 حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّارِءِ، قَالَ
 مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصَحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ
 قَالَ أَضْرِبُوا عَلَيَّ حَدِيثَ أَبِي الدَّارِءِ هَذَا إِذَا مَاتَ
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

ساتھ چلتا رہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و
 دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی کم مایہ ہوں گے سوا ان کے
 جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں اگے پیچھے
 خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں خرچ کیا ہو! بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی
 دیر تک آنحضرت کے ساتھ چلتا رہا، ان حضرات نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ یہاں
 کیا کہ ان حضرات نے مجھے ایک ہموار زمینی پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف
 پتھر تھے اور فرمایا: ہمیں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس
 لوٹ کے آؤں، بیان کیا کہ پھر ان حضرات پتھر ملی زمین کی طرف چلے گئے اور
 نظروں سے اوجھل ہو گئے آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے
 آپ سے سنا آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے: چاہے چوری کی، چاہے
 زنا کی ہو! بیان کیا کہ جب ان حضرات تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا
 اور میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی، اللہ آپ پر قربان کرے، اس پتھر ملی
 زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے میں نے تو کسی دوسرے
 کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا نہیں تھا! ان حضرات نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام
 تھے پتھر ملی زمین (عرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری
 سنا دو، کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرتا
 ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی اے جبرئیل، خواہ اس نے چوری
 کی ہو اور زنا کی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی، خواہ
 اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ کہا کہ ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔
 پھر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت،
 الحکمش اور عبد العزیز بن رافع نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے
 حدیث بیان کی، یہی حدیث، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابوصالح کی حدیث بواسطہ
 ابو ذر داود رضی اللہ عنہ مرسل ہے صحیح نہیں ہے ہم نے اسے اس لئے بیان کیا
 کہ معلوم ہو جائے، صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، ابو عبد اللہ سے (امام
 بخاری) پوچھا گیا کہ عطاء ابن یسار کی بواسطہ ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے اور صحیح نہیں
 ہے، صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور کہا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اتنا اضافہ اور کر لو کہ یہ حکم اس وقت ہے جب مرتے وقت
 کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اور ثابت ہو گیا تو جنت میں جائے گا)

سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ زانی اور جو مسلمان کے جنت میں داخل ہونے کی جو تصریح حدیث میں ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بہر حال
 وہ جنت میں داخل ہو گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر مرنے سے پہلے اس نے توبہ کر لی تو جنت میں داخل ہو گا، لیکن بعض علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان

ہذا جوتی اِنْ عَطَبَ اَنَا لَا يُنْكِرُ وَاَنْ شَفَعَ
 اَبْنُ دَاوُدَ فَقَالَ اَنْ تَرِيْسَمَعَ لِقَوِيْهِ فَقَالَ
 سُرَّوَلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اَخِيْرُ
 قَوْلٍ جَلِيْلٍ وَاَمْرٍ مِنْ مِثْلِ هَذَا
 ان حضور نے اس کے بعد فرمایا یہ شخص (غریب) اسی کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے :

۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَسَدٍ وَاَبُو جَدِّشَا شُعْبَانُ
 حَدَّثَنَا اِبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَاَيْلَ قَالَ عُدْنَا
 خُبَا بَا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَوْبًا وَجِبَّةً اِلَيْهِ فَوَقَعَ اَحْرَا عَلَيَّ اِلّٰهُ فَمِنَا مَن
 مَعِيَ لَمْ يَاجِدْ مِنْ اَحْرٍ مِنْهُمْ مُصَقَّبٌ نَحْنُ عَمِيْرُ
 قَوْمٍ يَوْمَ اُخْرٍ وَسَرَّ رَهْرَهً فَاِذَا عَظَمْنَا مَرَّاسِعَهُ
 بَلَدًا رَحِيْقًا فَاِذَا عَظَمْنَا رَحِيْقَهُ بَدَا مَلَأَ مَسِيْعَهُ
 فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ
 لَاسِيَهُ وَنَجْعَلَ عَلَيَّ رَحِيْقَهُ مِثْلَهُ اِذَا خَرَّ وَمَا مَن
 اَنْفَعَتِ لَنَا نَفْسُهُ فَمَكَوْهُمُ مَعَهُمْ
 ۴۸۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے روایت ابن عباس نے
 بیان کی ان سے انس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اہل بیت سے سنا
 کہا کہ ہم نے غیاب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے بنو کلب
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی حاصل کرنے کے لئے
 ہجرت کی، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم سے کوئی تو گزر گیا اور ہمارا
 (اجر) اس دنیا میں نہیں لیا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے
 آپ جنگ احدہ کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی اس
 چادر کا آپ کو کفن دیا گیا تھا، اس چادر سے ہم اگر آپ کا سر ڈھکتے تو آپ کچھ
 پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا تھا، چنانچہ آنحضور نے ہمیں
 حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر ازخراش والدین اور ہم میں

سے بہت سے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا میں براہروی اور وہ اپنی کمائی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔
 ۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ

بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو جَرَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَصِيْنٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 اَطْلَعْتُ لِي لِيَقْبِرَ قَبْرِيْ اَسْبَغْتُ اَكْثَرَ اَصْلَحَهَا الْفَقِيْرُ اَعْرَ
 وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَمَرَّتُ اَكْثَرَ اَصْلَحَهَا الْبَاغِي
 اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ مَضَى جَدُّهُ مِنْ نَحْوِ عِجْمٍ
 فِي بَحْرٍ مَعَهُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَصِيْنٍ

۵۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي حَصِيْنٍ
 حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَصِيْنٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ عَلَيَّ خَرَابٍ حَتَّى مَلَأَهُ دَمًا اَكْبَرُ اَمْسَرَ
 قُبَاعَتِيْ مَا تَ :
 ۵۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث
 بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے
 اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی
 دوسرا خون پر کھانا تناول نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي حَصِيْنَةَ

حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِمَائِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دَوْكِيْدُ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَأْسِي لِي تَأْكُلَتْ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْلَتُهُ تَقْرِي:

باب ۳۳ - كَيْفَ كَانَ عَيْشِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخْلِيْفُهُمْ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ:

۳۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ بِخَبَرِهِ مِنْ رِصْفِ

هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ

أَبَاهُ مَرَّةً كَانَ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ

كُنْتُ لَا تَعْتَمِدُ بِكَ بِيَدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ،

وَأِنْ كُنْتُ لَا شِدَّةَ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ لَقَدْ

تَعَدَّدْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ قَوْمِهِمُ الَّذِي يُخَوِّجُونَ مِنْهُ

فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا

سَأَلْتُهُ إِلَّا تَشِبُّ عَنِّي فَمَرَّ أَمْرٌ يَفْعَلُ، ثُمَّ سَرَّ

بِي عُمَرُ سَأَلَتْهُ، عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ

إِلَّا تَشِبُّ عَنِّي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَمَّ حِينَ رَأَى دَعَرَتْ

مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ

لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبَعَتْهُ

فَدَخَلَ فَاِسْتَادَنَ فَادَّتْ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ بَيْنَا فِي

فَدَخَلَ فَقَالَ: مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: هَذَاكَ

لَكَ فَلَاؤُ أَوْ فَلَاؤُ، قَالَ: أَبَاهُ تَكُنْتُ لَبَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادَّعَهُمْ

لِي، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَصْيَانُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْذُونَ

إِلَّا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَلَا عَمَلًا أَحَدًا إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ

بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاولْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَاشْتَرَكَهُمْ فِيهَا فَبَاءَنِي

ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟

حدیث بیان کی ان سے مٹا ہے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوتا ہوئی تو ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوئی۔ سوا مقورے سے جو کہ جو میری الماری میں تھے، میں اس میں سے کھاتی رہی، بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں کھانا دیا اور وہ بھی ختم ہو گئے۔

۳۳۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کیسے

گزرتی تھی؟ اور ان سے دنیا کی علیحدگی کے متعلق روایات:

۳۳۲ - مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی اس حدیث کا دھارحہ۔ ان

سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کہہ کرتے تھے کہ اللہ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں بھوک

کے سبب زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، میں بھوک کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ

نکلے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک

آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مجھے کچھ کھلا دیں

وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں

نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ

تھا کہ مجھے کھلا دیں وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت میرے

دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تڑپایا پھر آپ نے فرمایا ابہر!

میں نے عرض کی لیک، یا رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلنے

لگے، میں آنحضرت کے پیچھے بولیا، پھر آنحضرت اندر تشریف لے گئے، پھر اجازت

چاہی، مجھے اجازت ملی، پھر داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا، دریافت

فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلاں نے آنحضرت کے لئے

ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت نے فرمایا، ابہر! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ!

فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہا کہ اہل صفہ اسلام

کے یہاں ہیں وہ نہ کسی کے گھر نہ پناہ دھونڈھتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے

پاس! جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت انہیں کے پاس بھیج دیتے

اور خود اس میں سے کچھ نہ رکھتے البتہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا

بھیجتے اور خود بھی اس سے تناول فرماتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ

مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو جائے گا اس کا توہ قدر میں تھا۔ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا، جب اہل صفہ آئیں گے تو ان حضور مجھ سے ہی فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس میں سے کچھ نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا بھی کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضور کی دعوت پہنچائی، وہ آگئے اور اجازت چاہی انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے ان حضور نے فرمایا: ابہر! میں نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو، بیان کیا کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر میرا ہوجا تو مجھے واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا اس طرح میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سب لوگ پی کر میرا ہوجکے تھے۔ آنحضور نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابہر! میں نے عرض کی البیک یا رسول اللہ! فرمایا اب میں اوتھم پاتی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا، ان حضور نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیایا، اور ان حضور برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا، انہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تمنا کش نہیں ہے ان حضور نے فرمایا۔ پھر مجھے دیدو

میں نے پیالہ ان حضور کو دے دیا ان حضور نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر پچا ہوا خود پی گئے

۱۳۷۱- ہم سے سعد بنے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے ہم نے اس حال میں گزارا ہے کہ غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز، خبثہ کے پتوں اور اس بموں کے سوا، کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی میسنگیوں کی طرح براڑ کرتے تھے اب یہ بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے میں پھر قومیں بالکل نا نامرد اور میرا سارا کیا ا کا رت گیا

۱۳۷۲- مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ

كُنْتُ اَحَقَّ اَنَا اَصِيْبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرِبْتُ اَتَعُوْا بِهَا فَاَهْ اَجَاءَ اَمْرِيْ فَاَنْتُمْ اَتَا عَطِيْتُمْ وَمَا عَلَيَّ اَنْ يُّبَلِّغُنِيْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَكَلِمَتِيْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْتُمْ هُمْ فَدَعُوْهُمْ فَاَنْتُمْ اَفَا شَدَّ ذُنُوْبًا وَّ اَنْ لَّهُمْ وَاَخَذُوا لِحَاظِهِمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: يَا اَبَاهِرُ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ خُذْ مَا عَطِيْتُمْ مَا لَ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اَعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلَيَّ الْقَدَحَ وَاَعْطِيْتُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلَيَّ الْقَدَحُ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَزُوْى ثُمَّ يَزُوْى عَلَيَّ الْقَدَحُ حَتَّى اَنْتَهِيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَدَى الْقَوْمُ كُلَّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَنَقَّلَ اِلَيْ قَبَسَمَ فَقَالَ: اَبَاهِرُ قُلْتُ لَبِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتُ، قُلْتُ صَدَقْتَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: اَقْعُدْ فَاَشْرَبْ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اَشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُهُ مَسْكًا، قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَخَمِدَ اللهُ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا عَنْ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ اِنِّيْ لَا وُلَّ الْعَرَبَ سَا فِيْ سَنَتِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَرَايْتُنَا نَعْزُوْ وَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَدَقَّ الْجُفْلَةُ وَ هَذَا اَلْاَسْتَرُ وَاَنَا اَحَدُ نَا لَيْصَعُ كَمَا تَصْعُقُ اَلْاَشَاةُ مَا لَهٗ خِلَاطٌ ثُمَّ اَصْبَحْتُ بَنُوْ اَسِيْدَ تَعُوْرُ فِيْ عَمَلِ الْاِسْلَامِ حَيْثُ اِذَا وَ مَثَلٌ سَعِيْنِي

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَا شِيعَ أَنْ يُحْتَدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْذُ قَدَامِ الْبَيِّنَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرٍّ لَوْلَا لَيْسَ لِي
حَتَّى يُبَيِّنَ:

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعَادٍ هُوَ الَّذِي عَنْ مَسْعُورِ
بْنِ كَدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلْتُ مِنْ مَتْعَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكَلْتُ فِي يَوْمٍ إِلَّا أَحَدًا هَمًّا تَمَرًا

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْأَهْلِ وَخَشَعَهُ مِنْ لَيْفٍ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ نَاقِيًا نَاقِيًا
مَالِيَةً وَنَحْنُ قَائِمُونَ قَالَ سَلُّوا أَيْمَانَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَكُونُوا
صَلُّوا اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَبْلَكُمْ مَا لِي رَغْبَةً مَرَقًا حَتَّى
لَحِقَ بِأَعْيُنِهِ وَلَا رَأْيَ شَاةٍ شَبِطًا بِعَيْنِهِ قَطْرًا

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْبَيْهَقِيِّ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ جَدِّنا هِشَامُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْكُلُ عَلِيمًا شَهْرًا ثُمَّ يَقْدِرُ فَيَسْتَعْلِمُهُ
أَمَّا هُوَ التَّمَرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ بِاللَّحِيمِ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَعْرُودُ لِي
أُخْتُ أَنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَابٍ
فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْقَدَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا، فَقُلْتُ مَا كُنْتُ يَوْمَئِذٍ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ
آگے کے بعد بھی تین دن تک تنہا کھانے کے لئے نہیں ملا تھا
یہاں تک کہ ان کی حضور کی وفات ہو گئی۔

۱۳۷۵۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے اسحاق الدارق نے حدیث بیان کی ان سے مسعر بن کدام نے
ان سے ہلال نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ان کے اگر کبھی ایک دن میں دو تیرہ
کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے احمد بن بھانے حدیث بیان کی ان سے نصر نے حدیث
بیان کی ان سے شام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اور اس
میں کھجور کی چھال بھر دی جوتی تھی

۱۳۷۷۔ ہم سے بدیع بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے جہلم بن یحییٰ نے
حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ہم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا ہارچی وہیں موجود ہوتا آپ
فرماتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی روتی تناول فرماتے
نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور ان حضور نے کبھی اپنی
آنکھ سے بھی ہوئی مسلم بکری دیکھی۔

۱۳۷۸۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا ہمارے بھی گرجاتا
تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی گوشت
آجاتا تو چولہا جلتا تھا۔

۱۳۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادنی نے حدیث بیان کی ان سے
ابو حارثہ عازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے یزید بن ریان
نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ نے عروہ سے کہا
بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وہ وسلم کے (ازواج) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا میں نے چوچا کہ ہر آپ
لوگوں کو کس چیز سے رہتی تھیں؟ فرمایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور

قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ الثَّمُرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّرَانِ مِمَّنِ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَاحِرُ وَكَانُوا يَسْتَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمِنْ أَمِيَّتِهِمْ فَيَسْتَفِينَا ۝

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

فُقَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ مَوْتًا

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ ۝

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ أَشْعَثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ:

الْمَدَامُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ حِينَ كَانَتْ يَقُومُ؟ قَالَتْ:

كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ النَّصَارَةَ ۝

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَيْثَمِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۝

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنْجِبَنِي

أَعْدَاؤُنِي عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ: وَلَا أَفَإِلَّا أَنْ يَنْقُذَنِي اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ سَيِّدُ دُؤَا

وَقَايَرُنَا وَاعْتَدَا وَرَاوَدُوا وَشَمَى مِنْ الْمَذْجَةِ

وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ كَبَلْعُوا ۝

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ مَوْتًا

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمَدَامَةِ عَلَى الْعَمَلِ ۝

پانی :- ہاں، اُن حضور کے کچھ انصاری، یروشمی تھے ان کے یہاں دودھ پینے والے جانور ہوتے تھے اور وہ اُن حضور کے لئے دودھ جمع دیتے تھے اور ہمیں پلا دیتے تھے ۝

۱۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن فضیل

نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمارہ نے ان سے ابو ذر

نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے دعا کی :- اے اللہ! آل محمد کو روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں ۝

۸۲۲۔ عمل پر مداومت اور میانہ روی ۝

۱۳۸۱۔ ہم سے عبد ان نے حدیث بیان کی انہیں ان کے والد نے خبر

دی۔ انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے

والد سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مصروق سے سنا کہ کبک میں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کون سا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جس پر مداومت ہو سکے کہ میں نے پوچھا: حضور

کب تک نماز پڑھتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرض کی آواز سن لیتے، اس وقت

تک آپ نماز تہجد پڑھتے رہتے تھے ۝

۱۳۸۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے، ان سے

ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل

تھا جس پر اس کا عمل مداومت اختیار کرے۔

۱۳۸۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث

بیان کی ان سے سعید بن جری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات

نہیں دے سکے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور

مجھے بھی نہیں، سو اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے

میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو۔ اور صبح و شام اور رات کے

کچھ حصہ میں عبادت کیا کرو میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی منزل مقصود

پر پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ کم ہی کیوں نہ ہو :

۱۳۸۵۔ مجھ سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا کہ جس پر مداومت اختیار کی جائے، خواہ وہ کم ہی ہو، اور فرمایا انہیں کاموں کو اپنے سر لو جن کی تم میں طاقت ہو :

۱۳۸۶۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے ابراہیم نے اور ان سے عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے اسم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، میں نے پوچھا اسم المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں اُن حضور کے عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون؟ جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی اُن حضور طاقت رکھتے تھے :

۱۳۸۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زبرقان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور ہمیں بشارت ہو کیونکہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، صحابہ نے عرض کی اور آپ بھی نہیں، یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سو اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھ لے، بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوالنضر کے واسطے سے ہے ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔ اور عفان نے بیان کیا ان سے وہی نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَادُّوْا قَارِبُوْا وَاعْلَمُوا أَنَّ تَنْ يَدْخُلُ أَحَدَكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ أَكَلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ :

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ، سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُفُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلَهُ دِيْنَةً، وَأَبْكَرُ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ :

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَبْرَقَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَادُّوْا قَارِبُوْا وَابْشُرُوا فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظْنَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عُفَانَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آپ نے فرمایا ایمانہ روی اختیار کرو اور تمہیں بشارت ہو، اور مجاہد نے بیان کیا کہ "سداً اسیداً" ہدق کے معنی میں ہے۔

۱۳۸۸۔ مجھ سے ابوہریرہ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن قلیع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہلال نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے ہمیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی اس کی شکلیں اس دیوار پر بنا دی گئیں تھیں، آج سے پہلے اچھائی اور برائی اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی آج سے پہلے اچھائی و برائی میں نے اس شکل میں کبھی نہیں دیکھی تھی؛

۸۲۵۔ خوف کے ساتھ امید، سفیان نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت میرے لئے اس سے زیادہ سخت نہیں ہے "تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم تورات، انجیل اور کوچہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے ان سب کو قائم نہ کرو؛

۱۳۸۹۔ ہم سے قینبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوا حصے کئے اور اپنے پاس ان میں ننانو رکھے، اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے بے خوف نہ ہو؛

۸۲۶۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیتا ہے۔

سَيَدُّوْا وَابْتِشِرُوْا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَيَدُّوْا سَيَدُّوْا

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا، الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعَ يَمِينَهُ فَأَشَارَ بِهَا قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: قَدْ أُرَيْتُمُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ كُمْ الصَّلَاةَ الْبَحَّةَ وَالنَّارَ مُتَنَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا أَرَاكُمْ يَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمَّا أَرَاكُمْ يَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

۸۲۵۔ الْوَحَاءِ مَعَ الْخَوْفِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَاقِبَةً لَكُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ؛

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَ مَائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا، وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَبْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ؛

۸۲۶۔ الصَّبْرُ عَنْ مُجَاهِدٍ اللَّهُ أَمَّا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَقَالَ عُمَرُ، وَجَدْنَا نَجِيْرًا يَنْشُرُنَا بِالْقَبْرِ؛
۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
 عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا
 سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ
 أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا عَطَاءٌ حَتَّى لَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ
 لَهُمْ حِينَ لَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَلْفَقِي بِيَدِي، مَا يَكُنُّ
 عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ وَلَا أَذِيٍّ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَن
 يَسْتَعِيفُ بَعْفُهُ اللَّهُ، وَمَن يَتَصَبَّرْ يُصَيِّرْهُ اللَّهُ
 وَمَن يُسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَمَّا تَعَطَّوْا عَطَاءً
 خَيْرًا أَوْ سَمِعَ مِنَ الْقَبْرِ؛

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا خَلَّافُ بْنُ يَعْنَى حَدَّثَنَا
 مُسْقَرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ
 بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي حَتَّى تَرْمَ أَوْ تَنْقُصَ قَدَمَاهُ فَيَقُولُ لَهُ،
 يَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا اشْكُرًا؛

بَابُ ۷۷۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ، قَالَ الرَّيْمِيُّ بْنُ حُشَمٍ، مِنْ كَلِّ
 مَا صَاقَ عَلَى النَّاسِ؛

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ
 عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
 فَقَالَ عَيْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ، يَدْخُلُ الْجَنَّةُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
 يَغْفِرُ حِسَابَ هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ
 وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ؛

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
بَابُ ۷۸۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ؛

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی جبریل پائی۔
۱۳۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں ابو سعید
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مانگا اور جس نے بھی ان حضور سے مانگا اس حضور نے اسے دیا، یہاں تک
 تک کہ جو مال اس حضور کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جو حضور نے اپنے ہاتھ
 سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے
 بچا کے نہیں رکھ سکتا ہوں البتہ جو تم میں (سوال سے) بچا رہے گا اللہ بھی
 اسے محفوظ رکھے گا اور جو ہیر کرے گا اللہ بھی اسے ہیر کرے گا اور جو استغنا
 اختیار کرے گا اللہ بھی اسے استغنا کرے گا۔ تمہیں میرے بڑھ کر اور اس سے
 زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی نہیں دی گئی۔

۱۳۹۱۔ ہم سے غلاب بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسقر حدیث بیان کی
 ان سے زیاد بن علاقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے مغیرہ بن سعید رضی
 اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے
 تھے آپ کے قدموں میں ورم آجاتی یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے،
 اس حضور سے عرض کی جاتی کہ آپ کی خطائیں تو معاف ہیں اس حضور پر
 کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۸۷۷۔ جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا
 ربیع بن خثیم نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات
 میں ہر کرے؟

۱۳۹۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ
 نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حصین
 بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا
 آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، میرے امت کے ستر ہزار (مراکز) تھے ابے حساب
 جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور
 اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں؟

۸۷۸۔ قیل وقال نالیندیہ ہے؟

۱۳۹۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پروسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمان کی عزت کرے۔

۱۳۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی ان سے ابو فریح خزاعی نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے منہ سے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ پوچھا گیا، اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۳۹۷۔ مجھ سے اور ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ تیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان حضور نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی غلط نازیبا ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کے درخ میں چلا جاتا ہے، حالانکہ وہ اس سے انسادر تھا۔ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان (فاصلہ ہے)

۱۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو النضر سے سنا ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو صالح نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور دوسرا ایک بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے۔

۸۳۶۔ اللہ کی خشیت سے رونا۔

۱۳۹۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نعیم بن عبد الرحمن

خَيْرًا أَوْ لَيْسَ خَيْرًا، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعَ جَارًا وَلَا مَنَ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَنِيَّتَهُ؛

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَثْرِبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَانِي وَوَعَاةَ فَلْيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِيئَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ جَارُزَتُهُ: قِيلَ مَا جَارُزَتُهُ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ مَنِيَّتَهُ، وَمَنْ كَانَ يَوْمًا بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ؛

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ النَّدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مَا يَتَّبِعِينَ فِيهَا يَزُلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ؛

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي كُفَاً لَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَكِلُهُ بِإِكْلِمَةٍ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي كُفَاً لَا يَنْفَعُ وَهُوَ فِيهَا فِي جَهَنَّمَ؛

بَابُ ۸۳۶۔ الْبَكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ؛

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُقَيْدٍ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے:

۸۳۱۔ اللہ سے خوف:

۱۲۰۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلی امتوں کا ایک شخص جس کا لگاں اپنے اعمال کے متعلق خراب تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں سر جھاؤں تو مجھے گرم دین میں اٹھا کر دیا میں ڈال دینا اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی:

۱۲۰۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی، فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا باپ کی حیثیت سے میں نے کیسا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ! پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتتر) کی تفسیر لم یدرؤ نہیں جمع کی ہے اور (اس نے یہ بھی کہا) کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو جب میں سر جھاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ بوجھاؤں تو مجھے پھینک دینا اور کسی تیرہواں دن مجھے اس میں اڑا دینا، اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر ہمدلیا۔ چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بوجھا، چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا، پھر فرمایا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا، میں نے یہ حدیث

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ مَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ:

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ:

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسْنِيءُ أَنْظَتَ يَحْمِلُهُ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُّوْنِي قَدْ رَوَيْتُ فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَعَلُوا بِهِ فَبَعَثَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مُخَانَتُكَ فَغَفَرْتَهُ:

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فَيَسَنُ كَانَ سَلَفٌ أَوْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا دَلَّةَ يَعْنِي أَغْطَاهُ. قَالَ فَلَمَّا خَضِرَ قَالَ لِمَنْ يَنْبَغِي أَيْ أَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرُ أَبٍ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْبَغِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا أَفْسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْخُرْ وَإِنْ يَتَقَدَّمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَأَنْظَرُوا فَإِذَا مِتُّ فَأَخْرُوْنِي حَتَّى إِذَا مِيزْتُ فَحُمًّا فَاسْتَعْقُوْنِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُوْنِي ثُمَّ إِذَا كَانَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ، فَأَذْرُوْنِي فِيهَا فَاخْتَدَمُوا فَيَقْفَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَقَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَى مَا قَعَلْتَ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ خَرَقْتُ مِنْكَ، فَمَا تَلَا فَاكُنْ رَاحِلَهُ اللَّهُ. فَحَدَّثَ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ نَادَرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثْتَ، وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

تَوَعَّلُونَ مَا أَعْلَمُ فَصَحَّكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الْيَمِثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شُعَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

السَّيِّبِ أَنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَتْ يَقُولُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ

مَا أَعْلَمُ فَصَحَّكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي النَّسْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَعَّلُونَ

مَا أَعْلَمُ فَصَحَّكُمْ قَلِيلًا وَلَبَّيْكُمْ كَثِيرًا

بَابُ مَجِيئِ النَّارِ بِأَشْهُوَاتٍ

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْبَتْ النَّارُ

بِأَشْهُوَاتٍ وَاجْبَتْ الْجَنَّةُ بِالْكَارِ

بَابُ ۱۴۰۸۔ أَجْبَتْ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ

شِرَاكِ نَعْلَيْهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْبَتْ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ

شِرَاكِ نَعْلَيْهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَدُ قُبَيْتٍ قَالَهُ

أَشْهُو، إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ

بَابُ ۱۴۱۰۔ لَيْتَ نَظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ

مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ مَوْقِفٌ

معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور زیادہ روتے

۱۴۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے

ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم

ہو تا وہ جو میں جانتا ہوں اور تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۱۴۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا

جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ

۸۳۴۔ دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے

۱۴۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث

بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے الاعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ خواہشات نفسانی

سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے

۸۳۵۔ جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے

قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

۱۴۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ان سے منصور دمشقی نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۱۴۰۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک

بن عمر نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا شعر ہے شاعر نے کہا ہے

یہ ہے ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں

۸۳۶۔ اسے دیکھنا چاہئے جو بچہ درجہ کا ہے اسے نہیں

دیکھنا چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اوپر ہے

۱۴۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اخرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔

۸۳۷۔ جس طرح کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا :

۱۴۱۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے جعد ابو عثمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو جہا عطاردی نے حدیث بیان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں دس گنا سے لے کر سات سو گئے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر! اور جس نے برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے :

۸۳۸۔ گناہوں کو معمولی سمجھنے سے بچنا چاہیئے :

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے ہمدی نے حدیث بیان کی ان سے غیلان نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے اعمال کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”موبقات“ سمجھتے تھے ابو عبد اللہ نے کہا کہ موبقات سے اپنے ہلاک کرنے والے مراد لیا ہے :

۸۳۹۔ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہوتا اور اس سے دُرتے رہنے کے متعلق نفاذ :

۱۴۱۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قَصِلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْعِلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ :

بَابُ ۱۳۷۔ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ :

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَا عَطَارْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَرَوِي عَنْ تَرَاتِبِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً كَثْرَةً حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً :

بَابُ ۱۳۸۔ مَا يُثْقَلُ مِنْ مُخْصَرَاتِ الذُّنُوبِ :

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَعْدِي عَنْ عَيَّلَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْتُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَنْفُسِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ أَنْ كُنَّا نَقْدَحُهَا عَنِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَبَّاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ أَلْهَلَكَاتِ :

بَابُ ۱۳۹۔ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا تَعَانُ مِنْهَا :

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَى بْنُ عِيَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں معروف تھا یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا اس حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے اس پر ایک صاحب اس شخص کے پیچھے ہوئے وہ شخص مسلسل لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرحلے پہنچا پھر اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے ہاتھ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکلی گئی حضورؐ اگر مرنے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہو تب بھی ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہو تب بھی کیونکہ آخری زندگی میں صالح ہو جاتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ سے ہوتا ہے :

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ أَكْظَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمَّ يَزِلُّ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُورِحَ فَاسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَالَ: بُدَّ بَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ شِدَائِيهِ ثُمَّ حَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى جُورِحَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلُ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا.

۸۴۰۔ گوشت نشینی برے ساقیوں سے نجات کا ذریعہ ہے :

۱۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے فردی ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن زید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہا کہ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن زید لیشی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی گھاتی میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے ان کی برائیوں کی وجہ سے الگ تھلک رہتا ہے اس روایت کی متابعت ازبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری کے حوالہ سے کی اور معمر نے زہری کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء یا عبید اللہ نے ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یونس وابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ - حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ عَرَبِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَالنَّاسُ خَيْرٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهِدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ بَعْدُ مَرَاتَهُ وَيَدَارُ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الرُّبَيْدِيُّ وَسَلْيَمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتَّغْلَفَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْرُوفُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مَسَايَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ

۱۴۱۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ماجشون نے حدیث

بیان کی ان سے عبدالرحمن بن ابی سعصعہ نے ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دورائے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال میرٹیں ہونگی وہ انہیں نے کہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے اس دن وہ اپنے دین کی حفاظت کیلئے نقصان سے فرار اختیار کرے گا۔

۸۴۱۔ امانت کا اٹھ جانا۔

۱۴۶۔ ہم سے محمد بن مسلمان نے حدیث بیان کی ان سے یلعج بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطارب بن ہبل نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں سے امانت اٹھ جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ امانت کس طرح اٹھ جائے گی فرمایا جب کام ناپل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں، ایک تو دیکھ چکا ہوں اور دوسرے کا منتظر ہوں آں حضور نے ہم سے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہریٹیوں میں اتار دی گئی پھر انہوں نے اسے قرآن سے جانا پھر سنت سے جانا اور آں حضور نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا، فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور وہ اسی میں امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر ابد کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے لک کی چنگاری نہارے پاؤں میں پڑ جائے اور اس کی وجہ سے پاؤں پھول جائے تم اسے ابھرا ہوا دیکھو گے، حالانکہ اندر کوئی چیز نہیں ہوتی حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر وہ فرید فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانتدار نہیں ہوگا کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانتدار شخص ہے کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے کتنا بلند عرصہ ہے اور کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا میں نے ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرے ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے انصافی سے) اسے روکتا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ مِيقَةٌ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَأْمَنُ خَيْرُ
مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ تَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجَبَلِ
وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُدُ يَدَيْهِ مِنَ الْفِتَنِ،

باب ۵۰۔ رافع الامانة۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبَانَ حَدَّثَنَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَارِ بْنِ
بَنِي يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتَ الْأَمَانَةَ فَأَنْتَظِرُ
الْعَلَمَةَ قَالَ كَيْفَ أَصْبَحْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا
أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى خَيْرِ أَهْلِهِ فَأَنْتَظِرُ السَّاعَةَ،
۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا
حَذِيفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا
أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزُكُّ فِي جُذُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ يَهْلِكُوا
مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَهْلِكُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ
رَفِيعِهَا قَالَ، يَتَأَمَّرُ الرَّجُلُ التَّوَمَّةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ يَهْلِكُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَتَأَمَّرُ
التَّوَمَّةَ فَتَقْبُضُ يَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ لَبْعَرٍ
وَخُرْجَتُهُ عَلَى رَجُلٍ فَتَقْبُضُ فَتَكْرَهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ
فِيهِ شَيْءٌ فَيَضِيقُ النَّاسُ يَنْبَاقِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ
يُؤَمِّرُ عَلَى الْأَمَانَةِ، أَيْ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا
وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَهْلَكَهُ وَمَا أَظْرَقَهُ وَمَا أَجْدَدَهُ
وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبَّةٍ خَرَدٍ مِنْ آيَاتٍ، وَلَقَدْ
أَتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَمَا أَجَالِي أَيْكُمْ بَاتِعَتْ لَيْسَ كَانَتْ
مُسْلِمًا تَأْمَنُكَ الْأَيْسْلَامُ وَإِنْ كَانَتْ تَقَرُّ إِنِّي أَرَدْتُ عَلَى

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر اس حضور تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا
معاذ بن جبل! میں نے عرض کی لیک و سعید، یا رسول اللہ! فرمایا، ہمیں معلوم
ہے کہ جب بندہ یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس
کے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے :

۸۴۴۸- توضیح :

۱۴۲۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زبیر
نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی بیان کیا کہ
اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں خبری نے اور ابو خالد حمزہ بن زری
انہیں حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "عضباء" تھا (کوئی جانور دور
میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو
کر آیا اور وہ اس حضور کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا
شاق گزرا اور کہنے لگے کہ عضباء پیچھے رہ گئی! اس حضور نے اس پر فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اسے وہ پتہ لگتا

۱۴۲۲- مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن محمد نے
حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے شریک
بن عبد اللہ نے بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطار نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے
اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے
جو مجھے پسندیدہ ہیں، امیر اقرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے
ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت
کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن
جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا
ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں
جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور
اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اسی مومن
کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا :

بُنِ جَبَلٍ قُلْتُ بَقِيْتُ سَأُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا قَعُوا؟
قُلْتُ اللَّهُ وَسَأُولُهُ قَالَتْ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ لَا يَعْذِبُهُمْ
كَرَسُولٍ كَزِيَادِهِ عِلْمُهُ فَرِيَاكَ بِنْدُونَكَ اللَّهُ بِرِيقِ حَقِّ هُوَ وَهُوَ أَهْلُ عَذَابٍ نَدَى :

۸۴۴۸- التواضع :

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ؛ قَالَ وَتَدْنِي
مُحَمَّدًا أَخْبَرَنَا الْقُرَاسِيُّ وَابْنُ خَالِدٍ الْأَخْبَرُ عَنْ حُمَيْدِ
الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعُضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ
فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى تَعَرُّدٍ فَاسْبَقَهَا فَاسْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتِ الْعُضْبَاءُ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقَّ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يَرْفَعُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا أَدْنَيْتُهُ بِالْعُزْبِ وَمَا تَقَرَّبَ
إِلَى عَبْدِي يَمْشِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتَ عَلَيْهِ وَمَا
يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ
فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ
الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَّكَ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجْلَهُ
الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي رَغِيْبَتَهُ وَلَوْ اسْتَعَاذَنِي
لَأُعِيْنْتُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِيْلُهُ تَرَدَّدِي
عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْوَيْتُ وَأَنَا الْكَرْمُ مَسَاءَ النَّهْرِ :

۱۲۲۵۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَمَا أَمْرُ
السَّاعَةِ إِلَّا كَمَنْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

۸۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اور قیامت
ان دو انگلیوں کی طرح ہیں (قرب میں) اور قیامت کا معاملہ
تو بس آنکھ پھٹنے کی طرح یا اس بھی جلدی، بلاشبہ اللہ ہر چیز
پر قدرت رکھنے والا ہے؛

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ
هَكَذَا وَيُسَيِّرُ بِأَصْبَعَيْهِ فِي كَفَّيْهِمَا،

۱۲۲۳۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو عسان نے
حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اتنے
قرب قریب ہیں جیسے گئے ہیں اور ان حضوٰر نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ
سے (اس قرب کو بتایا۔ پھر ان دونوں کو پھیلایا؛

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَبَادَةَ
وَأَبِي التَّيَامِ عَنْ الْأَسَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ،

۱۲۲۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے وہب
بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ
نے ابو التیام نے اور ان سے اسد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (قریب قریب) جیسے گئے ہیں

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا
وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَاحَيْنِ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ
عَنْ أَبِي حَصِينٍ،

۱۲۲۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابو بکر نے
خبر دی، ابو حصین نے انہیں ابو صالح نے انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو کی طرح
جیسے گئے ہیں آپ کی مراد دو انگلیوں سے معنی اس روایت کی متابعت
اسرائیل نے ابو حصین سے کی؛

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَأَى اللَّهَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشُّسُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَإِنَّهَا لَمَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمْشَوْا جَمْعُونَ
فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْقُصُ لَفْشًا إِيْمَانَهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَتَقُومُ مِنَ
السَّاعَةِ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ تَوْبَهُمَا يَتَنَقَّاهَا فَلَا
يَنْبَغِي بَعْدَ ذَلِكَ وَلَا يَطُوبُ بَأْسُهُ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ
وَقَدْ انْقَرَفَ الرَّجُلُ بِكَبِيرٍ لَفَحَتْهُ فَلَا يَطْعَمُهُ
وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَتَهُ فَلَا يَسْقِي

۱۲۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے
خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب سورج مغرب سے طلوع
نہ ہونے لگے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ دیکھیں گے
تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا
ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا، یا جس نے
ایمان کے بعد مل خیر نہ کیا ہو پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کھڑا
درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلانے ہوئے ہوں گے۔ ابھی
خرید و فروخت مکمل بھی نہیں ہوئی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لیتا ہی
ہوگا کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو

فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهَذَا رَفَعَهُ أَكْثَرُ إِلَى فِيهِ
فَلَا يَطْعَمُهَا

جملے گی کہ ایک شخص اپنی اونی کا دودھ لیکر رہا ہو گا اور اسے
پی بھی نہیں پائے گا، قیامت اس حال میں قائم ہو جائیگی کہ ایک
شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا، قیامت اس حال میں برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے
اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا

بَابُ ۱۴۷ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ

۸۴۷۔ جو اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی

اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے :

۱۴۷۷۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ہم نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ
بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ
سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے
اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں
کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یاءں حضور کی بعض ازواج نے عرض کیا
کہ مرزا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ ان حضور نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تم
کی موت کا وقت قریب آئے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس
کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز
نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی خوشنودی کا حصول)
ہوتی ہے اس لئے اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس
کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آئے تو
اسے اللہ کے عذاب کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی
ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطر شعبہ اقصا

کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۷۸۔ محمد بن محمد بن علامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث
بیان کی ان سے یزید نے ان سے ابو بردہ نے ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ
بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند
کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے :

۱۴۷۹۔ مجھ سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی ان سے یثرب نے حدیث
بیان کی ان سے یثرب نے ان سے ابن شہاب نے انہیں معید بن المسیب
نے اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم حضرات کی موجودگی میں خبر دی کہ نبی کریم

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ
وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَقِعْنَا أَشْوَاجَهُ
إِنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُسْوَسُ
إِذَا خَفِيَ الْمَوْتُ بَشِيرٍ صَوَاتِ اللَّهِ وَكَرَاهِيَةٍ فَلَيْسَ
قَسَمِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ وَارْتِ الْكَافِرَ إِذَا خَفِيَ بَشِيرٌ بِعَذَابِ اللَّهِ
وَعَقَابَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرَاهِيَةٍ
لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرَاهِيَةً لِقَاءَهُ إِذَا خَفِيَ الْبُودُ أَوْدَ وَعَسَى
وَعَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اسے اللہ کے عذاب کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی
ہے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اس روایت کو ابو داؤد اور ترمذی و اسطر شعبہ اقصا

کے ساتھ بیان کیا اور سعید نے بیان کیا ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم کے حوالہ سے :

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُنِيرٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ
أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ :

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
وَعُرْوَةَ بَنِي التَّيْبَرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ

عَاشِيَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْسِهِ لَمْ يَقْبَضْ نَفْسِي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسَهُ عَلَى قَيْدِي عَشِيَّتِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ آفَاقٍ وَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى الشَّقِيفِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّغْلِي، قُلْتُ إِذَا لَرَيْتُمَا تَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْعَدِيْبُ الَّذِي كَانَ يَحْدِثُنِي بِهِ قَالَتْ فَكَأَنْتَ يَلْتُ لَمَعَتْ كَلِمَةٌ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الرَّغْلِي الرَّفِيقَ الرَّغْلِي

باب ۸۴۸۔ مَبْكُورَاتِ الْمَوْتِ،

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ أَوْ غُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشْلُكُ عُمَرُو فَيَجْعَلُ يَدْخُلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَتَسَحَّرُ بِهِمَا وَبَعْضُهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ تَصَبُّ بِمِثْلِكَا فَيَجْعَلُ يَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الرَّغْلِي حَتَّى يَقْبَضَ وَمَا لَيْتَهُ

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَدَقَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاشِيَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَعَى السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ يَقُولُ: إِنَّ لِي بِهِمْ هَذَا الْأَيْدِيَا كَرَّمَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ عَلَيْهِمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ مَوْتِهِمْ

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ خندہ دست تھے فرمایا تھا کبھی کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں رہنے کی جگہ سے دکھا نہیں جاتی تو پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آپ حضور ہمارے ہوئے اور آپ حضور کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تقویٰ دیر کے لئے غشی طاری ہو گئی پھر جب آفاق ہوا تو آپ چھت کی طرف ٹٹکی لگا کر دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: "اللہم الرفیق الاعلیٰ" میں نے کہا کہ اب آپ حضور ہمیں تبریع نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ وہی حدیث ہے جو آپ حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ بیان کیا کہ یہ آپ حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔ یعنی یہ ارشاد کہ "اللہم الرفیق الاعلیٰ"۔

۸۴۸۔ جان کنی،

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن عبد بن مہمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انیس ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انیس عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمر و ذکوان نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے سامنے ایک بڑا برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، عمر کو شبہ تھا کہ برتن کے لئے لفظ رکوا کہا تھا یا غلبہ، آپ حضور اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے: "فی الرفیق الاعلیٰ" یہاں تک کہ آپ کی روح قبض ہو گئی اور دست مبارک جھک گیا،

۱۴۳۱۔ مجھ سے مدقہ نے حدیث بیان کی، انیس عبدہ نے خبر دی انیس ہشام نے، انیس ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ چند بدوی جو نئے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی۔ آپ حضور ان میں سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر قیامت آجائے گی۔ ہشام نے کہا کہ آپ حضور کی مراد (تمہاری قیامت) سے ان کی موت تھی،

۱۴۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان

سے محمد بن عمرو بن حنبلہ نے، ان سے سعد بن کعب بن مالک نے، ان سے ابوقادہ بن ربیع الصدی نے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو ان حضور نے فرمایا کہ "مسترج" اور مستراح منہ اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا صحابہ نے عرفی کی یا رسول اللہ المسترج والمستراح منہ کیا چیز ہے، ان حضور نے فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے اور فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے نجات پاتے ہیں :

۱۴۳۳-۱- مسند نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بعد بن سعید نے ان سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی حنبلہ بن کعب نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ مسترج اور مستراح منہ ایماندار و نام پا جاتا ہے :

۱۴۳۴-۱- ہم سے حیدری نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے اس کا مال اور کاما مل جلتا ہے اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں بس اس کا مل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے :

۱۴۳۵-۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرد یا عورت صبح و شام اس کے رہنے کی جگہ سے دکھائی جاتی ہے، خواہ دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کی جگہ ہے، یہاں تک کہ قیامت آجاتی ہے :

۱۴۳۶-۱- ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں اعمش نے انہیں مجاہد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں :

بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْبَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّكَ كَانَتْ يُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرَجٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَجُ وَالْمُسْتَرَحُّ مِنْهُ؟ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرَجُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْتَرَجُ مِنْهُ الْعِبَادَةُ وَالْمِلَادَةُ الشَّجَرِ وَالْأَوَابِ.

۱۴۳۳-۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْبَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرَجٍ وَمُسْتَرَحٍ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يُسْتَرَجُ :

۱۴۳۴-۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ سَمِعَ أَلَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ الشَّانِ وَيَنْتَقِلُ مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ :

۱۴۳۵-۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَرْمِذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَيْهِ مُقْعَدٌ عُذْوَةٌ وَعَشِيئَةٌ أَمَا النَّاسُ أَمَا الْجَنَّةُ يَقُولُ هَذَا مُقْعَدٌ حَتَّى تَبْعَثَ :

۱۴۳۶-۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جُعْدٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّحُوا أَلَمَوَاتٍ قَبْلَ أَنْ تَقْدُوا قَدْ أَقْصُوا إِلَى مَا قَدْ مَوَاتَ :

الحمد لله کہ چھیواں پارہ پورا ہوا ۔

سائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۸۴۹ نَفَرٌ مِّنَ الْقَوْدِ - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْدُ
كَفَيْتُو الْبُؤْسَ - دَجْدَلًا - صِيحَةً - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ - النَّاقُورُ - الْقَوْدُ - الرَّجْفَةُ
الْفَخَّةُ الْأُولَى - وَالرَّادِفَةُ - الْفَخَّةُ الثَّانِيَةُ

۸۴۹ احکام ثانی عبید بن العزیز بن عبید اللہ قال
حدَّثنی ابراہیم بن سعد عن سعد بن ابی شہاب عن
سلمة بن عبد الرحمن وعبد الرحمن بن عوف
أنهما حدثا أنه أت أباهم ربيعة قال استب رجلان
رجل من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم
واليهودي مطلقا على العالمين - فقال اليهودي
واليهودي مطلقا موسى على العالمين - قال ففضبت
المسلم عن ذلك فلفظ وجه اليهودي فذهب
اليهودي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأخبره بما كان من أمر المسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحبوا وفي
على موسى فإن الناس يفتقون يوم القيامة
فأكون في أول من يفتق فإنا موسى باطن بجانب العرش
فلا أدري أكان موسى معي فأنا في أول من يفتق
۸۴۸ احکام ثانی ابی النضر أخبرنا شريك حدَّثنا

۸۴۹ - صور چھونکنے کے متعلق مجاہد نے کہا کہ صور بوق کی طرح
کی ایک چیز ہے ”زجرۃ“ ای صیحہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ ”الناقور“ سے مراد صور ہے ”الواجفہ“ سے نفخہ راوی اور الرادفہ
سے نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

۸۴۸ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی سلمہ ابن عبد الرحمن اور عبد الرحمن
الاعرج نے، ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ دو افراد نے آپس میں گالی گلوچ کی، ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی مسلمان نے
کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے محمد کو تمام جہان میں منتخب و برگزیدہ بنایا پھر یہودی
نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام جہان میں مقرب و برگزیدہ بنایا۔ بیان کیا
کہ مسلمان یہودی کی اس بات پر غصے ہو گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پھر یہودی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا
آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر میری برتری کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ
قیامت کے دن تمام لوگ یہ ہوش ہوا میں گئے اور میں سب سے پہلے ہوش ہوں گا
جسے ہوش آئے گا اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ ہوش الہی کا گناہ
پکڑے ہوئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو یہ ہوش
ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے۔ یا ان میں سے تھے جنہیں
اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۸۴۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ابو انوفہ نے حدیث بیان کی، ان سے اس طرح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ عرض الہی کو پہنچے ہوں گے اب مجھے نہیں معلوم کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے یا نہیں اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۸۵۰۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اس کی روایت نافع نے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ۱۴۳۹۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ دیکھا اور پھر فرمایا کہ میں ہوں بادشاہ، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۴۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے ان سے سعید بن ابی بلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اس طرح سمیٹ کر رکھ لیگا جس طرح تم سفر کے موقع پر اپنی روٹی سمیٹ کر رکھتے ہو پھر ایک یہودی آیا اور بولا۔ ابوالقاسم تم پر رحمان برکت نازل کرے کی میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کے حساب پہلے کھانے کی دھن سے ان کی ضیافت کی جائے گی خبر نہ دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں تو اس نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ زمین ایک روٹی ہو جائے گی پھر آنحضرت نے ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے ہم سے آپ کے آگے کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر پوچھا میں تمہیں اس کے سالن کے متعلق خبر نہ دوں؟ کہا کہ ان کا سالن بالام و لون، ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تیل اور مچھلی جن کی کلبجی کے چھوٹے ٹھوسے کو شہر نرا اور دکھا کر سیر ہو جائیں گے۔

۱۴۴۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن

أَبُو النَّزَّارِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَكَوْنُ أَقْوَلُ مَنْ قَامَ فَإِذَا مَوْسَىٰ أَحَدًا يَا لَعْرُشٍ فَمَا أَذْرِي أَكَاثَ فَيْتُ صَعَقَ دَا أَلَا أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب يَصْعَقُ اللَّهُ الْأَرْضَ - دَوَاةٌ تَأْفِقُ عَنْ رَأْيِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۴۳۹ أَحَدًا تَنَا مَحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبَعُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا إِلَهُكَ أَيُّنَ مَلُوكِ الْأَرْضِ۔

۱۴۴۰ أَحَدًا تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَبْزَةً وَاحِدَةً يَتَلَفَوْهَا الْجِبَّادُ بِسِدِّهَا كَمَا يَتَلَفَأُ أَحَدًا كَمُخْبَزَتِهِ فِي السَّعَةِ تَزُولُ الْأَهْلُ الْجَنَّةِ كَأَنَّهُمْ مِنْ الْأَعْوَادِ فَقَالَ بَارِزُ الرُّحَمَاءِ عَلَيْهِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ الْأَخْبَرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ بَلَى، قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خَبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْظُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ فَعَلَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهَا ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا مَسَّهمُ لَا مَرَدُّ لَوْنُ، قَالُوا وَاهَلًا؟ قَالَ: تَوَدُّ وَتَوَدُّ يَا كُلُّ مَنْ رَأَى كَيْدًا وَهَمًا سَبَّحُونَ أَلْفًا۔

۱۴۴۱ أَحَدًا تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ خَاذِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْبَزُ

دن لوگ سفید و صاف ٹیکر کی طرح ایک سفید چٹھی زمیں پر جمع کیے جائیں گے پہل
یا ان کے سولے بیان کیا کہ اس زمین پر کسی کا کوئی جھنڈا نہیں ہوگا۔

۸۵۱۔ حشر کس طرح ہوگا؟

۱۴۲۲۔ ہم سے مطاہن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے ان سے ان کے والد نے اور ان کے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کا حشر تین طرح پر
ہوگا (ایک اس طرح کہ) لوگ رغبت کرنے ملے لیکن ڈرتے ہوئے ہوں گے
دوسرے گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ
پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو
آگ جمع کرنے کی (یہ حشر کی عیسوی صورت ہوگی) جب وہ قبیلہ کریں گے تو آگ
بھی اس وقت ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ رات گزارینگے
تو آگ بھی ان کے ساتھ رات کے وقت موجود ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ
بھی ان کے ساتھ صبح کے وقت موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی
ان کے ساتھ موجود ہوگی؟

۱۴۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عمر البغدادی
نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور
ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا
نبی اللہ! کافروں کو ان کے چہروں کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا؟ قیامت کے دن
آنحضور نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اس پر قادر
نہیں ہے؟ کہ قیامت کے دن انھیں چہرے کے بل چلائے، قتادہ نے فرمایا فرور
ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم!

۱۴۲۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمرو
نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے قیامت
کے دن اننگے پاؤں اننگے بدن اور پیادہ پا ملاقات کرو گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ
یہ حدیث ان میں سے ہے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

۱۴۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْبَعٍ مِثَالٍ عَقْلًا وَكُفْرًا
يَقِي قَالَ سَمِعْتُ أَوْ عَمْرُوًا لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔
باب كَيْفَ الْحَشْرِ

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ
اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ :
لَا رَيْبَ لَهَا هَيْبَتَيْنِ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ
عَلَى بَعِيرٍ وَارْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ عَشْرَةٌ عَلَى
بَعِيرٍ وَيُحْشَرُ بَقِيَّةُ النَّاسِ قِيْلُ مَعَهُمْ
حَيْثُ قَالُوا وَتَسَيِّتُ مَعَهُمْ حَيْثُ يَأْتُوا
وَتُفْصِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي
مَعَهُمْ حَيْثُ
أَمْسُوا۔

۱۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيبَانُ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : يَا بَنِيَّ اللَّهُ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَجِوْهُهُمُ قَالَ : أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى التَّرْجَلَيْنِ فِي
الْأُتَى قَادِمًا عَلَى أَنْ يُثْبِتِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا۔

۱۴۲۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرُو
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
إِنَّكُمْ مُلَا قُوا لِلَّهِ حَمَلًا عَرَاةً مُشَاهَةً غَزَلًا قَالَ
سَفْيَانُ هَذَا مِمَّا لَعُدَّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۲۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
مَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ امت مسلمہ اہل جنت کا آدھا ہو گے اور ایسا ہی
لیسر ہو گا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ اہل شرک
کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں یا جیسے سرخ بیل
کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

۱۲۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ان کے بانی نے حدیث بیان کی، ان
سے سلیمان نے، ان سے ثور نے، ان سے ابو الغیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نے ادا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب پہلے آدم
علیہ السلام کو پکڑا جائے گا پھر ان کی نسل انھیں دیکھی گی تو کہا جائے گا کہ یہ تمہارا جد امجد
آدم ہیں وہ کہیں گے کہ لیک و سدیك اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ انہی نسل کے جنہوں کو
نکال ڈالو۔ آدم عرض کریں گے اے رب! کتنوں کو نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر سویرے
ننانوے کو نکال دو۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ جب ہم میں سویرے سے ننانوے
نکال دیئے جائیں گے تو پھر باقی کیا رہ جائیں گے آنحضرت نے فرمایا کہ تمام امتوں میں
سے میری امت اتنی ہی تعدد میں ہوگی جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

۸۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بلاشبہ قیامت کا جھنجھوڑنا بڑا ہی سخت

ہوگا۔ اذقت الاذقة، یعنی قیامت قریب آگئی۔

۱۲۵۰۔ محمد سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے ادا ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آدم
علیہ السلام عرض کریں گے حاضرین تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے تمام بعدائیاں تیرے
ہی ہاتھ میں ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انھیں
نکال دو، آدم پوچھیں گے جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے
اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں محسوس کرو گے حالانکہ
وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ صحابہ کو یہ بات
بہت سخت معلوم ہوئی تو عرض کی، یا رسول اللہ! پھر ہم میں وہ شخص کون ہوگا جو ایک ہزار
میں سے جنت کے لیے منتخب ہوگا! آنحضرت نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یا جو
ماجوہ کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا جو جنت میں جائے گا پھر آنحضرت نے
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک
تہائی حصہ ہو گے، بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی بحیثیت پھر آنحضرت

ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ
وَمَا أَنتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ
فِي جُلْدٍ أَسْوَدٍ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ
فِي جُلْدٍ أَسْوَدٍ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سَلِيمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
آدَمُ فَتَرَامِي دَرِيَّتَهُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكُمْ أَدَمُ يَقُولُ
لَبَيْكَ وَسَعْدَايَكَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ جَهَنَّمَ مِنْ دَرِيَّتِكَ
يَقُولُ يَا رَبِّ كَفْرًا خُجِرَ يَقُولُ أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مَاشَةٍ
تَفْعَلُ وَتَفْعَلِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَحَدٌ مَنَامِنِ
كُلِّ مَاشَةٍ تَفْعَلُ وَتَفْعَلُونَ فَمَاذَا يَفْعَلُ مَنَامِنَ قَالَ إِنَّ
أَوَّلِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ

۸۵۲۔ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ. أَرَأَيْتَ الْأَرْقَةَ اقْتَرَبَتْ إِلَى السَّاعَةِ
۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ مُنْشَرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ
اللَّهُ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَيْكَ وَسَعْدَايَكَ وَالْخُجِرُ فِي
يَدَايِكَ، قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثْ النَّارَ، قَالَ وَمَا
بَعَثَ النَّارَ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْبٍ تَفْعَلُ مَاشَةٍ وَتَفْعَلُ
وَتَفْعَلِينَ، فَمَا الْوَحْيُ يَشِيْبُ التَّصْيِيرُ وَتَفْعَلُ كُلُّ
ذَاتٍ كَحُلِيِّ حَمَلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكُلَى وَمَا هُمْ
بِسُكُلَى وَالْكَرْبُ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذَاكَ
الْوَحْلُ؟ قَالَ الْبَشَرُ وَالْأَنْفَانُ مِنْ يَأْخُذُهَا وَمَا جُوزَ
أَلْفٌ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ؟ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ
إِنِّي لَا أَلْطَمُ أَنْ تَكُونُوا أَكْمَلْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ، قَالَ
فَحَمْدُكَ اللَّهُ وَكَذَلِكَ نَأْتَمُّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ

نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ اہل جنت کا آدھا ہو گے تنہا ہی مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی ہوتی ہے، یا وہ سفید دان جو گدھے کے کتے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

۸۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کیا خیال نہیں کرتے کہ یہ لوگ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، اس دن جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وقطعت بہم الاصاب کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں جو حسن سلوک وہ ایک دوسرے سے کہتے تھے وہ ختم ہو جائیں گے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے پسینہ میں خراب ہو کر کھڑا ہوگا، کان کی ٹوک۔

۱۲۵۲۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے قہر بن زید نے، ان سے ابو القیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کس کا پسینہ زمین پر ستر چھبیک پھیل جائے گا اور نہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

۸۵۴۔ قیامت کے دن قعاص اور اسی کے لیے الحاقہ کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن بدلہ دیا جائے گا، الحقة اور الحاقہ، ہم معنی ہیں اسی طرح، القادحہ، الغاشیہ اور الصاخۃ، بھی اور القعابن کا مفہوم یہ ہے کہ اہل جنت اہل دوزخ کو فراموش کر دیں گے۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شفیق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ خون کے بدلہ کا ہوگا۔

۱۲۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ماہک نے حدیث بیان کی، ان سے سعید قبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیے ہو تو اسے چاہیے کہ اسے

إِنِّي لَا أَمْنَمُ أَنْ تَكُونُوا أَشْطَرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّكُمْ تَكُونُونَ فِي الدَّامِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الْخَوْدِ الْأَسْوَدِ، وَإِذِ الرَّقْمَةُ فِي ذِرَائِهِ الْحَمَادِ۔

۸۵۳۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَلَا تَكُونُونَ أَوْلِيَاءُ أَنْفُسِكُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَطَعَتْ بِهِمُ الْأَصَابَ۔ قَالَ أَبُو مَسْلَدَةَ فِي النَّبِيِّ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَجْعِهِ إِلَى النَّفْسِ ذَنبِهِ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُجِئُهُمْ بَيْتُهُمْ إِذَا انْحَمُوا۔

۸۵۴۔ الْقِيَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ الْحَقَّةُ لَا تَزَالُ فِيهَا التَّوَابُ وَخَوَاقِ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدَةٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْقَاشِيَةُ وَالْقَاضِيَةُ وَالنَّاعِيَةُ عَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلُ النَّارِ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ شَيْقٍ شَيْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَالِدَةُ مَاءٍ۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَلْدَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِِيِّ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عُنْدَهُ مَقْلَبَةٌ

حائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا جائے گا پس وہ ہلاک ہوا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے کہ پس جس کا نام استعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو غریب اس سے ایک ہلکا حساب لیا جائے گا، اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو حرف پیشی ہوگی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جس سے بھی حساب میں کوھو کرید کی گئی اس پر عذاب یقینی ہے۔

۱۲۵۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور مجھ محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، انس ورج بن جہاد وکثرین بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر زمین بھر تمہارے پس سونا ہو تو کیا اس کو داپنی نجات کے لیے افریو دے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ لیکن اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تم سے اس سے بہت معمولی چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا اور تم نے اسے بھی پورا نہیں کیا یعنی ایمان عمل صالح)

۱۲۶۰- ہم سے عمون بن حصن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عائشہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ہر ہر فرد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمانی نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی، پھر وہ اپنے ساتھ دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہوگی پس تم میں جو شخص بھی آگ سے بچنے کی داس دنیا میں عمل کرے (استطاعت رکھتا ہے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ) اسے راہ خدا میں خرچ کر کے ممکن ہو اسے بچنے کا سامان کر لیا جائے، عائشہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے بچو، پھر آپ نے چہو بھر لیا۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا کیا یہاں نے اس پر خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے اور جسے یہ بھیانکے تو اسے چھی بات کے ذریعہ (جہنم بچنا چاہیے)

مَحَبَّةٌ خَدَّيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَمَا مِنْ أُمَّةٍ أَذَى كِتَابَهُ بِبَيْنِيهِمْ فَسَوَّكَ يَحْسَبُ حَسَابًا تَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ذَالِكُ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَنْقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَابٌ۔
۱۲۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا رَوْثُ بْنُ مُبَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بِجَانِبِ الْبَاكَا فَرَكَنِيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ تَوَكَّانَ لَكَ يَوْمَ الْاَوْضِ وَهَبًا أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِمْ يَقُولُ نَعَمْ يَقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ مُثِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۶۰ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي آلَةُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيِّئَتُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ شَرْحَبَانِ تَقَرَّبَ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدْ آمَرَ شَمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُهُ اللَّهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَكَوْ لِيَشْتِ تَسْرُوقَ۔ قَالَ آلَةُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَرُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقُوا النَّارَ ثُمَّ ائْتُوا مِنِّي وَأَسْأَلُ شَلَا ثَمَّ حَتَّى ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلْقُوا النَّارَ وَكَوْ لِيَشْتِ تَسْرُوقَ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَيَكَلِمَةً طَلَبَتْ۔

کی، یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ انھوں نے فرمایا کہ کھانا تم سے سبق لے گئے۔

۱۴۶۳ھ میں سید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، اس سے ابو غسان نے حدیث بیان کی کہ کچھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، اس سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں میری امت کے مستبر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعیین میں شک تھا)۔ افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا۔ اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چمک رہے ہوں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۶۲ھ میں سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صلح نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل جنت حشر میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا ان کے درمیان میں کھڑا ہو کر پکارے گا۔ کہ اے اہل جہنم تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل جنت تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔
لکھ رہا ہوں۔

۱۴۶۵- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان کے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت، ہمیشہ (یہی) رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی اور اہل دوزخ سے کہا جائے گا اے اہل دوزخ ہمیشہ یہی رہنا ہے تمہیں موت نہیں آئے گی۔

۸۵۷۔ جنت و جہنم کی صفت، اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلے کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے وہ معمولی کی کلیجی کا چھوٹا ٹکڑا ہوگا۔ "عدن" یعنی جلد ہے، حرمت بارہ، یعنی میں نے وہاں قیام کر لیا اس کے معدن آسمان ہے۔ "فی معدن بصراق" یعنی "فی جنت صدق"۔

۱۴۶۶- ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاہ نے، ان سے عمرانی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور

ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ عُمَارَةُ.

٤٧٣ هَكَذَا تَكُنَا سَعِيدَيْنِ مِنْ آيِنِ مُرَيْمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَا
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ خُلُقِ الْجَنَّةِ مِنْ
أَمْتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعِينَ أَلْفًا شَكَرَ فِي
أَحَدٍ هَذَا مِمَّا سَلَكَ مِنْ أَجْلِ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ حَتَّى
يُدْخَلَ أَوْ لَهُمْ وَأَجْرُهُمُ الْجَنَّةُ وَأَوْجُوهُهُمْ
عَلَى مَنَاقِبِ الْقَبْرِ كَيْفَ الْبَدْرُ ۝

٣٧٣ أَحَلَّنَا عَلَىٰ بَنِي عِيْدِ اللَّهِ حَدَّ نَا بَقُوبِ
ابْنِ إِسْرَاهِيْمَ حَدَّ نَا أَيْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّ نَا نَارُفُ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ
أَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُومُ مُؤَدِّتٌ بَيْنَهُمْ يَا
أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ
عُلُوْدُ -

١٣٧٥ | حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو النَّادِرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ
الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خَلُّوْا لَا مَوْتَ وَلَا هُلَ
النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خَلُّوْا لَا مَوْتَ -

باب ٥٥ مَعَةِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَقَالَ أَبُو
سَعِيدٍ قَالَ التَّحْقُّقُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زَيْتَانَةٌ
كَبِيرَةٌ حُوتٌ عَدَنٌ خُلْدٌ عَدَنٌ يَأْمَنُ
يَقْتَتُ وَمِنْهُ الْمُعْدِنُ فِي مَعْدِنٍ مِلَاتِي فِي مَلَبَتِي

١٣٧٧ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ

أَهْلُهَا الْفُقَرَاءُ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۱۴۶۷۔ أَحَدُنَا مُسَدَّدٌ خَلَعَ ثَوْبًا إِسْمَاعِيلَ أَحَبَرْنَا سَيِّمَاتُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَنْ أَسْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِبَتْ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكَا عَامَةً مِنْ دَخَلَهَا الْمُسَاكِينُ وَافْتَحَابِ الْجَنَّةِ مَجْبُودُونَ فَمَزَاتِ أَفْتَحَابِ النَّارِ قَدْ أَمَرَهُمْ إِلَى النَّارِ وَتُتِبَتْ عَلَى بَابِ النَّارِ فَادَا عَامَةً مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۱۴۶۸۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسْبَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ حَدَّثَهُ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ رَجَعُوا يَأْتُونَ حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شَرْبِيذٌ مِمَّا يَدْعَى مَنَاوِيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَمَزَاتِ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَمَزَاتِ إِلَى مَدْرَجِهِمْ وَبَزِدَ دَادَ أَهْلُ النَّارِ رَحْدًا إِلَى حَزَنِهِمْ -

۱۴۶۹۔ أَحَدُنَا مُعَاذُ بْنُ أَسْبَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَبْعَةَ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ بَيِّنُوا لِي كَيْفَ رَزَقْتُمْ لَكُمْ، فَيَقُولُ هَلْ رَزَقْتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْزُقُ؟ قَدْ أَطْعَمَنَا مَا لَمْ نَعْبُدْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أَطْعَمْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ مَا نَحْنُ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ بِرِئَاسَتِي فَلَا أَتَخَفُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا -

۱۴۷۰۔ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلَفَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَبْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ يَقُولُ: أُمِيبَ حَادِثَةَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا رشب حراج میں تو وہاں کے اکثر رہنے والے عورتیں تھیں۔

۱۴۶۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو عثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج اور محنت مزدوری کرنے والے لوگ تھے، اہل جہنم کے سوا جنھیں جہنم میں لے جانے کا حکم دیا گیا تھا اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

۱۴۶۸۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر بن محمد بن زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت بخت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں آئے گی، اے اہل دوزخ! تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔

۱۴۶۹۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرلے گا، اے اہل جنت! جنتی کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری فرمانبرداری کے لیے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ وہ کہیں گے اب بھی بے لالہ خوش نہیں ہوں گے، اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق کے کسی فرد کو بھی نہیں دیا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب، اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنے رضوان و خوشنودی کو عام کر دوں گا اس کے بعد کبھی تم پر نازل نہیں ہوں گا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ عاتقہ رضی اللہ عنہا برکتی

تَجَاءَتْ أُمَّتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَزَدْتُ مِثْرَةَ حَادِثَةٍ مَعِيَ فَإِنْ تِلْكَ فِي الْجَنَّةِ أَهْبِدْ وَأِنْ خَلَسَتْ وَإِنْ تَكُنِ الْأَخْرَى سَرَى مَا آمَنْتُمْ، فَقَالَ وَبِحَبْلِكَ أَذْهَبْتُ أَذْهَبْتُ وَأَجِدُكَ هَاهُنَا إِنْ تَهَاجَرْنَا كَثِيرًا وَإِنَّهُ لَكُنِيَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ -

طرائق میں شہید ہوئے وہ اس وقت زمر تھے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی اگر وہ جنت میں ہے تو میں ممبر کروں گی اور صبر پر اجر کی امید وار ہوں گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں، آنحضرت نے فرمایا افسوس کیا پاگل ہو گئی ہو، جنتیں بہت سی ہیں اور وہ حارثہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُؤَسَّى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلزَّكَاكِ الْمَشْرُوعِ - وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعِزُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا زَكَاكٌ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النَّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عِمَاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَيْسَ لَهَا زَكَاكٌ الْجَوَادُ الْمَعْمَرُ الشَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ كَمَا يَقْطَعُهَا -

۱۴۷۱۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی انھیں فضیل نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرسے و فیل خانوں کے درمیان تیر چلنے والے کے لیے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انھیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سولہ سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمرہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سولہ سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا تَمِيمَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدُ خُلِ الْجَنَّةُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعٌ مِائَةً الْف - لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مَتَمَّا سَكُونُوا أَخِذُوا بَعْضُكُمْ بَعْضًا لَا يَدُ خُلِ أَذْهَبُ حَتَّى يَدُ خُلِ أَحْوَهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ -

۱۴۷۲۔ ہم سے تميمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں جائیں گے ابو حازم کو یقین نہیں تھا کہ روایت میں کونسی عدد بیان ہوئی تھی دتر ہزار یا ستر لاکھ، بیان کیا کہ وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھیلے ہوں گے، بعض بعض دوسروں کو تھامے ہوگا ان میں کا پہلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ آخری بھی داخل ہو جائے گا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِآءُونَ

۱۴۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل جنت! اپنے آپ کے درجوں کے۔

خدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اہل حنیت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ بڑا بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو اس وقت لیے لوگ نکالے جائیں گے اور وہ اس وقت جل کر مکے کی طرح ہو گئے ہوں گے اس کے بعد انھیں ”نہر حیاۃ“ (زندگی کے دریا) میں ڈالا جائے گا اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑا کرکٹ کا دانہ آگ آتا ہے یا راوی نے ”حیۃ السیل“ کہا جمیل السیل کے (جملے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانہ سے زرد رنگ کا پٹا پٹایا پودہ اگتا ہے۔

۱۴۷۸۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے سنا، کہا کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۱۴۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن رجام نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے کم عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی یا دیگ جوش کھاتی ہے، ۱۴۸۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروصہ، ان سے خثیمہ نے اور ان سے عری بن قاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا کہ دوزخ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے جسے یہ بھی نسلے اسے چاہیے کہ اچھی بات کے ذریعہ۔ دوزخ سے لپٹے کو بچائیے۔

۱۴۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عبد اللہ بن خباب نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ وَالْأَهْلُ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَيْرٍ قَدْ أَتَى حَقَّ رِيشَانٍ فَأُخْرِجُوهُ فَيُفَرِّجُونَ قَدَامَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلُوا حَتَمًا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرٍ الْحَيَاةِ فَيَسْبِغُونَ كَمَا تَنْتَبِثُ الْجَنَّةُ فِي حِمِيلٍ السَّيْلِ أَوْ كَالْحَبَّةِ فِي السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ تَنْبِثُ مَفْرَأَ مُلْتَوِيَةٍ۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الثَّعْنَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُ أَيَّامٍ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ تَوَسَّعَ فِي أَخْمَصِ قَدَامَيْهِ جَمْرَةً يُلْقِي مِنْهَا دِمَاعَهُ۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثَّعْنَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابُ أَيَّامٍ الْقِيَامَةِ كَرَجُلٍ عَلَى أَخْمَصِ قَدَامَيْهِ جَمْرَتَانِ يُلْقِي مِنْهُمَا دِمَاعَهُ كَمَا يُلْقِي الْبُزْجَلُ وَالْقُتْمَرُ۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوُجْهِهِ فَنَعَوْ دِمْعًا۔ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوُجْهِهِ فَنَعَوْ دِمْعًا۔ ثُمَّ قَالَ أَلْقُوا النَّارَ وَتَوَلَّوْا بَشِقِ تَمَرَةٍ فَتَنْتَبِثُ كَمَا تَنْتَبِثُ طَبَسِيَّةٌ۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ هَيْمَانَ بْنِ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْكَادَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

خَبَّابٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
 سَيِّدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِندَهُ
 عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ نَفَلَتْ تَفْعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَيَجْعَلُ فِي صَفِّهِ مِنْ النَّارِ يَنْبَغُ لَكَ فِيهِ مِنْهُ أُمَّ وَمَا مِنْ
 ۱۲۸۲ أَحَدٍ كُنَّا مُسَدِّدًا حَتَّى نَأْتِيَ أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ تَوَنُّوا لِي أَتَشْفَعُنَا عَلَى رَبِّنَا
 حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ مَكَانِنَا نَيَّا تَوَنُّوا أَدَمُ فَيَقُولُ تَوَنُّ
 أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ سَيِّدًا فَتَعْرِفُ نَفْسَكَ مِنْ
 رُذِيحِهِ وَأَمْرًا لَمَّا رَكِبْتَ فَسَجَدَ ذَلِكَ مَا شَفَعُ
 أَنَا عَنْهُ رَبَّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنْكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُكُمْ أَقَلَّ رَسُولٍ لَبِثْتُهُ
 اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَيِّنْكُمْ
 خَطِيئَتَكُمْ أَسْتَوْدِعُكُمْ أَلَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ نَيَّا تَوَنُّ
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَكْذِبُ خَطِيئَتَكُمْ أَسْتَوْدِعُكُمْ
 نَيَّا تَوَنُّ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ أَسْتَوْدِعُكُمْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَكُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكُمْ
 وَمَا تَأَخَّرَ نَيَّا تَوَنُّ فَا شَأْنُ ذَنْبٍ عَلَى رَبِّي فَاذْأَنِي
 وَتَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُوَنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ إِذْ قُمُ
 ذَاكَ سَلِّ تَعْلُكُ وَقُلْ لِيَسْمَعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ
 فَاذْ قُمُ رَأْسِي فَا حَمْدُ رَبِّي بِتَحْمِيدِهِ يَعْزِي شَعْرًا
 اشْفَعُ نِيحًا لِي حَدَّثَ شَعْرًا أَخْبَرَهُمْ مِنَ النَّارِ
 أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَا قُمُ سَاجِدًا أَتَشْكُرُ
 فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الثَّوَابِعَةِ حَتَّى مَا لَقِيَ فِي النَّارِ
 إِلَهًا مِنْ حَبْسِهِ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ
 عَنْهُ هَذَا أَيْ وَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، آنحضرت کے سامنے آپ کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا، آنحضرت
 نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انھیں
 جہنم میں ٹھونک کر رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھو جاتا رہے۔

۱۲۸۲۔ ہم سے سعد بن حذیفہ بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
 اس سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا، اس
 وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے
 جائیں تو سود مند ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں
 چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ
 نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کا اندر اپنی روح
 پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے ہمارے
 رب کے حضور میں شفاعت کر دیں، وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، پھر
 وہ اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تو مجھ کے پاس جاؤ، وہ سب سے
 پہلے رسول میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا، لوگ نور علیہ السلام کے پاس آئیں گے
 لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں وہ اپنی نفرت کا ذکر
 کریں گے اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے حل
 بنایا تھا، لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں
 ہوں اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
 جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن
 یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، اپنی نفرت کا ذکر کریں گے اور
 کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ، لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن یہ بھی
 کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے
 تمام لگے پھیلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے
 اس وقت میں اپنے رب سے اجازت و شفاعت کی، چاہوں گا اور سجدہ میں گر
 جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر
 کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھا لو، مانگو، دیا جائے گا کہ سنا جائے گا، شفاعت کرو
 شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنے رب کی اس وقت حد بیان کر دوں گا، ایسی
 حد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا۔ پھر شفاعت کر دوں گا اور میرے لیے حد مقرر

کر دی جائے گی، اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں آؤں گا اور اس طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ۔ اور اب شفاعت کے قبول کیے جانے اور جہنم سے نکال کر جنت میں لے جانے کے بعد جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے رد کا (یعنی مشرکین، جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ہے) قتادہ اس موقع پر کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جن پر جہنم میں ہمیشگی ضروری ہو گئی ہے۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن ذکوان نے، ان سے ابورحمان نے حدیث بیان کی، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت جہنم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی، جن کا نام ”جہنمیہ“ رکھا جائے گا۔

۱۲۸۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیرکب جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنا دلی تعلق تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا۔ جو قوف ہوتی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ ”الفرودس الاعلیٰ“ جنت کے اونچے درجے میں ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلہ کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت رے زمین کی طرف چھانک کے دیکھے تو تمام فضا کو منور کرے اور تمام فضا کو خوشبو سے بھرے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے؛

۱۲۸۵۔ ہم سے ابوالیاء نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے ضروری، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی تو وہاں اسے جگہ ملتی، تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا سَدِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَجَّازٍ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ تَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَسْتَوُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ ۖ

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُمٍّ حَارِثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ صَاحِبُ عَذَابٍ سَهُمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكُ وَإِلَّا سَوَّوْتُ تَوَلَّى مَا أَصْعَمَ، فَقَالَ لَهَا. هَبْنِي أَبْجَنَّةَ أَجِدَاؤُهَا؟ لَمْ تَهَاجَنَّا كَثِيرًا، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى قَالَ غَدَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَذْرَوْحَةَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَلَقَّابْتُ قَوْمٍ أَحَدُكُمْ أَذْمُوعُهُ قَدَامَ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَتَوَلَّيْتُ أُمَّكَ مِنَ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَوْ صَاحَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَكَلَمَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَمْ يَصِفْهَا لِيذْنِي الْجَنَّةَ دَخِلْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو آيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرِيحَى مَعْقِدًا مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيْزِدَاكَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ إِلَّا أَرِيحَى مَعْقِدًا مِنَ الْجَنَّةِ

لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَنَّ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ -

ٹھکانا بھی رکھا یا جانے لگا کہ اگر مجھے عمل کیے ہوتے تو وہاں مجھ کو ملتی ہوتا کہ اس کے لیے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

۱۴۸۶ م سے فقہ بن سعید سے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مروی، ان سے سعید بن ابی سعید المقبری نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو ہریرہ، میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی تم سے نہیں پوچھے گا۔ کیونکہ حدیث کے متعلق تمہاری بہت زیادہ دلچسپی میں دیکھا کرتا تھا۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔

۱۴۸۷ م سے عثمان بن ابی شیبہ سے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا۔ اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے اوپر کے منہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا۔ اور عرض کرے گا اے میرے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا۔ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بناتا ہے۔ تو تو شہنشاہ ہے میں نے دیکھا کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس بیٹھے اور آپ کے آگے کے امت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

۱۴۸۸ م سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل نے اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا؟

۱۴۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْعَدِّ النَّاسِ بِشَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَكَ يَنَافَعِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا آتَتْ مِنْ جُودِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدُّ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِعًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ -

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوْبِرُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَمِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمُ أَعْلَمُ أَخَذَ أَهْلُ النَّارِ حُرَّةً جَانِبَهَا أَخِي أَهْلُ الْجَنَّةِ دُخُولُ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ يَا رَبِّمَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِمَا أَنَّهُمَا مَلَأُهَا فَيَسْرِعُ يَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدَ تَعَالَى يَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةً أَمْثَلَهَا أَوَّلَ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسَحَّرَ مَتَّى أَدْخَلْتُكَ مَتَّى وَأَنْتَ الْمَلِكُ؛ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَحَّكَ حَتَّى بَدَأَتْ كَوَاجِدُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةً -

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي النَّبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ شَيْئًا؟

باب ۵۵۸ اَلْقِرَامُ جَسَرُ جَمْعُهُمْ

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
 الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ
 أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ شُعْبًا مَحْمُودًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَدَى
 رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ هَلْ تَصَافُونَ
 فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونََهَا سَحَابٌ قَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَالِ هَلْ تَصَافُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةً لَيْسَ
 دُونِهِمْ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا
 فَوَدَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكَ يَجْمَعُ النَّاسُ
 فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَتَّبِعُ شَيْئًا فَايْتَبِعْهُ فَيَتَّبِعُ
 مَنْ كَانَ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَتَّبِعُ
 الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَتَّبِعُ النُّجُومَ وَيَتَّبِعُ
 هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَنْ فَعَلَ مَا يَتَّبِعُهُ اللَّهُ فِي
 عَمَلِهِ الْقَوْمُ الَّذِينَ يَعْرِضُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَا نَخَافُ يَا بَنِي
 آدَمَ إِذَا قَالُوا رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا بَنِي آدَمَ فِي
 الْقَوْمِ الَّذِينَ يَعْرِضُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
 فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَتَّبِعُونَ وَيُعْرَبُ جَسَرُ
 جَمْعُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَوْ
 أَقْبَلَ مِنْ يَجْبُزُ وَدَعَاءُ الْمُرْسَلِ يَوْمَئِذٍ ...
 اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِمْ كَلَامُ رَبِّ مِثْلَ شَوْلِ
 السَّعْدَانِ أَمَّا رَبُّكُمْ شَوْلُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا
 بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا تَهَا مِثْلَ شَوْلِ السَّعْدَانِ
 عِبَادَ آتَاهَا لَا يَحْكُمُ تَدْرِعُهَا إِلَّا اللَّهُ تَنْصَلِفُ
 النَّاسُ يَا عَمَلِهِمْ مِنْهُمْ أَلَمْ تَرَ بَيْتَهُمْ وَمِنْهُمْ
 أَلَمْ تَرَ لَوْ تَجْعَلُ حَتَّى إِذَا فَرَعَهُ اللَّهُ مِنْ

۸۵۸- مراد، جنم کا پل ہے۔

۱۲۸۹- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں سعید اور عطایہ یزید نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھ سے محمد نے حدیث
 بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں
 زہری نے، انھیں عطایہ یزید لثی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
 اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے۔ آنحضرت نے فرمایا کیا
 سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل نہ
 ہو۔ صحابہ نے عرض کی نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا
 چپ کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چوہوں رات میں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری
 ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر تم
 اللہ تعالیٰ کو اس طرح قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
 کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے
 جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے
 جو چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی
 اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس
 اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔ اور اللہ کہے گا میں تمہارا
 رب ہوں، لوگ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ، ہم یہیں ہیں، اور ہمارا رب ہمارا
 پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارا پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے
 اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور پھر
 اس کے پیچھے چلیں گے اور جنم کا پل بنا دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا۔ اور
 اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی کہ اے اللہ سلامتی رکھ، سلامتی رکھ، اور
 وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے، تم نے سعدان کے کانٹے
 دیکھے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
 پھر وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ اس کی لمبائی چوڑائی

اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق ایک لیں گے اور اس طرح ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلکے ہو جائیں گے اور بعض کا عمل رائی کے دلے کے برابر ہوگا۔ پھر وہ نجات پائیں گے۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا، جنھیں نکالنے کی انھیں مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنھوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے افراد کو جہنم سے نکال لیں، فرشتے انھیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام قرار دیا ہے کہ ابن آدم کے جسم میں سجدے کے نشان کی جگہوں کو کھائے، چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جگہ کو کھلے ہو چکے ہوں گے پھر ان پر ربانی چھڑکا جائے گا جسے ہمارا ایمانہ (زندگی کا پانی) کہتے ہیں اس وقت وہ تروتازہ ہو جائیں گے، جیسے سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والی آلائشوں میں سے دلے کا کوئل نکل آتا ہے ایک شخص ایسا باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کچھ کاے میرے رب اس کی لپٹ لے مجھے جھسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ آگ کی طرف سے کسی دوسری طرف کر دے وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمایا اگر میں تمھاری یہ مطالبہ پورا کر دوں تو پھر تم دوسری چیز مانگی شروع کر دو گے وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ کچھ کاے میرے رب اب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگے گا۔ انیسویں، ابن آدم، تو کتنی وعدہ خلافی کرتا رہتا ہے پھر وہ برابر اس طرح دعا کرتا رہے گا اور آخر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اگر میں تمھاری یہ دعا قبول کر لوں تو تم پھر اس کے علاوہ اور چیز مانگو گے۔ وہ شخص کہے گا کہ نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا اور کوئی چیز تمھارے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے سے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جہنمی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص بھی خاموش رہے گا پھر کہے گا میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگوں گے،

الْقَمَّارِ بَعِثَ بَعَادًا وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ كَيْتُهَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَّا الْبَدَا شَكَّةَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَيُغَيِّرُ قُلُوبَهُمْ يَعْلَمُ مَنَ الْإِنَارِ السَّجُودِ وَحَدَّثَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ تَأْمُلُ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَشْرَ السَّجُودِ فَيُخْرِجُهُمْ قَدْ امْتَحَنُوا فَيُصَبِّ عَلَيْهِمْ مَا يُقَالُ لَهُ مَا الْحَيَاةُ كَيْتُهَا نَبَاتُ الْحَبَّةِ فِي جَبِيلِ السَّجْلِ وَيَتَّبِعُ رَجُلٌ مُقِيلٌ يُوْجِبُهُ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَمْتُ بِمِثْلِهِمَا وَأَخَذْتُ دَكَاؤُهَا فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَدَالُ مِيْدَ عُوَالِهِ فَيَقُولُ لَقُلْ إِنْ أُعْطِيَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِيْدُكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ فَيُصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَيَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ دَمِيلُكَ ابْنُ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ فَلَا يَبْرَأُ يَدْعُو فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أُعْطِيَكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِيْدُكَ لَا أَسْأَلُكَ عِيْدَهُ، فَيُعْطِي اللَّهُ مِنْ عَمُودٍ وَمَوَاقِئِ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عِيْدَهُ فَيُعْطِيهِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا رَأْيَ مَا زِيْنَهَا مَسَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكَتَ، ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوَلَيْسَ قَدْ رَعِمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي عِيْدَهُ؟ وَبَيْتُكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقِيَّا خَلَقَكَ فَلَا يَبْرَأُ يَدْعُو حَتَّى يَتَّحَدَّ، فَإِذَا هُوَ وَمِنْهُ أَدْنَى لَهُ يَأْتِي حَوْلِي فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ تَسْتَ مِنْ كَذَا كَيْتُهَا، ثُمَّ يَقَالُ لَهُ تَسْتَ مِنْ كَذَا كَيْتُهَا حَتَّى تَنْقَطِعَ يَمِ الْأَمَانِي فَيَقُولُ لَهُ هَذَا أَلَاكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالُوا

أَبُو سَعِيدٍ أَخَذَ بِي جَانِبِ مَنْ إِلَى هَرِيرَةَ لَا يَفْتَرُ
عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِمْ حَتَّى ارْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا الْكَ
وَمِثْلَهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْكَ وَعَسْرَةُ أَشْأَلِمِ
قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ-

انسوس، ابن آدم تم کتنے عزیز تھیں ہو، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے پر محبت فرد نہ بنا وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نہس دے گا جب اللہ نہس دیگا تو اسے جنت میں بھی داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا اس کے بعد پھر کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو و چنانچہ وہ پھر اس کی خواہش کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی اور اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری بی بی ابوریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہے اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے آپ کی حدیث میں کسی طرح کی پہنچ کے تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی یہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہے مجھے اتنی ہی مزید یاد ہے۔

باب ٥٩ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّا عَمِلْنَاهُ
الْكُوفَةَ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ تَلْعَنُوا عَلَى الْحَوْضِ -

٢٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَةَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَدَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَدَرْتُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ وَلَيْزَ فَعَتَ رِجَالُكُمْ لِيُخْتَلَجَتَ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُ: وَبَعْدَ ذَلِكَ - تَابِعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ: وَقَالَ حَصِينٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۹۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ

۸۵۹۔ حوض پر، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا، اور عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز وہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔

۱۴۹۰۔ مجھ سے یحییٰ بن حاد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا اور مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یغزہ نے، انھوں نے ابو داؤد سے سنا اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں۔ لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی ہیں، اس روایت کی متابعت، عاصم نے ابو داؤد کے واسطے سے کی اور حسین نے ابو داؤد کے واسطے سے کی ان سے خدیفہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۱۴۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیدر اللہ نے، ان سے ناخن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ہی حوض ہے داتے ہی ماحصلہ پر جتنا جبراء اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشتم نے حدیث بیان کی انھیں ابوشرعہ طاہر بن سائب نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: الکوفہ سے مراد بہت زیادہ بھلائی و خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔ ابوہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ”کوفہ“ جنت میں ایک حوض ہے تو انھوں نے کہا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس خیر (بھلائی) کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دی ہے۔

۱۴۹۳۔ م سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دو دھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۴۔ م سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی بڑی تعداد میں پیائے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۹۵۔ م سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ان سے ہریرہ بن خالد نے حدیث بیان کی اور ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے پوچھا، جبریل یہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ شر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے میں نے دیکھا کہ اسکی مٹی یا اسکی خوشبو مشک جیسی تھی برابر کو فک تھا کہ مٹی کہا تھا یا خوشبو۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا مَعَكُمْ حَوْثٌ مِمَّا كُنْتُمْ تَجِدُونَ بَاءً وَأَدْرَحَ۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكُوفَةُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ: قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ: النَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْثِي مَسِيرَةٌ شَهْرٍ مَاءٌ ذُو أَجْبِيفٍ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْبُسْبُكِ وَكَيْفَ أَنْتَ كَجَدِّهِ السَّمَاءُ مِنْ شَرِّبِ مِثْمَا فَذَلِكَ أَجْدَا۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَاءَ حَوْثِي كَمَا بَيْنَ أَيْكَةٍ وَمَنْعَاةٍ مِنَ الْيَمَنِ وَارْتِ فِيهِ مِنَ الْوَدِّ يَارِئِي كَعَدَدِ مَجْدُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَنَا أَنَا وَمِيْرِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِشَهْرٍ فَتَاةٌ قَبَابُ السَّدِّ الْمَجُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوفَةُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ قَادًا وَلِيَّهُ أَوْ طَبِيبُهُ مِثْلُكَ أَوْ كَرَّ شَلِّكَ هَذَا بَعْدُ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا كَرَّمْتُكَ عَلَى الْخَوَاضِ.

کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

۵۰۲ | حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحْمَدَ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْوُسْبَرِ فَقَالَ:
إِنِّي فَزَعْتُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا
نُظَمُ إِلَى حَوْضِي إِلَّا أَنْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
خَوَاضِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَالْكَرْبُ أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَاقِضُوا بَيْنَهُمَا.

۱۵۰۲۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور شہزادہ صمد کے لیے اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں، واللہ اپنے حوض کی طرف اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ یا فرمایا کہ زمین کی کہانیاں دی گئی ہیں۔ واللہ تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ اسی سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

۵۰۳ | حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ
عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْخَوَاضَ فَقَالَ: كَمَا
سَيُنَاسِبُ الْبَدِيَّةَ وَصَنْعَاءَ وَذَادَ ابْنِ حَبِشَةَ
شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا
بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْبَدِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْدِدُ
أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا مَا نِي؟ قَالَ لَهُ: قَالَ الْمُسْتَوْدِدُ
سُورِي فِيهِ إِلَّا رِيَّةٌ مِثْلُ الْكَوَاكِبِ.

۱۵۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا، شعبہ کے واسطے۔ ان سے معبد بن خالد نے اور ان سے حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ آپ کا حوض اتنا لمبا ہوگا جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے اس پر ان سے مستورد نے کہا کہ کیا آپ نے الامانی کی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مستورد نے کہا کہ ”اس میں برتن (پینے کے) اس طرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان میں ستارے نظر آتے ہیں۔“

۵۰۴ | حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَوْسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَشْأَمَ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْخَوَاضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَخْرُجُ
عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤَخِّرُنَا مَنْ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
مَتَى دِينِ أُمَّتِي، قِيَالَ: هَلْ شَعَرَتْ مَا عَمِلُوا ابْتِغَاءَ
وَاللَّهِ مَا يَبْرَحُونَ يَزُجُّونَ عَلَى أَغْفَا بَعْضِهِمْ كَمَا كَانَ ابْنُ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن ابی مویس نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے اشأم نے ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے صبح کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے انھوں نے تمہارے بعد کیا کام کیے تھے۔ واللہ یہ مسلسل الخ پاؤں لوٹتے رہتے تھے

(دین اسلام سے)، ابن ابی ملیکہ کہہ کرتے تھے کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ اس سے مانگتے ہیں کہ اسٹے پاؤں لوٹ جائیں گے یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں، «اعقابکم تنکصون» «تراجعون علی العقب»
۸۶۰۔ تقدیر کے سلسلہ میں۔

۱۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے تشبیہ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان اعش نے خبر دی کہہ کہ میں نے زید بن وہب سے سنا، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ارشاد فرمائی اور آپ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص پہلے اپنی ان کے پیٹ میں چالیس دن تک ابتدائی حالت میں رکھا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی عرصہ میں «علقہ»، «لبتہ خون» بنتا ہے، پھرتے ہی عرصہ میں «منغصہ»، «گوشت کا قطر» پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس کے بارے میں دماں کے پیٹ ہی میں، چار باتوں کو فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی روزی کا، اس کی موت کا، اس کا کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، پس اللہ تم میں سے ایک شخص جو دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا ہی فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے آدم نے «الا ذراع»، بیان کیا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حادثے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور وہ کہتا رہتا ہے کہ اے رب! اب نطفہ ہے، اے رب! اب علقہ ہے، اے رب! اب مضغہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرے تو وہ پوچھتا ہے اے رب! رط کا یا لڑکی؟ بدبخت یا نیک بخت، اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

۸۶۱۔ اللہ کے علم تقدیر کے مطابق قلم خشک ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ «واضلہ اللہ علی علمہ» اور ابو ہریرہ

آفِ مَلَيْكَةٍ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَتِّبْ لِعَوْدَتِكَ اَنْ تَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ تَقْنِنَ عَنِّ دِيْنَنَا اَعْقَابَكُمْ تَكْصُوْنَ تَرْجِعُوْنَ عَلٰى الْعَقَبِ۔

باب ۸۶۱ فی القدر

۱۵۰۵۔ اَحَدُنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبِيَائِي سُلَيْمَانُ الْأَمْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الصَّادِقُ الْمُسَدِّقُ قَالَ: اِنْ اَحَدُكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ امِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا مَتَمَّ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ سَوْرَةٍ وَاجْلِهِ وَشَقِيٍّ اَوْ سَعِيدٍ نَوَّالٍ اِنْ اَحَدُكُمْ اَوَّالُ الرَّجُلِ يَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِزٌّ بَارِعٌ اَوْ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدَّ خُلُمًا وَانِ الرَّجُلُ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا عِزٌّ ذِرَاعٌ اَوْ ذِرَاعٌ اَعْيَنَ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدَّ خُلُمًا قَالَ اِدْمُ الرِّدَا ۱۶۰۔

۱۵۰۶۔ اَحَدُنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُلِ مَلَكًا يَقُولُ اَمَى رَبِّ نَظْفَةٌ اَمَى رَبِّ عِلْقَةٌ اَمَى رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا ارَادَ اللَّهُ اَنْ يَقْنِنَ خُلُمًا قَالَ اَمَى رَبِّ دَكْرٌ اَمْ اُنْثَى اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيدٌ نَمَّا الْوَرْدُ نَمَّا الْاَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَا لَكَ فِي بَطْنِ امِّهِ۔

بَاب ۸۶۲ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَاصْلُو اللَّهَ عَلَى عِلْمِهِ۔ وَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو کچھ تمہارے ساتھ ہوئے واللہ اس پر قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی وہ کچھ بچا ہے) ابی جاس رضی اللہ عنہ نے اہل سابقین کا تفسیر میں فرمایا کہ نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۱۵۰۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ابن یزید رشک نے بیان کیا، انھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شیبہ سے سنا، وہ عمران بن حصین کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے انھوں نے کہا کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے! آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے کہا کہ پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے لیے اسے سہولت دی گئی ہے۔

۸۶۲۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔

۱۵۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عطاء بن یدرین نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفرکین کی اولاد کے متعلق اور بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۱۵۱۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی انھیں معمر بن جہر دی، انھیں جاس نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنادیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان میں کوئی کن گٹا پیدا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہو، صحابہ نے عرض کی پھر یا رسول اللہ! یہی کے متعلق کیا خیال ہے جو بچیں ہی میں مر گیا ہو؟ آنحضور نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا ہو کر کیا عمل کرتا

قَالَ لِيَ الْكَفَى مَكَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّقْتُ أَنَّكَ بِمَا أَتَيْتَ لَا يَ.
ابْنِ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ - سَبَقَتْ
لَهُمُ السَّعَادَةُ -

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حُدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
الْبُزْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرَفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
الْبُزْجِيَّ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّكُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ لَعَنَهُ، قَالَ كَلِمَةً يُعْمَلُ
أَنْتَ مِلْكُونَ؟ قَالَ كُلُّ يَفْعَلُ بِمَا خُلِقَ لَهُ
أَوْ بِمَا يُتَرَكُ -

بَابُ ۸۶۲ - اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَشْرَعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِ الْمَشْرِكِينَ
قَالْنَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَبِيحَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمَشْرِكِينَ قَالْنَ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى
الْفِطْرَةِ فَابْدَأَ يَهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا كَمَا يَنْبَغُونَ
الْبُهْمِيَّةَ هَلْ يَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدٍّ عَرَّ حَتَّى تَكُونُوا
أَشْتَدَّ تَجَدُّ عَوْنَهَا تَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْوَائِتُ مَنْ
يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

باب ۸۶۳ - وَكَانَ امْرَاؤُهُ قَدَرًا مَقْدُودًا -

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ عَنِ ابْنَةِ عَدْرِجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْءَ عَنْ حَلَاةِ أَخِيهِمْ لَتَسْتَفْزِعَ مَحَقَّتًا وَتَكْتُمُ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَرَكُمَا -

۸۶۳ - اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے۔

۱۵۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کی طلاق کا مطالبہ (شوہر سے) نہ کرے کہ اس کے گھر کو لپٹے، ہی لیے مخصوص کرے بلکہ اسے نکاح (دوسری عورت کی موجودگی میں) بھی کر لینا چاہیے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے تقدیر میں ہوگا۔

۱۵۱۲ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت کی حاضرا دیوں میں سے ایک کا بیٹا مبرا آیا، آنحضرت کی خدمت میں سعد بن ابی کعب اور معاذ رضی اللہ عنہم موجود تھے، بیٹا مبرا نے آکر کہا کہ ان کا بچہ..... نزع کی حالت میں ہے، انھوں نے کہا بھیجا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتے اس لیے وہ مہربان اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔

۱۵۱۳ - ہم سے جان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خریزجی نے خبر دی، انھیں سعید خدری نے خبر دی، کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیزوں سے ہم بستری کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں، آپ کا قول کے بارے میں کیا خیال ہے آنحضرت نے فرمایا، اچھا تم ایسا کرتے ہیں، تمھارے لیے ضروری نہیں ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے وہ جزو و پیرا ہو کر رہے گی۔

۱۵۱۴ - ہم سے موسیٰ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کی کوئی قدری اعتبار سے اہم چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو۔ بیٹے یاد رکھنا تمھارے یاد رکھنا اور جے بھولنا قاعدہ بھول گیا جب میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو کہ جب وہ اسے دیکھتے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۱۵ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعشش

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِمْ وَمِنْهُمَا سَعْدُ بْنُ أَبِي النَّظْرِ كَتَبَ وَمَعَادُ أَتَا بَيْنَهُمَا يَجْعُدُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لَهَا مَا أَخَذَ لِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ -

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا جَانُّ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَهُمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُتُ سَبَابًا وَنُحِبُّ الْكُلَّ كَيْفَ تَرَى فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدْرَأَيْكُمْ تَعْمَلُونَ ذَلِكَ: لَا مَلِكُكُمْ أَنْ لَا تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُمْ

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خُطْبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً تَأْتِي فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرْتُهِ وَلَمْ أَذْكُرْهُ مِنْ جَهْلٍ إِنَّ كُنْتُ لَا رَدِّي الشَّيْءَ قَدْ لَيْسَتْ تَأْتِي مَا يَصِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَذَكَرَهُ بَعْدَهُ -

۱۵۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ
بُحَيْرِ بْنِ زَيْنٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حُوْدُ يَنْفُكُ فِي آتِ زَيْنٍ
وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُكَ مِنَ
النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا نَشِئِلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لَا عَمَلُوا كُلُّ مَيْسَرٍ شَرٌّ
كَرَّهًا مَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.

ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن السیّدی نے اور ان سے علی رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت
کے پاس ایک کھڑکی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے اور آپ نے اسی
دوران میں پایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا جہنم کا یا جنت کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے
ایک مسلمان نے اس پر عرض کی پھر یا رسول اللہ! پھر کیوں دویم اس پر تنبیہ کر لیں
آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ کرو کیونکہ ہر شخص کو اپنی تقدیر کے مطابق عمل
کی سہولت پاتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: مَا مِنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ

۸۶۴۔ عمل خاتمہ پر موقوف ہے۔

باب ۸۶۴۔ اَلْعَمَلُ بِالْخَوَاتِمِ -

۵۱۶۔ أَحَدٌ ثَنَا حَبَابُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَ نَاعِبًا أَنَّ اللَّهَ
أَخْبَرَ نَاعِبًا مَعْمُورًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُبِهُدَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَقْرِنٍ مَعَهُ يَتَدَبَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَفَرْنَا فَقَالَ: قَاتِلِ التَّوَجِّلَ مِنْ أَهْلِ الْإِقْبَالِ وَ
وَكُنْتُ بِهِ الْجُرْحُ فَأَتَيْتُهُ نَجَاءً رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَدُنِّي
تَحَدَّثَ أَتَى مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ
أَهْلِ الْإِقْبَالِ فَكُنْتُ بِهِ الْجُرْحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ لِقَبْلِ الْمُسْلِمِينَ
يُقَاتِلُ قَبِيضًا مَوْجِي ذَلِكَ إِذَا وَجَدَ التَّوَجِّلَ أَلَمَ الْجُرْحُ

۱۵۱۶۔ ہم سے حباب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی،
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر
کی لڑائی میں موجود تھے، آنحضرت نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھا
اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ ہوئے لگی تو اس شخص
نے بہت جرم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔ پھر بھی وہ
نجات نہ پا سکا۔ آنحضرت کے ایک صحابی نے اگر عرض کی، یا رسول اللہ! اس
شخص کے متعلق آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ
جہنمی ہے۔ وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جرم کر لیا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو
گیا، آنحضرت نے اب بھی یہی فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ ممکن تھا کہ بعض مسلمان شبہ
میں مبتلا ہو جاتے۔ لیکن اس فرض میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا
ترکش کھولا اور اس سے ایک نیر نکال کر اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔ پھر بہت

مسلمان حضور اکرم کی خدمت میں دوڑے ہوئے پہنچے اور عرض کی، یا رسول اللہ!
اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی۔ اس شخص نے اپنی گردن کاٹ کر
اپنی جان خود ہی ختم کر ڈالی، آنحضرت نے اس موقع پر فرمایا کہ اے بلال!
اٹھو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے
اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید و توثیق دے دین شخص سے بھی کراتا ہے۔

فَأَهْوَى بِسَيْدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَأَنْفَرَعَ مِنْهَا سَحَابًا فَأَنْتَحَرَ بِهَا
فَأَسْتَدَّ بِجَانِبَيْهِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثُكَ قَدْ لَاحَظْنَا لَدُنْكَ تَقَرُّ
فَنَسَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ قُمْ
فَاقْدِرْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَوْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ كَيُوسِفًا هَذَا...

۵۱۷۔ أَحَدٌ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمُسْلِمِينَ
كُنَّا مَعَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۵۱۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہم رضی
اللہ عنہ نے کہ ایک شخص جو مسلمانوں کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ لڑائی

میں حق تعالیٰ رہا تھا اور اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے آنحضرتؐ نے دیکھا اور فرمایا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ وہ شخص جب اسی طرح لڑنے میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت دشواریوں میں مبتلا کر رہا تھا، تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا آخر وہ شخص زخمی ہو گیا اور جلدی سے مر جانا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر لگائی اور اپنے آپ کو اس پر گرا لیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے خانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی، اس کے بعد نہ بچھا کرنے والا شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں جلدی سے حاضر ہوا اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ اللہ کے رسول ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا بات کیا ہے! ان صاحب نے کہا کہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی سے مرجانے کی خواہش میں اس نے خودکشی کر لی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اسی طرح دوسرا بندہ جہنمیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۸۶۵۔ بندہ نذر کو تقدیر کے حوالہ کر دے۔

۱۵۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کی نہیں لڑا قی صرف اس کے ذریعہ نخل کا مال نکالا جاتا ہے۔

۱۵۱۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہمام بن قتبہ نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر (منت)، انسان کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے (اللہ تعالیٰ) انھیں کی تقدیر میں نہ رکھی ہو۔ بلکہ وہ تقدیر دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ اس کے ذریعہ میں نخل کا مال نکال لیتا ہوں۔

۸۶۶۔ طاقت و قوت صرف اللہ ہی کہے

۱۵۲۰۔ محمد سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

اللہ علیہ وسلم فَخَطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جَرَحَهُ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَجَعَلَ ذِكَابَةً سَيْفِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهِ نَأْبَلُ الرَّجُلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قُلْتُ يَلَاوِي مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْكَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ بَنَاتِ عَنَاءٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَعَصَا أَتَتْهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا جَرَحَهُ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنْ الْعَبْدَ لَيَعْمَلَ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَقْتُلَنَّ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَأَتْهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَرَأَتْهُ الْأَعْمَالُ يَا الْمُخَوَّاتِييْهِ۔

باب ۸۶۵۔ النَّارُ وَالْعَبْدُ إِلَى الْعَدَةِ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّارِ وَقَالَ: رَأَيْتُكَ لَا يَمُوتُ وَتُشِينَا وَإِنَّمَا يَسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْجَحِيلِ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَ نَاعِبَةُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَتَامِ بْنِ مَتْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنُ آدَمَ النَّارُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ رَأَتْهُ وَلَكِنْ يَلْقِيهِ وَالْقَدَرُ قَدْ رَأَتْهُ لَهُ اسْتَحْرِجُ بِهِ مِنَ الْجَحِيلِ۔

باب ۸۶۶۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَ عَدَةَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح۔

۸۶۱۔ جسے اللہ دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۱۵۲۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ میں ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن شعبہ کے مولا دراد نے حدیث بیان کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنصوری کو نماز کے بعد کرتے تھے سب سے پہلے چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا۔ انھوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سند سے آنصوری نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ جو تو دنیا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے کوئی اُسے دینے والا نہیں۔ اس میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی، اہم جزئیات نے بیان کیا انھیں عہدہ نے خبر دی۔ اس کو درانے خبر دی، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا، میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں کو اس دعا کا کلمہ دے رہے تھے۔

۸۶۲۔ برکتی کے گڑھے اور برائی کے خاتمہ سے پناہ مانگے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ، کہہ دیجئے اس صبح کی روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں بڑی مخلوقات سے۔

۱۵۲۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے پناہ مانگا کرو آزمائش کی شقت، بد بختی کی پستی، برے حالات اور دشمن کے ہنسنے سے۔

۸۶۳۔ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان میں حامل ہے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن قتائل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھایا کرتے تھے کہ وہ نہیں دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۲۸۔ ہم سے علی بن حفص اور یزید بن محمد نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے،

بَابُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَى اللَّهُ۔

۱۵۲۵ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فَيْهَمُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي كَبَابَةَ عَنْ دَرَادٍ مَوْلَى الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُعِيرَةِ أَكْتُبُ رَأْيَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ، فَأَمَّا عَلَى الْمُعِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَا مَا نِعَ رِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ دَرَادَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الشَّعْرِ وَكَذَلِكَ بَعْدَ رَأْيِ مُعَاوِيَةَ فَيَسْمَعُهُ يَا مَرْءَ النَّاسِ بِذَاكَ الْقَوْلِ۔

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

الشَّقَاءِ وَسَوْءِ الْقَضَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۱۵۲۶ أَحَدُنَا شَامِدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ ذَا يَاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذَلِكَ الشَّقَاءِ وَسَوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ۔

بَابُ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

۱۵۲۷ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَتَائِلَ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى ابْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ إِلَّا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

۱۵۲۸ أَحَدُنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَكَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ

اور ان سے ابی عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن میاد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپا رکھی ہے (تباؤ وہ کیا ہے) اس نے کہا کہ ”دھواں“، آنحضرتؐ نے فرمایا، بد نیت، اپنی حقیقت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اگر یہی ردِ حال، ہوا تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اسے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں۔

۸۷۲۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہیں صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔ کتب، یعنی تقی۔ بغاوتیں اور عقیلین، (الا من هو حال الجحیم کا مفہوم ہے کہ) سوا اس کے جس کے لیے اللہ نے کچھ دیا ہے کہ اسے جہنم کا اندھن بنا ہے۔ ”تدا، تہدی، یعنی بدبختی اور خوش بختی تقدیر کی، اور جانور و کوان کی چراگاہوں تک پہنچایا۔

۱۵۲۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان کو نضر بن خردی، ان سے داؤد بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن برید نے، ان سے یحییٰ بن یعرب نے اور ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تو مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی زندہ اگر کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹ رہی ہے اور وہ اس میں ٹھہرا رہا ہے اور اس شہر سے نکلتا نہیں، مگر کہے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امبار وار ہے اور یقین رکھتے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۸۷۵۔ اور ہم ہدایت پاتے ولے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں

ہدایت نہ کی ہوتی، اگر اللہ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں متیقن ہو جاتا ہوتا

۱۵۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، یہ جریر بن حازم ہیں، انھیں ابو اسحاق نے، انھیں ابوہریرہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے غزوہ حندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی منقل کر رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے واللہ اگر

سایہ عن ابی عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن مباد، احبات لك خبیثا قال النبی قال احسان لمن یثقتہ قد راک قال عمر اشدت لی فاصوب منعتہ قال دعه ان یتکون هو فلا خیر لك فی تسلیمہ۔

باب ۱۵۲۹ قُلْ لَنْ يُؤْمِنَ اِرَادَ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا: تَقَى۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: رِفَاقَتَيْنِ مُضْمِلَتَيْنِ اِرَادَ مَن كَتَبَ اللّٰهُ اَنَّهُ يَهْتَلِي رُجَحِيَّةً۔ قَدْ رَفَعَهَا۔ قَدْ رَ الشِّفَاءَ وَ السَّعَادَةَ، وَ هَدَى الْاَلْعَامَ لِمَا رَاجِعًا۔

۱۵۲۹ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا النُّفَعَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اِلَیْهِ النُّفَعَاتُ عَنْ عَیْبِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يُبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَتَجْعَلُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِثَّ عَذَابٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلَدٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمُكْتُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَلِكِ مَا يَرَا مُحْتَسِبًا يَفْتَدُوْهُ اَنَّهُ لَا يَمِيْتُهِ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ الْاُخْرِ شَهِيْدًا۔

باب ۱۵۲۹ وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَوْ اَنْ اللّٰهُ هَدَانَا لَكُنَّا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔

۱۵۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَبْرَارِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُمُ الْخُثْيَ يَقْلُ صَفَا الْعَرَابَ وَ هُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا هَتَدَيْنَا

وَلَا مُنَافَاةَ وَلَا مَنَّاتٍ، فَمَا تُولِئْنَ سَكِينَةً وَّعَيْنًا ذَٰلِكَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۖ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ۚ

کتاب الایمان النذیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِالْإِيمَانِ ۚ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى ۖ لَا يَزِيدُ خَدِيعَةً اللَّهُ بِالنُّفُوسِ ۚ أَيْمَانُكُمْ وَلَا كَيْفَ يُؤْخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ ۚ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْفَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرٍ ۚ أَيَّامًا مَذْكُورَةً ۚ فَكَفَّارَةٌ أَيُّهَاكُمْ إِذَا خَلَعْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَخْشُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَسْأَلَ اللَّهَ كَفَّارَةً الْيَمِينِ، وَ قَالَ لَا أُخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا مِنْهَا إِلَّا أَيْتُ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي ۚ

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ إِلَّا مَا رَأَيْتَ فَإِنَّكَ إِنْ أَدَيْتَهُمَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَرَكِبْتَ إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَدَيْتَهُمَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَمِنْتَ عَلَيْهِمَا وَ إِنْ خَلَعْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا مُكَفِّرٌ عَنْ يَمِينِكَ وَ آتٍ الْوَدْعَى هُوَ خَيْرٌ ۚ

انقدر نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں ہم پر سبکیت نازل فرما اور جب مڈبھڑ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جو وہ کسی عقیدہ کا راوہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اللہ تعالیٰ نوقسموں پر تم سے

مواخذہ نہیں کرے گا۔ البتہ ان قسموں پر کرے گا جنہیں تم قصد کر کے کھاؤ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس اوسط کھانے کے مطابق جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا پہنانا یا ایک غلام کی آزادی، پس جو شخص یہ چیزیں نہ پائے تو اس کے لیے تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ تم شکر کرو ۚ

۱۵۳۱۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کے احکام نازل کیے اس وقت آپ نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا کوئی اور چیز بھلائی کی ہوگی تو میں وہی کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۱۵۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر

بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے حدیث بیان کی، ان کے بعد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد الرحمن بن سمرہ کبھی کسی حکومت کے عہدہ کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے کے بعد ملے گا۔ تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر وہ عہدہ تمہیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو بھلائی کا ہو۔

۱۵۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي مُبَرِّدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :
 أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِمَّنْ
 الْأَشْهُوسِ يَمِينِ اسْتَحْبَلَهُ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ ، وَمَا
 عَشِدُّ مَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ثُمَّ لَبَّيْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 تَلَبَّثْتُ ثُمَّ أَوْفَى بِشَلَاتٍ وَدُوْدٍ حُرِّ الدَّارِ فَحَبَلْنَا عَلَيْهَا
 فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللَّهِ لَا يَبَارِكُ لَنَا
 أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَتَّحِبُّهُ فَمَعَلَفَ
 أَنْ لَا يَجْعَلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَرْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَدَّ رِسْمَهُ فَأَتَيْنَاكَ فَقَالَ
 مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَفِي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ
 لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا رَأَى
 كَفَمْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ أَوْ آتَيْتُ الْيَدَى
 هُوَ خَيْرٌ وَكَفَمْتُ
 عَنْ يَمِينِي .

۱۵۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث
 بیان کی ان سے یزید بن جریر نے ، ان سے ابو ہریرہ نے ، ان سے ان کے
 والد نے بیان کیا کہ میں اشغری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری مانگی آنحضرت
 نے فرمایا کہ واللہ میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا اور نہ میرے
 پاس کوئی سواری کے قابل جانور ہے۔ بیان کیا پھر مٹنے دونوں اللہ نے ہمارے
 یونہی ٹھہرے رہے ، اس کے بعد تین اچھی قسم کی اونٹنیاں لائی گئیں۔ اور
 آنحضرت نے انھیں ہمیں سواری کے لیے غایت فرمایا۔ جب ہم روانہ ہوئے
 تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا۔ واللہ ہمیں اس میں برکت نہیں
 حاصل ہوگی۔ ہم آنحضرت کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ نے
 قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے اور اب
 آپ نے ہمیں سواری غایت فرمائی ہے ہمیں آنحضرت کے پاس جانا چاہیے
 اور آپ کو قسم یاد دلانی چاہیے۔ چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر
 ہوئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام نہیں کیا ہے
 بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے۔ اور ہاں واللہ کوئی بھی اگر قسم کھاؤں
 گا اور اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو اپنی قسم کا کفارہ

وے دل کا اور وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی یا آنحضرت نے فرمایا کہ وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔
 ۱۵۳۴۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھیں عبدالرزاق
 نے خبر دی ، انھیں معمر بن خردی ، ان سے ہمام بن نمیر نے بیان کیا کہ یہ وہ
 حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔
 آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ (بعض اوقات) اپنے گھروالوں کے معاملہ میں تمہارا
 اپنی تمہیں پر اہل رکتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے
 کہ قسم ٹوڑ دے اور اس کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

۱۵۳۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
 هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ نَحْنُ الْأَوَّلُونَ السَّائِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْبِغَ أَحَدُكُمْ
 يَمِينِي فِي أَهْلِهِ أَشْرَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ
 كَفَّارَةً لِقَوْلِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۱۵۳۵۔ مجھ سے اسحاق یعنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ بن صالح
 نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے ، ان سے حکمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے
 گھروالوں کے معاملہ میں قسم پر اہل رکتا رہتا ہے وہ اس سے بڑا گناہ کرتا ہے
 کہ اس قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۵۳۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُرَيْمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَلْجَعَ فِي أَهْلِهِ يَمِينِي فَمَوْ أَعْظَمَ ارْتِمَا
 لِيَبَرَّ يَغْيِي الْكُفَّارَةَ .

۸۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وَاَیْمُ اللّٰہِ (اللہ کی قسم)

۵۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر سامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر مکتہ چینی کی تو انھوں نے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم لوگ اس کا امیر بنائے جانے پر مکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی مقید کر چکے ہو، اور خدا کی قسم لوایم اللہ زید رضی اللہ عنہ امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ داسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۸۷۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم کس طرح کھاتے تھے اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا نہیں، واللہ اس لیے واللہ باللہ اور باللہ کی قسم کھاٹی جاسکتی ہے۔

۱۵۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں۔ دونوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

۱۵۳۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے جابر بن سمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قبیر ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی قبیر نہیں پیدا ہوگا اور جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے رستہ میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۳۹۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

بَابُ تَقْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَمُهُ اللَّهُ -

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا دَاخِرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمْرِهِمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَاتِ آيَمِهِ مِنْ قَبْلُ. وَآيَمُهُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْأَمَارَةِ وَرَأَى كَأَن لَّيْنِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَرَأَى هَذَا لَيْنَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

بَابُ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالدَّيْ تُقَالُ بَيْدًا وَ قَالَ أَبُو مَتَا دَعَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ وَاللَّهِ إِذَا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ -

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ وَمَقْلِبٍ اْمَقْلُوبِ -

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَبِيرٌ فَلَا يَقْبَرُ بَعْدَهُ وَ إِذَا هَلَكَ كَسْرِي فَلَا كَسْرِي بَعْدَهُ وَ أَكْسَرِي لَفْسِي بَيْدًا تَتَفَقَّحُ كَنُودٌ هَمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ لَا إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَا إِذَا هَلَكَ نَفْسٌ مُحْتَبَاةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرٌ تَتَفَقَّتْ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

تے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری (بادشاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں پیدا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو گے۔

۱۵۴۰ أَحَدُ ثَنِي مُحَكَّمٌ أَخْبَرَ نَاعِبَةً عَنْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَوْذَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ بَكَيْتُمْ كَيْدًا وَنَعَيْتُمْ قَلِيلًا -

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسامت محمد، واللہ اگر تم وہ جلتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہستے۔

۱۵۴۱ أَحَدُ ثَنِي أَخْبَرَنِي حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخْبَرَنَا بِسَيِّئِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَيِّئِ النَّبِيِّ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ نَفْسِي بِسَيِّئٍ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْإِنْسَانُ وَاللَّهُ لَا تَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ يَا عُمَرُ -

۱۵۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سو میری اپنی جان کے آنحضرت نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میں تمہیں نکھاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر واللہ اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں، عمر اب بات ہوئی۔

۱۵۴۲ أَحَدُ ثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: رَفِضَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْضَلُهَا أَحَبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَافْضِنَ بَيْنَنَا بَيْتَابُ اللَّهِ وَادْنِ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَتَكَلَّمُ، قَالَ رَأَيْتَ ابْنِي كَانَ عَيْتِفًا عَلَى هَذَا، قَالَ مَالِكٌ وَالْعَيْتِفُ: الْوَجِيزُ رَفِضَ بِأَمْرَاتِهِمْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجُلَ - كَانَتْ يَتُّ مِنْهُ بِهَا شَاةٌ وَجَارِيَةٌ تَتِي - فَتَرَاتِي

۱۵۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ بن مسعود نے، انھیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں، دوسرے نے جو زیادہ سمجھدار تھا کہا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کے یہاں ”عسيف“ تھا۔ عسيف اخیر کو کہتے ہیں۔ اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ اب میرے لڑکے کو نکسار کیا جائے گا۔ اس لیے اس سے

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِ جُلْدَةَ
وَاسْتِثْنَاءِ تَغْيِيبِ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْعُ عَلَى إِمْرَأَتِهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذَلِكَ فَيَا
نَفْسِي بَيِّنَا لَا قَضِيَّتْ بَيْنَكُمَا بَيْكُنَا اللَّهُ أَمَّا عَمَلُكَ
وَحَدِيثُكَ كَرِهْتُ عَلَيْهِ وَحَدَّثَ ابْنَهُ وَاسْتِثْنَاءُ
عَرَبِيَّةٍ عَامٌ وَآمَرْتُ بَيْنِي أَلَا سَمِعْتِي أَنْ يَأْتِيَ
إِسْرَافًا الْآخَرَ فَإِنْ رَأَيْتَ
رَجَعَهَا فَأَعْتَرَفْتَ
فَرَجَعَهَا

۱۵۴۳ احَدٌ ثَرِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَشْلَمُ
وَفَقَارٌ وَمَرْيِيَّةٌ وَجَهَنَّةٌ خَيْرًا مِنْ تَيْمِيمٍ وَعَاوِرِ
ابْنِ مَعْصَةَ وَكَطَفَاتٍ وَأَسْلَحَاءِ بُوَا وَخَسْرُو؟
قَالُوا كَلَّا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ
خَيْرٌ مِنْهُمْ

۱۵۴۴ احَدٌ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ عَنْ أَبِي حَسِيمٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ عَامِلًا نَجَافًا الْعَامِلُ حِينَ كَرَعَ مِنْ عَمَلِهِ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَرَعَ وَهَذَا أَهْلِي بِي،
فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ لَعَدَتِي فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَإِلَّا فَتَلَّكَ
أَيُّهَا لَكَ أَمْ لَا- ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَشَهِدَ وَأَتَى عَلَى
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ
تَسْمِيْلُهُ يَا بَنِيَّانِ يَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا
أَهْلِي بِي أَرَأَيْتُمْ لَعَدَتِي فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَتَلَّكَ

نجات دلانے کے لیے) میں نے سوچ لیوں اور ایک کیز کا انھیں نذیر دیا پھر میں
نے اہل علم سے اس مسئلے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے لڑکے
کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے
شہر بدر کر دیا جائے گا۔ سنگساری کی سزا صرف اس عورت کو ہوگی۔ اس پر
آنحضرت نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا
فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا تمہاری بکریاں اور تمہاری کبیرتیں
واپس ہوگی اور پھر آپ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے مروائے اور ایک
سال کے لیے شہر بدر کر دیا پھر آپ نے انیس اسلمی سے فرمایا کہ مدعی کی بیوی
کو لائے اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے اس عورت نے
زنا کا اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی۔

۱۵۴۳۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب سے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب
نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ تہی کیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے۔ قبائل اسلم، غفار، مزینہ
اور حصینہ قبائل تیمیم، عامر بن صعصعہ غطفان اور اسد سے جو ناکام و نامراد
ہو گئے ہیں سے بہتر ہیں، صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آنحضرت نے اس پر
پھر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ پہلے میں
قبائل کا ذکر ہوا، ان دتیم وغیرہ سے بہتر ہے۔

۱۵۴۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی، انھیں ابو حیدر ساعدی رضی
اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عامل مقرر کیا۔
عامل اپنے کام پورے کر کے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض
کی یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے۔ ہر یہ دیا گیا ہے۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی بیٹھے رہے اور پھر دیکھا
ہو تاکہ تمہیں کوئی ہریدہ و تیلہ سے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ غلبہ کے لیے کھڑے
ہوئے، بات کی تازہ کے بعد اور کلمہ شہادت اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان
کے مطابق ثنا کے بعد فرمایا۔ اما بعد ایسے عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم
اسے عامل بناتے ہیں۔ رجزیہ اور دوسرے ٹیکس وصول کرنے کے لیے اور
وہ پھر ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا ٹیکس ہے اور یہ مجھے ہریدہ

هَلْ يَمْنَعُكَ لَكَ اَم لَا ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَدٍ بَيِّدًا
لَا يَنْفُلُ اَحَدٌ كَعَمَلٍ مِمَّا شَيْئًا اَلَا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْدًا جَاءَ لَهُ دُعَاءُ
وَ اِنْ كَانَ قَرِيْبًا جَاءَ بِهِمَا لَمَّا خَوَّاهُ ، وَ اِنْ كَانَ
شَاْءَ جَاءَ بِهِمَا تَبَعًا فَقَدْ بَلَغْتُ . فَقَالَ اَبُو حَمِيْدٍ
شَرَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
حَتَّى اَتَا كُنْظَهُ اِلَى عُنُقِهِ وَ اِبْطَلَهُ . قَالَ اَبُو حَمِيْدٍ
وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ ثَابِتٍ
السَّجِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلُّوْهُ .

۵۴۵ احَدٌ ثَنِيْ اَبُو اِيْمٍ مِّنْ مَّوْصِيٍّ اَخْبَرَنَا
هَشَامٌ مِّنْ اَبْنِ يُوْسُفَ عَنْ مَّحْمَدٍ عَنْ هَشَامٍ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : وَ الَّذِي نَفْسٌ مَّحْتَدٍ بَيِّدًا لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا
اَعْلَمَ لِيَكِيْتُهُ كَيْفًا وَ لَفَجَلْتُمْ عَلَيْهِ لَدَا .

۵۴۶ احَدًا ثَنَا عَنْ بَنِي حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَدَّثَنَا
اَبُو عَمْرٍو عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اُنْصَحِيْتُ
رَايِهِ . هُوَ يَقُوْلُ فِيْ ظِلِّ الْكَلْبَةِ هُمَا اَلْخُسْرُوْنَ
وَرَبُّ الْكَلْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِيْ اَيُّوْهُ فِيْ شَيْءٍ
مَا شَأْنِيْ فَجَلَسْتُ رَايِهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا
اَسْتَلْطَعْتُ اَنْ اَسْكُتَ وَ تَعَثَّ اِنِّيْ مَا شَاءَ اللهُ
فَقُلْتُ مَنَ هُوَ يَا اَبِيْ اَنْتَ وَ
اُرْحَمِيْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ

اَمْوَالًا اَلَا مَنَ قَالَ

هَكَذَا وَ هَكَذَا

وَ هَكَذَا

۵۴۷ احَدًا ثَنَا اَبُو اِيْمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
اَبُو اَلْبَرْدَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَلْوَعْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

کیا گیا ہے۔ پھر کہیں نہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور دیکھا کہ اسے
پر یہ کیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی بھی اس مال میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے
دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ کی اس نے خیانت کی ہو
گی تو اس حال میں لے کر آئے گا کہ اونٹ کی آواز نکل رہی ہوگی، اگر گائے
کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں اسے لے کر جائے گا کہ گائے کی آواز
آ رہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو اس حال میں آئے گا کہ بکری
کی آواز آ رہی ہوگی۔ پس میں نے تم تک پہنچا دیا۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ پھر
آنحضور نے اپنا ہاتھ اتنی اوپر اٹھا دیا کہ ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھنے
لگے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضور سے سنی تھی۔ تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

۵۴۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے
خبر دی۔ یہ ابی یوسف ہیں۔ انہیں عمر نے انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے ہو میں جانتا ہوں
تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

۵۴۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان
سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضور تک پہنچا تو آپ کعبہ کے
سایہ میں بیٹھے ہوئے فرارہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ
نامرد ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب زیادہ نامرد ہیں۔ میں نے کہا میری
حالت کیسی ہے؟ کیا مجھے کوئی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں
آنحضور کے پاس بیٹھ گیا اور آنحضور کہے جا رہے تھے، میں آپ کو خاموش
نہیں کر سکتا تھا اور اللہ کی خدیت کے مطابق مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو
گئی۔ پھر میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے
لیکن اس سے وہ مستی میں جنہوں نے اس میں سے اس طرح خرچ کیا ہوگا۔

۵۴۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی
ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن اعرجی نے، اور ان

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام نے ایک روز کہا، کہ آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک گھوڑا سوار بچہ پیدا ہوگا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے معاصی نے کہا کہ انشاء اللہ لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی تمام بچہ پیدا ہوا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو تمام بیویوں کے ہاں بچے پیدا ہوتے اور سب گھوڑا سوار اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

۱۵۴۸۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رستم کا ایک مکوڑا بہرے کے طور پر آیا تو لوگ یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائیت پر حیرت کرنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ تمہیں اس پر حیرت ہے؟ صحابہ نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں شعبہ اور اسماعیل نے ابواسحاق کے واسطے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں تھا جس کی ذلت کی میں اتنی خواہشمند ہوتی جتنی کہ آپ کے گھرانہ کی ذلت کی تھی۔ یحییٰ کو شک تھا کہ اہل اخبار حدیث میں ہے یا اہل خیاب۔ یا پھر اب میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانہ کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانہ کی عزت کی ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ہند نے کہا۔ یا رسول اللہ! ابوسفیان بنجیل آدمی ہیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر ان کے بال بچوں کو کھلاؤں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ دستور کے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سَلِيمَةُ لَا تَطْلُقُوا اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كَلَّمْتَن تَأْتِي بِمَا يَرْسِبُ بِجَاهِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَكُنْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَفَّ عَنْكَ عَلَيْكَ جَمِيعًا فَكَمْ يَحْمِلُ مِنْهُنَّ إِذَا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشَيْءٍ رَجُلٍ، وَإِيْمَةُ الَّذِي لَفْظُ مُحَمَّدٍ بِبَيْدِهِ كَقَوْلِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَا هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَأَلْنَا أَجْمَعُونَ -

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْفِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَهْلَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرْقَةٌ مِنْ حَبِيرٍ فَبَعَلَ الْكَاسِيَّةَ وَتَوَسَّاهَا بَيْنَهُمْ وَتَجَبُّوْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَيْسَ بِهَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجَبُّوْنَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَّا يَمْلَأُ سَعْدِي فِي الْجَنَّةِ حَبِيرًا مِنْهُمَا. لَمْ يَقُلْ شَعْبَةً وَاسْتَرْسِلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ مُعَبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلَ مِنِّي عَلَى طَهْرٍ إِلَّا رَضِيَ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ أَجْبَاءُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَزِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَاءِكَ أَوْ أَجْبَاءِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِيْمَةُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَبَاسُفِيَانَ رَجُلًا وَمِثْلَهُ فَعَلْتُ عَلَى حَسْبِ مَا أَنْ أَعْطِيَهُ مِنْ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْعَدْوَدِ -

مطابق ہونا چاہیے۔

۱۵۵۰۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے عمرو بن میمون سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی چڑھے کے نیمہ سے پشت لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوقائی رہو؟ انھوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو؟ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت میں آدمی تعداد تھارہ ہوگی۔

۱۵۵۱۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے سنا کہ ایک دوسرے صاحب سورہ قل ہو اللہ بار بار پڑھتے ہیں جب صبح ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا، وہ صاحب اس صورت کو کم سمجھتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

۱۵۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جان نے خبر دی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو۔ جب تم رکوع کرتے ہو اور جب سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کی طرف سے دیکھتا ہوں۔

۱۵۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن زید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے، آنحضرتؐ

۱۵۵۰۔ احَدٌ ثَمَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَبْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ مَشْعُورٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهَرَ لَهُ إِلَى قُبَّةِ مَيْمُونِ أَدَّاهُمْ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لَهُ صَحَابُهُ أَتَشْرُونَ أَنْ تَكُونُوا زُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَفَلَمْ تَشْرَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ هَوَالِي لِي لَفْسٍ مُحْتَمِلٍ بِسِيْدِهِ إِنْ لَمْ دُجِبُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۵۵۱۔ احَدٌ ثَمَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَزِيدُ مَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ذَكَرَ الرَّجُلُ يَتَقَالِمًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ تَمَّا لَتَعْدِلَ ثُلُثُ أَنْصَارٍ۔

۱۵۵۲۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابُ حَدَّثَنَا مَتَّى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَرَبُّوْا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ زُبْعًا مِنْ كِبْدٍ ظَهَرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

۱۵۵۳۔ احَدٌ ثَمَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

نے ان سے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ یہ الفاظ آنحضرتؐ نے تین مرتبہ فرمائے۔

۸۷۹۔ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے جسے قسم کھانی ہی ہے اُسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے نہ خاموش رہے۔

۱۵۵۵۔ ہم سے سعید بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سالم نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ پھر میں نے ان کی آنحضرتؐ سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی نہ یاد کی حالت میں نہ بھول کی حالت میں اس روایت کی متابعت عقیل بن مریم اور اسحاق کلبی نے نہری کے واسطے سے کیا اور ابن عیینہ اور معمر نے نہری کے واسطے سے بیان کیا۔ ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے سنا۔

۱۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو طلحہ نے اور قاسم بن جمیل نے اور ان سے زہر بن جرم اور اشعر کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ کے لیے کھانا لایا گیا اس میں مرغی بھی تھی۔ ان کے پاس بنی تیمم اللہ کا ایک مرغ

راشکھ لہ حب الشایس راکی
تاکما ثلاث

مکرایہ۔

باب ۱۷ لہ تحلیفوا یا بائیکم۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ قَالِبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ كَيْسِرٌ فِي رَكْبٍ يَخْلِفُ بِأَيْمِهِ فَقَالَ: لَا رَأْيَ لِي بِمَا كُنْتُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ يَا اللَّهُ أَوْ لَيْسَتْ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَمْنَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِمَا مَنَعْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا كُرًا وَلَا إِشْرًا۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ أَشْرًا مِنْ عِلْمٍ يَأْتِي شَرْعًا تَابَهُ عَقِيلٌ وَالتَّبِيدِيُّ وَاسْتَحَاقُ الْكَلْبِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عِيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَسْلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا يَا بَائِيكُمْ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَاخًا، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَأَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ وَجَاجٌ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ بَيْنَ

بَنِي تَيْمِيمٍ لِلَّهِ أَحْمَرُ سَكَتُهُ بَيْنَ الْمُؤَامِلِ قَدَا عَاوِلِ
 اَتَلْعَامُ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَا سَكْلُ شَيْئًا فَقَدْ رَشَهُ وَ
 حَلَفْتُ اَنْ لَا اَكَلُهُ ، فَقَالَ قُمْ فَلَا حَقَّ تَنَلُكَ عَنْ
 ذَاكَ رَأَيْتُ آيَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَشْعِ بَيْنَ نَفْسِهِ حَلَفْتُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
 أَحْمِلُكُمْ دَمَا عَيْنِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَرَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِ رِجْلَ فَسَالَ عَنَّا فَقَالَ
 أَرَأَيْتُمُ الْوَشْعُ أَوْ شَعْرُ يُؤْنُ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ دُرُودٍ
 عَزَّ الدُّرُودُ قَلَمًا اِطْلَعْنَا قَلَمًا مَا مَسْنَعًا حَلَفْتُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا
 عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ، ثُمَّ حَلَفْنَا نَعْقِلُنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيئُهُ وَاللَّهُ لَا تَقْلَحُوا أَبَدًا
 مَوْجَعُنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِنَحْمِلَنَا
 فَخَلَفْتُ اَنْ لَا تَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا
 فَقَالَ : رَأَيْتُ أَمَّا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ
 وَاللَّهُ كَمَا أَحْلَفَ عَلَى بَيْنَيْنِ فَأَسْرَى عَيْنَهَا
 خَيْرًا مِنْهَا اَلَا أَتَيْتُ اَلَّذِي هُوَ خَيْرٌ
 تَحَلَّلْتُمَا :

رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالباً وہ موالی میں سے تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے
 اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کنگی کھاتے دیکھا تو مجھے گھن
 آئی اور پھر میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے
 فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔ میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیۃ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا۔ اور ہم نے
 آنحضرت سے سواری کا جانور مانگا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری
 نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس ایسا کوئی جانور ہے جو تمہیں سواری کے لیے دے
 سکوں، پھر آنحضرت کے پاس کچھ مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آنحضرت نے ہمارے
 متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آپ نے ہمیں پانچ
 عمدہ قسم کے اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ جب ہم نے کہہ پڑے تو ہم نے کہا کہ
 یہ ہم نے کیا کیا۔ آنحضرت نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکتے
 اور نہ آپ کے پاس سواری کے لیے کوئی چیز ہے اور پھر آپ نے ہمیں سواری
 کے جانور عطا کیے۔ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واللہ ہم کبھی اس طرح
 سواری کے کہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم آنحضرت کے پاس آئے اور آپ
 سے عرض کی کہ ہم جب آپ کے پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم
 کھائی تھی کہ آپ ہمارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکیں گے اور نہ آپ کے
 پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے ہمیں سواری کے لیے دے سکیں آنحضرت نے اس پر
 فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے یہ تو اللہ ہے جس نے یہ انتظام کر دیا
 ہے، واللہ میں جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر دوسری چیز اس سے بہتر ہوتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہوتی ہے اور قسم توڑ دیتا ہوں۔

۸۸۰۔ لات وعزلی اور تہول کی قسم نہ کھاؤ۔

بَابُ لَا يَحْلِفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَلَا بِالْعُزَّىٰ

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهَّاشُ
 ابْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهْمِيِّ عَنْ
 حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو التَّخَمِينِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ
 حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ ، وَمَنْ قَالَ لِيَصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامَ مَرْكَزًا فَلْيَتَصَدَّقْ -

بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَ
 اَنْ لَّمْ يَحْلَفْ -

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَارِجٍ

۱۵۵۸۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
 نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن زبیر نے روایت کی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن
 عبدالرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا کہ لات وعزلی کی قسم، تو اسے کلمہ لا الہ
 الا اللہ کہہ لیا چاہیے اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جو اکیلیں تولے
 چلے گیے کہ (اس کے کفارہ میں) صدقہ کرے۔

۸۸۱۔ کسی نے اس وقت قسم کھائی جب اس سے قسم کھائی
 نہیں گئی تھی۔

۱۵۵۹۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان

سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضرتؐ اسے پہنتے تھے، اس کا نگینہ تمھیل کے حصے کے اندر رکھتے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوالیں۔ اس کے بعد ایک دن آنحضرتؐ ممبر پر بیٹھے اور اپنی انگوٹھی ۶۷ ساری اور فرمایا کہ میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا، اس نے بعد آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۸۸۲۔ جس نے مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات و عزلی کی قسم کھائی ہو اسے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے اس قسم کی نسبت کفر کی طرف نہیں کی۔

۱۵۶۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو طلحہ نے ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا، فرمایا کہ جس نے کسی چیز سے اپنی خود جان لے لی۔ اسے جہنم کی آگ میں عذاب ہوگا اور کسی مومن پر لعنت، اس کے قتل جیسا ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی۔ وہ اس کے قتل جیسی ہے۔

۸۸۳۔ یہ نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور کیا یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے اور اس کے بعد تمھاری مدد سے زندہ وغیرہ ہوں اور عمرو بن عاصم نے بیان کیا، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا چاہا اور ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میرے تمام وسائل و اسباب ختم ہو گئے، اب میری اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمھارے سوا اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پوری پگلی کے ساتھ انھوں نے اللہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْطَفَى خَاتِمَاتٍ ذَهَبَ وَكَانَ بِلَيْسَهُ يَجْعَلُ فَمَّهٗ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَأَتْهُ جَلَسَ عَلَى الْمُسْبِرِ فَزَعَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذِهِ الْخَاتِمَ وَأَجْعَلُ فَمَّهٗ مِنْ دَخِلِ كَذِبِي بِهِ، ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا - نَبَيْتُ النَّاسَ خَوَاتِمَهُمْ -

باب مَن حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلَيْسَ بِدِينِ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَشِبْهُ إِلَى الْكُفْرِ - ۱۵۶۰. أَحَدُنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدَّابٍ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَكَعُتْ الْأُمُورُ مِنْ كَقَتْلِهِمْ، وَ مِنْ كَرَجِي مُؤْمِنًا يَكْفُرُ فَهُوَ كَقَتْلِهِمْ -

باب لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَنَبَتْ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا يَا لِلَّهِ ثُمَّ يَكْ - وَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَنَا هَزِيرَةُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ تَلْدَشَهُ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى آلَ بَشَرَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ كَذِبًا عَرَبِيًّا إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاقْتُمُوا يَا لِلَّهِ

کی قسمیں کھائیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ یا رسول اللہ خوب مجھے سسے میں جو میں نے عطیٰ کی ہے وہ مجھے تبا دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ۔

۱۵۶۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے، محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلن قسم کو پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۶۲۔ ہم سے حفص بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عاصم احول نے خبر دی انھوں نے ابوسفیان سے سنا، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آنحضرتؐ کو کہلا بھیجا۔ اس وقت آنحضرتؐ کے ساتھ اسامہ بن زید سعد اور ابی رضی اللہ عنہم تھے، کہ میرا لڑکا جاکنی کے عالم میں ہے اس لیے آنحضرتؐ تشریف لائیں، آنحضرتؐ نے انھیں سلام کہلوا یا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا وہ سب ہے جو وہ لیتا اور جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں متعین ہے اس لیے صبر کرو اور اس پر اجر کی امید رکھو، پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر بلا بھیجا تو آنحضرتؐ ان کے یہاں جانے کے لیے اٹھے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھے جب آپ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچے کو آپ کے پاس لایا گیا، آنحضرتؐ نے اسے اپنی گود میں لے لیا بچے کی سانس اکھڑ رہی تھی، اسے دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اس پر سعد رضی اللہ عنہ بوسے، یا رسول اللہ یہ کیلئے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وہ رحم و شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور اللہ خود بھی رحم اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی کرتا ہے۔

۱۵۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن السیب نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اسے جہنم میں جانا ہو تو آگ صرف قسم پوری کرنے

جَعَدًا آيَاتِنَا لَهُمْ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَحْبَبَ شَيْءٍ
يَا إِلَهِي أَعْطَاكَ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ لَا تَقْسِمُ -

۱۵۶۱ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْعَثَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنْ نَبْذُرَ الْقَسْمَ -

۱۵۶۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
عَامِرُ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَحْدِثُ عَنْ
أَسَامَةَ أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَدَّ سَلْتَ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
قَدْ احْتَضَرُوا فَاشْهَدْنَا فَأَدَّ سَلْتَ يَقُولُ السَّلَامَ
وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهُ لَا مُسْتَعْتَبٌ وَتَحْتَسِبُ: فَأَدَّ سَلْتَ
إِلَيْهِ تَقْسِمُهُ عَلَيْهِ تَقَامَ وَتَمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ
رَفَعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَ فِي حُجْرَةٍ وَنَفْسُ النَّبِيِّ
تَقَعَّقُ فَلَمَّا سَمِعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ يَفْعَلُهَا اللَّهُ فِي
فِي قُلُوبِ مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَرَأَيْنَا يَرْحَمُ اللَّهُ
مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ -

۱۵۶۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ
أَبِي شُعَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ شَلَاةً مِنْ

اَمْوَالِهِمْ تَسْبِيحًا، اِنْ تَارَ اِلَّا تَخْلَعُ النُّسْرَةَ۔

۱۵۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِيسٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ
بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلَا اُدْلِكُمْ عَلَى اَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلَّ ضِعْفَيْنِ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَهُ
وَاَهْلُ النَّارِ كُلَّ جَوَاطِلٍ عُسْلٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

باب ۸۵ اِذَا قَالَ اَسْمُهُ يَاللّٰهُ اَدَّ

شَهَدَتْ يَاللّٰهُ۔

۱۵۶۵ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنصُورٍ رَعْنِ ابْنِ وَهَيْمٍ عَنْ عَيْدِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَى
النَّاسِ حَيْثُ؟ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ اَلَّذِينَ يَلْكُوْهُمْ
ثُمَّ اَلَّذِينَ يَلْكُوْهُمْ ثُمَّ يَجْعَلُوْنَ تَسْبِيحًا
شَهَادَةً اَوْ اَحَدًا هُمُ يَبِيْنُهُ شَهَادَةً، قَالَ ابْنُ وَهَيْمٍ
وَكَانَ اَمْوَالُ بَنِي يَمْوُوْنَا وَهْنٌ غُلْمَانُ اَنْ تَخْلَعُ
بِاسْمِهِ اَوْ دَالْعَمِيَا۔

باب ۸۶ عَمَّا رَوَى عَنْ رَجُلٍ۔

۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنصُورٍ عَنْ ابْنِ
وَأَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبًا
يَقْتُلُهُ بِمَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمًا قَالِ اَخِيْرُهُ لِقَى
اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَفِيْرَاتٍ فَاَشْرَكَ اللَّهُ تَصْدِيْقُهُ
اِنَّ اَلَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللَّهِ قَالَ سُلَيْمَانُ
فِي حَدِيْثِهِمْ كَمَا اَلَّ شُعْبَةُ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا
يُحَدِّثُكُمْ عِيْدُ اللَّهِ؟ قَالُوْا اَلَهُ فَقَالَ اَلَّ شُعْبَةُ
نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي مَا حَيْثُ فِي يَسْبُرُ كَا نَتْ
بِيْنَنَا۔

کے لیے اسے چھوٹی ہے۔

۱۵۶۴۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے معبد بن الخالد نے، انھوں نے حارث بن وہب سے سنا، کہا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمھارے لیے اہل
جنت کی نشاندہی نہ کر دوں؟ ہرگز اور جسے لوگ بھی کمزور سمجھتے ہوں لیکن اللہ
کے یہاں اس کا مرتبہ ایسا ہو کہ اگر اللہ کی کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے
پورا کرے اور اہل دوزخ ہر وہ شخص ہے جو مغرور ہو، برکش و متکبر ہو۔

۸۵۔ جب کسی نے کہا کہ اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا میں نے اللہ

کی گواہی دی۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون
لوگ اچھے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرا زمانہ، پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں
پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں گے اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی
گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور قسم گواہی سے پہلے دینی بات
پر قسم کھائیں گے، ابراہیم نے کہا کہ ہمارے ساتھ جب ہم کم عمر تھے تو یہی قسم کھانے
سے منع کیا کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں۔

۸۶۔ اللہ عز وجل کا عہد

۱۵۶۶۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان و منصور نے، ان سے ابو داؤد اہلنے
اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے چھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس کے ذریعہ ناجائز طریقہ
پر حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا
پھر اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق نازل کرے اور ان عہد میں کہ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ
کے عہد کے ذریعہ خریدتے ہیں۔ ”الآیہ سلیمان نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر
اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گذرے اور پوچھا کہ عبداللہ تم سے کیا
بیان کر رہے تھے ہم نے ان سے حدیث بیان کی، تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
یہ آیت دومے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ایک کنویں
کے سلسلے میں جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

۸۸۷۔ اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے دے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ اور عرض کرے گا، اے میرے رب، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے، ہرگز نہیں، تیری عزت کی قسم، میں کچھ اور تجھ سے نہیں مانگوں گا! ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہلے کہ تیرے لیے ہے اور اس کے دس گنا۔ ابوب نے بیان کیا کہ اندھیری عزت کی قسم، تیری برکت سے میں بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

۱۵۶۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے؟ آخر اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی بس، بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے کی۔

۸۸۸۔ کوئی شخص کہے کہ "لعمرك" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "لعمرك" لعیشک کہا۔

۱۵۶۸۔ ہم سے اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ح، اور ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر میری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن قافس اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تعلق سنا، کہ جب تہمت لگاتے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم! دھمرا اللہ! ہم اسے قتل کر دیں گے۔

باب اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَمَقَاتِمِهِ وَكَلِمَاتِهِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي رَجُلًا بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ يَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ كَجَبِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَشْتَلُكَ عِزُّهَا. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَ عَنَّا عَمْرُو بْنُ مَتَالِمٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عِزَّتِكَ لَا يَفِي بِي عَنْ

۱۵۶۷ احکامنا اذم حد ثنا شیبان حد ثنا قتادہ عن انس بن مالک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال جہنم تقول هل من مزيد حتی یقزم رب العزّة فیما قدماہ فتقول قط قضا وعزّتک ویزدای بفضھا الی بعضی رواہ شعبہ عن قتادہ۔

باب قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ، كَعِشْتُكَ۔

۱۵۶۸ احکامنا اذ و لیس حد ثنا ابراہیم عن مالک عن ابی شہاب ح و حد ثنا حماد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یونس حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طاہر بن قافس اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تعلق سنا، کہ جب تہمت لگاتے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری قرار دیا تھا۔ اور ہر شخص نے مجھ سے پوری حدیث کا کوئی ایک حصہ ہی بیان کیا۔ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی کے بارے میں مدد چاہی۔ پھر اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم! دھمرا اللہ! ہم اسے قتل کر دیں گے۔

بِالْبَيِّنَاتِ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
أَيُّهَا نِكْمٌ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخَذَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّغْوِ
قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ
وَسَبِيلِي وَاللَّهُ ۝

بِالْبَيِّنَاتِ ۝ إِذَا أَخَذْتَ نَاسِيًا فِي الْإِيمَانِ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي أَخْطَاءِ قُلُوبِكُمْ
وَقَالَ لَا تُؤَاخِذُكُمْ فِي بَيِّنَاتٍ ۝

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ
لَا مَسِيئَةَ عَمَّا دَسَّوْا أَوْ حَدَّثَ تَيْنِيهِ أَنْفُسُهُمَا
مَا كُمْ تَعْمَلُ بِهِمْ أَوْ تَكَلَّمُ ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ
عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ وَبْنَ لَعَا مِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَحْطُبُ يَوْمَ
الْمُحَرِّ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : كُنْتُ
أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذًّا أَوْ كَسًا تَكْبَلُ
كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كُنْتُ أَحْسَبُ كَذًّا أَوْ كَذًّا لِمَوْلَايَ أَشْلَاثٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ وَلَا حَرَجَ لَكُمَنْ كُلُّهُنَّ يَوْمَئِذٍ كَمَا سَأَلَ
يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلُ . وَلَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَبْكُورٍ عَنْ عَبْدِ الْمُعِزِّ بْنِ رُقَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۸۸۹۔ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں تم سے مواخذہ
نہیں کرے گا بلکہ ان قسموں کے بارے میں کرے گا جن کا تمہارے دلوں نے
ارادہ کیا ہو گا اور اللہ بڑا ہی مغفرت کرنے والا نہایت بردبار ہے

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی
ان سے ہشام نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے ہندی انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ
آیت ”اللہ تعالیٰ تم سے لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا“ بیان کیا کہ انہوں نے
نے کہا کہ یہ ”لا واللہ“، ”بلی“، ”واللہ“، ”کیا کلام کے طور پر بے ساختہ تجویز زبان سے
نکل جاتی ہیں“ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۹۰۔ جب بھول کو کوئی شخص قسم کے خلاف کرے؛ اور اللہ عزوجل کا
ارشاد کہ ”متم پر اس کے بارے کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے تم سے سرزد
ہو جائے“ اور کہا کہ ”جو میں بھول گیا ہوں اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کر“

۱۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی
ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زرارہ بن اوفیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت
کی ان غلطیوں سے درگزر کیا ہے جن کا معرفت دل میں دوسرے گزرسے یا دلوں میں ان کے
کرنا کی خواہش ہو بشرطیکہ اس کے مطابق عمل نہ کیا ہو، اور بات کی ہو۔

۱۵۷۱۔ ہم سے عثمان بن الہیثم نے حدیث بیان کی، یہاں سے محمد بن عثمان
بن الہیثم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن شہاب
سے سنا، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن غلبہ فرما رہا
تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان کر
فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا (اس لیے اسی طرح ان کی ادائیگی کر لی ہے)
اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں ارکان
کے متعلق یہ بھی خیال کرتا تھا ان کا اشارہ ان تین ارکان حج (ملی، رمی اور محرک)
طرف تھا، آنحضرت نے فرمایا، یہ بھی کہ لو کوئی حرج نہیں (ان میں سے کسی بات میں کوئی
حرج نہیں) چنانچہ اس دن آپ جسے جسے شکیں بھی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کر لو
کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۲۔ (ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن یونس
کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ أَخْرَجْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ لَا حَرَجَ ۝

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَهُ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَا عَلِمْتُ، قَالَ إِذَا أَفُتُّ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَشَاءُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْقَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَقْدُلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا مِنَ الْمُسْرِكُونَ يَوْمَ أُحُسَ هَزْنِيمَةُ تَعْرِفُ فِيهِمْ مَصْرَحَ الْبَلِينِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَجُكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَهُمْ مَا جُعِلَتْ فِيهِ دَاخِرُهُمْ فَتَنْظَرُ حَتَّى يَفِةَ رُؤُوسُ الْإِيمَانِ فَإِذَا هُمْ بِأَبِيهِمْ فَقَالَ ابْنُ أَبِي، قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا أَخْتَجِرُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَتَّى يَفِةَ غُفِيرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَتَّى يَفِةَ

نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر نہ لایا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تیسرے نے کہا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کر لیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۵۷۳۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ آنحضرتؐ کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے پھر وہ صاحب آئے اور سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے نماز پڑھو، اس لیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ صاحب واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا آپؐ نے اس مرتبہ بھی ان سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے آخر تیسری مرتبہ ان صاحب نے عرض کیا کہ مجھ سے نماز پڑھو، مگر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو کر دو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید میں یاد ہے اور تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کر واپس رکوع کرو اور رکوع کے ساتھ رکوع کو مچھو تو اپنا سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر رکوع کرو، جب سجدہ کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور خوب سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کرو تو سر اٹھاؤ وہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز کی (ہر رکعت میں) کرو۔

۱۵۷۴۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعز نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب احد کی لڑائی میں مشرکین شکست کھا گئے اور اپنی شکست کا احساس انہیں بھی ہو گیا تو ابلیس نے جیج کہہا (مسلمانوں سے) کہ اے اللہ کے بندو! پیچھے ڈھسے چنچا پتھر اگے کے لوگ پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والے (مسلمانوں سے) لڑ پڑے اس حالت میں حدیث میں ایمان رہنے دیکھا کہ لوگ ان کے والد کو (مسلمان تھے) مار رہے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ قویمر سے والدیں، میرے والد۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ والد لوگ باز نہیں آئے اور آخر انہیں قتل ہی کر ڈالا، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ حدیث میں کو اپنے والد کی اس طرح شہادت کا

آخر وقت تک صدمہ رہا، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۱۵۷۵۔ مجھ سے یوسف بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے غلام اس اور محمد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا ہو اور بھول کر کھایا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا ملا یا ہے۔

۱۵۷۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے اعرج نے اور ان سے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قدہ اولیٰ) سے پہلے ہی اٹھ گئے اور نماز پوری کر لی جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور دوبارہ تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

۱۵۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے سنا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور نمازیں کوئی چیز کم یا زیادہ کر دی، منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ابراہیم کو شہد ہوا تھا یا علقمہ کو بیان کیا کہ جب آغوشوں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ نمازیں کچھ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ بیان کیا کہ جب آغوشوں نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہرے) کئے اور فرمایا، یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے یقین نہ ہو کہ اس نے اپنی نمازیں ادا کر دی ہیں یا نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہرے) کرے۔

۱۵۷۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا، کہ ہم سے ابی

مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۚ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدٍ عَنْ عُوْفٍ عَنْ غُلَامٍ مِنْ اَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُوْفٌ عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمِّمْ صَوْمَهُ فَلَنْ تَأْطِعَهُ اللَّهُ وَسَقَا ۚ

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اَدْرُبُ بْنُ اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي ذُهَبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي عُرْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكِيرٍ قَالَ صَلَّى بِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اَمْتَرْنَا مَا سَ تَسْلِيْمُهُ فَحَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُكْمِلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ ۚ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِنَّ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ اَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ اَمْ تَسَيِّتَ ۚ قَالَ وَمَا ذَاكَ ۚ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِنَّ سَجْدَةً تَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ هَآ تَاَنَ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ تَزِيْدُ رَأْدَ فِي صَلَاتِهِ اَمْ نَقَصَ نَيْتَ حَرَّى لِمَوَابٍ وَيُتَوَمَّ اَبَقِيْ ثُمَّ لِيُجِدْ سَجْدَتَيْنِ ۚ

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيْدُ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ

کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آیت "لا تَوَاحِذْ فِي بَیْمَانِیْتِ وَلَا تَوَهَقْ مِنْ اَمْرِی عَسَا" کے متعلق کہ پہلی مرتبہ اعتراف منی علیہ السلام سے بھول کر ہوا تھا۔ ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عثرون نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے بیان کیا کہ برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ ان کے یہاں کچھ ان کے یہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے یہاں کھائیں۔ چنانچہ انھوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا پھر آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کر لیں برادر نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے زیادہ کی دودھ والی بکری ہے جو دو بکریوں کے گوشت سے بڑھ کر ہے ابن عوف شیبی کی حدیث کے اس مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین کے واسطے اسی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے تھے اور اس مقام پر روک کر کہتے تھے کہ مجھے معلوم نہیں یہ نعمت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف برادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اس کی روایت ایوب نے ابن سیرین کے واسطے کی، ان سے انس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۵۷۹۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ خطیبین فرمایا کہ جس نے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرے۔

۸۹۱۔ یحییٰ بن عوف۔ اور اپنی قوموں کو آپس میں خیانت کی بنیاد نہ بناؤ کہ تمہارے قدم ثابت ہونے کے بعد انھیں لجاؤ اور پھر تمہیں ناگوار چیز کا مزہ اس لیے چکھنا پڑے کہ تم نے اللہ کے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور تمہیں بہت بڑا عذاب پہنکا۔ دھلا سے مراد مکر و خیانت ہے

۱۵۸۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے فراس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے شعیب سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گناہ

اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْخِذُ فِي بَیْمَانِیْتِ وَلَا تُوَهَقُ مِنْ اَمْرِی عَسَا۔ قَالَ كَاَتَبَ الْاَوَّلَى مِنْ مُوسَى یَسْبَاغًا۔ قَالَ أَبُو عَبْدٍ اللَّهِ كَتَبَ اِلَى مُحَمَّدَ بْنَ بَشَارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ الْمَدْرَآءُ بْنُ عَمْرٍو وَصَحَّاحٌ عَنْهُمْ ضَعِيفٌ لَمْ يَأْمُرْ اَهْلَهُ اَنْ یَذْبَحُوا كَبَلًا اَنْ یَذْبَحَ لَنَا كُلَّ حَبِیْبٍ لَهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَرُوْا ذَبَحُوا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ یُعِدَّ الذَّبْحُ، فَقَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْیَ اَوْ عَنْیَ فَجَنَعَ عَنْیَ فَیَ لَبَنٍ حَیْثُ مِنْیَ شَاَفَی لَحْمٍ تَكَانَ بَنُ عَوْفٍ یَقَعُ فِیْ هَٰذَا الْمَكَانِ عَنْ حَیْثُ الشَّعْبِیِّ وَیَحْدِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَیْرِیْنَ یَسْغُلُ هَٰذَا الْحَدِیْثُ وَیَقَعُ فِیْ هَٰذَا الْمَكَانِ وَیَقُولُ لَا اَذْرِیْ اَبْلَغْتُ الرُّحْمَةَ عَنْكَ اَمْرًا۔ رَوَاهُ اَبُو یُوْسُفَ عَنْ اَبْنِ سَیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَلْاَسْوَدِ بْنِ قَلْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّیْ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِیَّ یَوْمَ عَیْدٍ ثُمَّ خَلَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْیَبْدِلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ یَكُنْ ذَبَحَ فَلْیَنْذِرْ بِهَا بِاسْمِ اللَّهِ ۝

باب الیمین النعموس ولا تَخْذِلُوا اَیْمَانُكُمْ وَخَلَا بَیْمَانُكُمْ فَتُزَلَّ قَدَا مَرَبَعًا فَبُوتَهَا وَتَدُوْهَا السُّوْءَ وَصَدَّ ذَمُّ عَنْ سَبِیْلِ اللَّهِ وَكُلُّكُمْ عَدَاؤُ عَظِیْمٌ۔ وَخَلَا مَكْرًا وَخِیَانَةً ۝

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَرْاَسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ النَّبِیِّ عَنْ مَرْوَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں، اللہ کے ساتھ شریک، والدین کی نافرمانی، کسی کی جان لینا، عین غموس (قصہ اچھوٹی رقم کھانا) شامل ہیں۔

۸۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی پونجی (دیناوی منقذت) خریدی ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اللہ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ کو اپنی قسموں کے لیے دھماکے نہ بناؤ اور تقویٰ اختیار کرو اور لوگوں کے درمیان صلح کرو اور اللہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اللہ اللہ کے عہد کے بدلہ میں تھوڑی پونجی نہ خریدو، بلاشبہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اللہ کے عہد کو بدرا کر دو جب تم عہد کرتے ہو اور سو کر لینے کے بعد اپنی قسموں کو نہ تو رو خصوصاً جب کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے اور افضل بنایا

4

۱۵۸ | ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابووانہ نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھڑی تقسم اس ارادے سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق وحی کے ذریعہ کی کہ "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد ادا اپنی قسموں کے بدلے معمولی پونجی خریدتے ہیں۔ آخر آیت تک۔ اس کے بعد اشعث بن قیس رحمہ اللہ نے اسے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم دوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے، دوگوں نے کہا اس اس مضمون کی، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمیں میں میرا ایک کنواں تھا (اس کے جھگڑے میں ہم آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ ورنہ فریقہ غنی لے لی قسم پر فیصلہ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو قسم کھالیا (بھولی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے جھڑی تقسم بذیت کے ساتھ اس لیے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ملے پھر کرجائے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

وَسَلَّمَ قَالَ انْكَرُوا لِي الْاِغْرَافُ بِاللّٰهِ وَمَعُوذُ الْوَالِدَيْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْقَمُومِ ۝

بَابُ ١٩٢ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى . إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا . أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْفُرُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ . وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
إِنْ تَبَرُّوا وَاتَّقَوْا وَتُصِرُّوا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ الْيَمِينُ
سَمِعَ عَلَيْهِ . وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ . وَلَا تَشْرَوْا
بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا . إِنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . وَاقُولُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ
كَفِيلًا . ۝

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو مَرْوَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ
أَمْرِي مُسْلِمٍ لِي أَوْ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ
فَأَنزَلَ اللَّهُ تَقْصِيرَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ شَتًّا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
فَبَدَّلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قُيسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالُوا كَذًا وَكَذًا قَالَ
فِي الْأُتْرَلِ كَأَنْتَ لِي بِمُرْفِ الْأُخَيْدِ بْنِ عَمٍ لِي
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْتُكَ أَوْ
يَسِينُهُ قُلْتَ إِذَا تَخَلَّفَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
صَبْرٍ وَفِيهَا فَاجِرٌ يَنْتَظِعُ بِهَا مَالَ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ
لِي أَوْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ ۝

۸۹۲۔ اس چیز کی قسم کھا تا جس کا مالک نہ ہو اور گناہ کے لیے یا غصہ کی حالت میں قسم کھانا۔

۱۵۸۲۔ مجھ سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے کے لیے بھیجا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ان میں سے لیے کوئی سواری کا جانور مہیا نہیں کر سکتا۔ جبیں آپ کے ساتھ آیا تھا تو آپ غصہ میں تھے جب دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا رب کیا کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہارے لیے سواری کا انتظام کر دیا ہے۔

بَابُ الثَّيْسَيْنِ فَيَسْأَلُكَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ ۝

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَسَاكِرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَخِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْخُيْلَانُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ عَلَى الْكُفَى بِمِ دَوَا فَعْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَخِيكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُكُمْ ۝

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمرِ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَبْزِيَةَ الْأَمِينِي قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُسْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْوُفْدِ مَا قَالُوا قَبْرًا هَذَا اللَّهُ مُسَمَّا قَالُوا كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ الْأَحْدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِلَافَةِ الْعَشْرُ الْأَوَّلِيَّتْ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مَسْطَحٍ بِرَأْيِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ لَا يُنْفِقُ عَلَى مَسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا لَعَنَ الْكُفَى قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَلِأَكْبَرِ أُولُوا لَفْظٍ مِنْكُمْ وَالشَّعْرَةُ أَنْ يُوْتُوا أُولَى الْقُرْبَى الْإِلَاقَةِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهُ فِي الرَّحْبِ أَنْ يَنْفَقَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مَسْطَحٍ الْمَنْفَقَةِ الَّتِي كَانَتْ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهُ لَا أَنْزَعَهَا عَنْهُ أَبَدًا ۝

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۵۸۳۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید اہلی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور سعید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عسبہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق جب آپ پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، ان سب حضرات نے مجھ سے حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کیا (اس حدیث میں ہے کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ بلا جبر جنھوں نے جھوٹی تہمت لگائی ہے (دوس آیتوں تک) جو سب کی سب میری برأت کے لیے نازل ہوئی تھیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو سطح رم کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا کہ وہ اللہ اب کبھی سطح پر کوئی چیز اپنی خرچ نہیں کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر اس طرح کی جھوٹی تہمت لگائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی دلائل اولوا الفضل والسعة ان یوتوا اولی العزب الخ ابوبکرؓ نے اس پر کہا کہ میں نہیں واللہ میں قریبی پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری حضرت کر دے چنانچہ آپ نے پیوہ خرچ سطح کو دینا شروع کر دیا جو اس سے پہلے انھیں دیا کرتے تھے اور کہا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں رو دوں گا۔

۱۵۸۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ كُنَّا
عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَفَرُّقَتِ الْأَشْعَرِيِّينَ كَوَافَتُهُ
وَهُوَ عَضْبَانٌ قَامَ سَتْرُحُصْلُنَا لَهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَخْلِفَنَا
ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنَّمَا أَهْلَيْتُ عَلَى يَمِينٍ
فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
خَيْرٌ وَتَخَلَّلْتُهَا ۝

۱۵۸۳۔ اِذَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَتُكَلِّمُ الْيَوْمَ
فَقُلْتُ أَوْ قَدْ أَدَسْتُمْ أَوْ كَبُرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ
هَلَلَ فَهُوَ عَلَى نَيْتِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ أَكْلَامٍ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ
أَبُو سَمِيَّانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ
هَذَا قُلْ لَوْ أَنَّ كُلِّ نَفْسٍ سَوَّاءٌ لَيُنِينَ وَبَيِّنْتُكُمْ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ كَلِمَةُ السُّؤَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا حُفَرَتْ أَبَا هَالِبٍ الْوُكَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَابَّ
لَكَ رَبِّهَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقُعْقُعَارِ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ جَبَبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے حدیث بیان کی،
ان سے ہند نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے
بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ماقبیلوں کے ساتھ آنکھنور کی خدمت میں حاضر
ہوا، جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے سواری کا ہاتھ
مانگا تو آپ نے قسم کھالی کہ آپ ہمارے لیے اس کا انتظام نہیں کر سکتے، اس کے
بعد فرمایا واللہ، اللہ نے چاہا تو میں کبھی بھی اگر قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا اور کسی
چیز میں بھلائی دیکھوں گا تو وہی کروں گا جس میں بھلائی ہوگی اور قسم تو خود لے گا۔

۱۵۸۳۔ جب کسی نے کہا کہ واللہ میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر
اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید کی تلاوت کی تبسح کی، حمد یا لا الہ الا
اللہ کہا تو اس کا حکم اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔ اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام چار ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا
اللہ اور اللہ اکبر۔ اور ابوسمیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر تہل کو لکھا تھا۔ آج اس کو لکھ کر ہر طرف جہاں سے اور
تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مجاہد نے کہا کہ کلمہ السُّؤَالِ لا الہ الا اللہ

۱۵۸۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن المسیب نے خبر دی، ان سے ان
کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوالہب کی موت کا وقت قریب ہوا، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کہہ دیجئے کہ لا الہ الا
اللہ تو میں اللہ کے دربار میں آپ کی طرف سے گفتگو کروں گا۔

۱۵۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث
بیان کی، ان سے عمارہ بن قنصل نے روایت بیان کی، ان سے ابوذر نے اور
ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو کلمے جو زبان پر رکھے ہیں لیکن راز پر اجرت میں بجا رہیں اور اللہ رحمان کے
یہاں پسندیدہ ہیں، وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان
اللہ العظیم۔

۱۵۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد الواحد نے

لے مینی اگرچہ یہ بھی کلام کے حکم میں آتے ہیں لیکن بول چال میں ان چیزوں پر کلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قسم کلمتہ وقت ان کو بھی شامل رکھنے کی نیت
کی ہوگی تو ان کے کہنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (یہ حاشیہ صوفیہ شیعہ کا ہے)

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَمِيَّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مِنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بُدًّا أَدْخِلَ الْبَارَ وَقُلْتُ أُخْرَى أَمَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بُدًّا أَدْخِلَ الْجَنَّةَ ۝

بربر بربر

باب ۸۹۴ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ رَفَعَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ سَيَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ۝

باب ۸۹۵ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ بَيْنَهُ فَشَرِبَ فَلَا عَ أَوْ سَحَرًا أَوْ مَصِيرًا لَمْ يَحْتِ فِي قَوْلِي بَعْضُ النَّاسِ وَلَكِنَّ هَذِهِ بِأَنْبَاءٍ عِنْدَهُ ۝

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَيْدٍ صَاحِبَ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَسِهِ فَكَانَتْ الْعُرُوسُ حَادٍ مُهْمَرٌ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْعَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقْتُمْ؟ قَالَ انْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي كُوسٍ مِثْلِ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ السَّعْنِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سُودَةَ ۝

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے ادراس سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کہہ کر کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا ہوگا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ جس نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مر جائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

۸۹۴۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہوا۔

۱۵۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اندولج کے ساتھ ایلام کیا کہ ان کے یہاں ایک مہینے تک نہیں جائیں گے اور آنحضرت کے پاؤں میں مویج آگئی تھی، چنانچہ آنحضرت اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایلام ایک مہینے کے لیے کیا تھا؟ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

۸۹۵۔ اگر قسم کھائی کہ نمید (کھجور کا میٹھا پانی) نہیں پیے گا پھر اس نے انگور کا پکا ہوا پانی یا کوئی نشہ اور شراب یا انگور سے بنوڑا ہوا پانی پیا تو بعض کے قول کے مطابق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نمید نہیں ہیں۔

۱۵۸۹۔ مجھ سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور آنحضرت کو اپنی شادی کے موقع پر بلایا، ان کی بیوی ہی ان کی میثافت کا انتظام کر رہی تھیں پھر سہیل رہنے لوگوں سے پوچھا انھیں معلوم ہے، میں نے آنحضرت کو کیا بلایا تھا پھر کہا کہ رات میں آنحضرت کے لیے میں نے کھجور ایک برٹے پالہ میں عجبودی اور صبح کے وقت اس کا پانی آنحضرت کو پلایا۔

۱۵۹۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعیب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ

نے بیان کیا کہ ان کی ایک بکری مرگئی تھی تو اس کے چمڑے کو ہم نے دباغت دیا پھر ہم اس میں ہمیز بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۸۹۶۔ کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کھر کے ساتھ کھائی یا کسی اور سالن کے طور پر استعمال ہو گئے والی چیز کھائی

۱۵۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضرت اللہ سے جا ملے اور ابن کثیر نے بیان کیا انھیں سفیان نے خبر دی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۵۹۲۔ (۱) ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن ابی عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں سن کر آ رہا ہوں کہ آنحضرت کی آواز افاقوں کی دیر سے، کمزور ہو گئی ہے اور میں نے آواز سے فاقہ کا اندازہ بھی لگا لیا ہے کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اور ایک اور مٹی سے کر دی تو اس کے ایک حصہ میں پیٹ دیا اور اسے آنحضرت کی خدمت میں بھجوا دیا، میں نے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت مجھ میں تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو آنحضرت نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضرت نے ان لوگوں سے کہا جو ساتھ تھے کہ اٹھو اور چلو، میں ان کے آگے اگلے چل رہا تھا آخر میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہنچا اور آپ کو اطلاع دی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جاسکے؟ انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو زیادہ علم ہے پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور آپ سے ملے۔ اس کے بعد آنحضرت گھر کی طرف بڑھے اور اندر آ گئے آنحضرت نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پاس ہے میرے پاس سے آؤ۔ وہ یہی روٹیاں لائیں بیان کیا کہ پھر آنحضرت کے حکم سے ان روٹیوں کو چوراکر دیا گیا۔ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک (گھمکی) کپڑی کو چوراکر اس میں ملا دیا

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلَتْ مَا لَتْ لَنَا شَا
كَذَا بَعَثَا مُسْكِرًا فَمَا وَلَا تَبِيدُ فِيهِ حَقًّا صَالَتْ شَتَا
بَابُ ۱۵۹۱ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَبَنًا فَكُلَ تَمْرًا
يُخْبِرُ وَمَا يَكُونُ مِنْ أَدِيمٍ

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بِرَّ مَا دُوْرَ شَرَاةٍ
أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
قَالَ لِعَائِشَةَ يَهْدِي ۱

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ
صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا
أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَمَلَّ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ
لَعَمْرُكَ فَأَخْرَجَتْ إِفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ
خِمَارًا لَهَا فَطَفَّتِ الْخُبْزَ بِمَعْظَمِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ
فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَوُجُوًّا فَاطْلُقُوا
وَأَطْلُقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ عَيْنَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نَطْعُهُمْ
فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاطْلُقْ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى يَجِيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلَسِي يَا أُمِّسَلَمٍ مَا عِنْدَكَ قَاتَتْ بِذَلِكَ الْحَبْرُ قَالَ قَامَرُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحَبْرُ فَفَتَتْ وَغِيَرَتْ
أُمِّسَلَمٍ مَعْلَةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةِ قَادَتٍ
لَهُمْ قَا كُلُوا أَحْقَى شَيْعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةِ
قَادَتٍ لَهُمْ قَا كُلُوا الْعَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَيْعُوا وَالْعَوْمُ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

یا مکیبۃ التیۃ فی الایمان ۝

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عِدُّ الْأَوْهَابِ قَالَ سَمِعْتُ يُحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَلَا مَنَاسِكَ إِلَّا مَرِيٌّ مَا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهُوَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يَصْنَعُهَا أَوْ إِلَى نِسَاءٍ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ ۝

باب ۱۵۹۸۔ إِذَا أَهْدَىٰ مَالَهُ وَحَجَرَ الذَّنْدِ وَالْمَوْتِ
۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدًا
كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِهِ إِتَى مِنْ تَوْسَعِي أَتَى أَهْلَهُ مِنْ تَأْوِيلِ
مَسَدَةٍ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ السَّبِيحُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِدْ عَلَيْكَ يَفْعَلُ
مَالِكٌ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ۝

بزمیر بہرہ

باب ۱۵۹۹۔ إِذَا أَحْرَقَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ لَا تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتُّغِي مَرْمَاتٍ

اس کے بعد اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا
و دعا پر عملی اندر فرمایا کہ :

دس افراد کو اندر بلاؤ ، انھیں اندر بلا یا گیا اور اس طرح سب لوگوں
نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے ۔

حاضرین کی تعداد ستر یا اسی افراد پر مشتمل تھی ۔

بزمیر بہرہ

۝

۸۹۷۔ قسموں میں نیت

۱۵۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا ، کہا کہ مجھ سے محمد بن
ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انھوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا ، کہا کہ
میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بلا شیعہ عمل کا وارد و ادویت پر ہے اور انسان کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا ۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے
لیے ہوگی تو واقعی وہ انھیں کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے
یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ کے لیے ہوگی جس
کے لیے اس نے ہجرت کی ۔

۸۹۸۔ جب اپنا مال نذر یا قہر کے طور پر صدقہ کرے

۱۵۹۴۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن دہب نے حدیث
بیان کی ، انھیں یونس نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن کعب بن مالک نے خبر دی ، جب کعب نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں ایک
لڑکے آنے جانے میں ان کے ساتھ رہتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے واقرا اور آیت و علی الثلاثة الذین
خلفوا کے سلسلہ میں سنا ، انھوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا کہ میں نے آنحضرت
کے سامنے یہ پیش کش کی کہ ، اچھی قبر کی خوشی میں ہی اپنا مال اللہ اور اس کے رسول
کے راستہ میں صدقہ کر دوں ، آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی
رکھو ، تمہارے لیے بہتر ہے ۔

۸۹۹۔ جب کوئی اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرے اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد لے لے گی : آپ کیوں وہ چیز حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ

أَذْوَاجِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَرَجَلَهُ قَدْ
قَرَعَنِي اللَّهُ لَعْنَهُ نَحْلَةً أَيْمَانَكُمْ
وَقَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيْبَاتِ مَا أَحَلَّ
اللَّهُ لَكُمْ ۝

۱۵۹۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ
سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
تُرَعَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُتُ
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا
فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ
رِيحَ مَغَاظِيرٍ أَكَلْتَ مَغَاظِيرَ؟ فَقَدْ خَلَّ عَلَى أَحَدِنَا
فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا يَلُ شَرِبْتُ عَسَلًا
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَتَزَلَّتْ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنِّي تَوْبَا
إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ
إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِمْ حَدِيثًا - يَقُولُهُ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ - وَلَنْ أَعُودَ
لَهُ وَقَدْ خَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا ۝

بَابُ الْوَقَائِعِ بِالسُّنَنِ - وَقَوْلُهُ
يُؤْمُونَ بِاللَّسَدِ ۝

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُهُ أَوْ كَرُمَ
يُحْمَوُ عَنِ الْمَذَرِ؛ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْمَذَرَ لَا يَقْدُمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْمَوُ بِالْمَذَرِ مَنْ كَفَلَ
۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ مَسْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

کے لیے حلال کی ہے، آپ اپنی بیویوں کی خُرشی چاہتے ہیں اور اللہ بڑا ہی
معفرت کریم والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے
اپنی قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور یہ ارشاد کہ حرام نہ کرو ان پاکیزہ
چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔

۱۵۹۵ - ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے بیان
کیا کہ عطاء کہتے تھے کہ انھوں نے عبید بن حمیر سے سنا، انھوں نے عائشہ
رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ام المؤمنین) زینب
بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں رکستے تھے اور شہد (کا مشروب) پیتے تھے
پھر میں نے اور (ام المؤمنین) حفصہؓ نے عہد کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی
آنحضرتؐ آئیں تو وہ کہے کہ آنحضرتؐ کے منہ سے مغایر کی بو آتی ہے آپؐ نے
مغایر تو نہیں کھائی ہے؟ چنانچہ آنحضرتؐ جب ایک کے ہاں آئے تو انھوں نے
یہی بات آپؐ سے پوچھی، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے زینب
بنت جحش کے یہاں اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ آپؐ کو یقین ہو گیا کہ واقعی
اس میں سے مغایر کی بو آتی ہوگی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے نبی! آپؐ ایسی
چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے "ان توبوا لی اللہ"
میں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے اور "اذ اسر الی ابیہن" الی ابیہن
ازواہر "اشارہ آپؐ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ میں اس نے شہد پیا ہے اور
مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ
اب کبھی میں شہد نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے، تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔

۱۵۹۶ - نذر پوری کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تجوز پوری
کرتے ہیں۔

۱۵۹۶ - ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحارث نے حدیث بیان کی انھوں نے
ابو عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کہ سکتی ہے نہ پیچھے البتہ
اس کے ذریعہ بخیل کا مال نکالنا جا سکتا ہے۔

۱۵۹۷ - ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے مسطور نے انھیں عبد اللہ بن حسنہ بخاری اور انھیں عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا تھا اور فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضرتؐ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا اور فرازی نے بیان کیا، ان سے حیدر نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے

۱۶۰۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے ان سے سلیمان احمول نے، ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف لگام یا اس کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ کر رہا تھا تو آنحضرتؐ نے اسے کاٹ دیا۔

۱۶۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام نے خیر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو ایک شخص کعبہ کا طواف اس طرح کر رہا تھا کہ دوسرا شخص اس کی ناک میں رسی باندھ کر اس کے آگے سے اس کی رہنمائی کر رہا تھا آپؐ نے وہ رسی اپنے ہاتھ سے کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے (غالباً وہ شخص نابینا یا بولہا ہوگا)

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیج وے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا دیکھا آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوامریل ہیں انھوں نے نذر مانی ہے کہ کھڑے رہیں گے بیٹھیں گے نہیں، ان کی چیرہ کامیاب لیں گے اور نذر بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں، سایہ کے نیچے بیٹھیں اٹھیں اور اپنا روزہ پورا کر لیں عبدالوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر مرثیہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۰۶۔ جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو

پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

۱۶۰۹۔ ہم سے محمد بن ابی بکر المقدسی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکیم بن ابی حوہ اسلمی نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ کچھ مخصوص دنوں

إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّى عَنْ تَعَزِّيهِ هَذَا نَفْسَهُ وَكَرَاهَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ النَّوَارِزِيُّ عَنْ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

عنہ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُطَوِّفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَمَاهٍ أَوْ غَيْرِهِ فَنَطَعَهُ ۝

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي هِشَامٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُمْ يُكُونُونَ بِالْكَعْبَةِ بِأَنْشَابٍ يَقُولُونَ إِنَّا نَجِزُ أَمْرًا فِي أَنْفُسِهِمْ فَنَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ۝ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا إِبْنُ عَبَّاسٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ رَجُلٌ فَارْتَمَوْا فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرَّاسٍ أَيْلَ مَنْ دَرَأَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلِمَتُكُمْ وَلَا يَسْتَقِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَقِلُّ وَنَاسِئَةُ مَرَّةٍ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ ۹۰۶ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا مَا وَاقٍ

الْمَخْدَرِ وَالْفَطْرِ ۝

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِيْقَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنََّّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ مَنْ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْكُلَ

میں روزے رکھے گا، پھر اتفاق سے انہیں دنوں میں بقرعید یا عید الفطر کے دن پڑ گئے ہوں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے، آنحضرت بقرعید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزے کو درست سمجھتے تھے۔

۱۶۱۰۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی لیلیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے نذرانی ہے کہ ہر سال یا بدھ کے دن روزہ رکھوں گا اتفاق سے اسی دن کو بقرعید پڑ گئی ہے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس سے صرف اتنی ہی بات کہی اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

۹۰۷۔ کیا قسموں اور نذرانوں میں زمین، بکریاں، بھیتیں اور سامان بھی آتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ کبھی اس سے عہدہ مال نہیں ملتا تھا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو مکمل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار اہل ذرہ کو دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرا مجھے اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے ایک بارش تھا۔

۱۶۱۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید دہلی نے، ان سے ابن میسجہ کے مولا ابو الخیث نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خیبر کی روانگی کے لیے نکلے۔ اس روانگی میں ہمیں سونا چاندی، غنیمت میں نہیں ملتا تھا بلکہ دوسرے اموال، کپڑے اور سامان ملتا تھا، پھر نبی حبیب کے ایک شخص دفاع بن زید نامی نے اس حضورؐ کو ایک غلام بہہ میں دیا، غلام کا نام بدم تھا۔ پھر آنحضرتؐ ولوی القری کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپ وادی القری میں پہنچ گئے تو بدم کو جب کہ وہ آپ کا کجاوہ درست کر رہا تھا ایک انجان تیرا کر لگا اور اس کی موت کا سبب بنا۔ لوگوں نے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شہد جو اس نے تقسیم سے پہنچ خیبر کے مال غنیمت میں سے چر لیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چل چلا کہ ایک قسم یا دو قسم لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

عَلَيْهِ يَوْمَ الْأَصَا مَرَفَاتٍ يَوْمَ أُنْصِيَ الْأَفْطَرُ
فَقَالَ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِمَنْ كُنْتُمْ يَصُومُونَ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْفَطْرِ
وَالْأَيَّامِ صِيَامًا مَعَهَا ۝

۶۱۰۔ احَدًا ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ تَذَرْتُ
أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا مَا عِشْتُ
مَنْوَاقِفْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ الْفُطْرِ فَقَالَ أَمَرَ
اللَّهُ بِوَقَائِ الْمَنَازِلِ وَنَهَانَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ الْفُطْرِ
فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ۝

يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْإِنْيَابِ وَالْمَنَازِلِ
الْأَرْبَعُ وَالْثَمَنِي وَالْمَرْوَعُ وَالْمَنْعَتِ وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسُ مِنْهُ قَالَ
إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَقَصَدْتُ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِي حَالِي لِحَابِطِي
۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ مَوْلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَلَمْ نَقْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ
وَالْإِنْيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّضْبِ
يُقَالُ لَهُ دَعَاةٌ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُلَا مَا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
إِلَى وَادِي الْقُرَى إِذَا كَانَتْ يَوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مَدْعَمًا
يَحْتَطُّ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ عَارِسًا
تَقْتَلُهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّلَّةَ الْبَقِيَّةَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ مِنَ الْمَقَاتِلِ لَمْ تَقْبَلْهَا الْمَقَاتِلُ لَمْ تَقْبَلْ عَلَيْهَا نَارًا

فرمایا کہ یہ آگ کا قسم ہے یا دو قسمے آگ کے ہیں۔
مؤید بن جبر

قَلَمًا سَمِعَ ذِيكَ النَّاسُ جَاءَ وَجْهٌ بِشِرَاكِ أَوْ شِرَاكِ كُنِينَ إِلَى
الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكِ مِنْ ثَابِرٍ أَوْ شِرَاكِ كُنِينَ ثَابِرٍ

باب ۹۰ کفارات الایمات

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَلَمًا رَتَهُ إِيَّاهُمْ عَشْرَةَ
مَسَاكِينَ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَلَّى قَبْدَةَ مَنْ مَيَّامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
نُسْكَ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٌ وَعِكْرَمَةُ
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ، أَوْ مَصَابِيحُ بِالْخِيَارِ
وَقَدْ خَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا

فِي الْقَبْدَةِ :

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ كَعْبَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَدْنُ قَدْ تَوَلَّى
فَقَالَ : يَكُونُ ذِيكَ هُوَ أَمْلَكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
مِنْ ذِيكَ مَنْ مَيَّامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ . وَخَبَرَنِي
ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ مَيَّامٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَنُسْكَ
ثَلَاثَةٌ وَالْمَسَابِيحُ سِتَّةٌ :

باب ۹۱ تَوَلَّى تَعَالَى قَدْ قَرَعَ اللَّهُ

لَكُمْ تَحِلَّةً أَيْسَارَكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَ
هُوَ أَعْلَمُ الْحَكِيمِ مَتَى تَجِبَ الْكُفَّارَةُ عَلَى النَّبِيِّ
وَالنَّبِيِّ :

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ قَبْلَةَ عَنْ رَحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَمْرٍ أَقْرَأُ فِي رَمَضَانَ
قَالَ سَتُحْيِيهِمْ تَعْتَنُ رَقَبَةً ؟ قَالَ لَا قَالَ :

۹۰۸ - قسموں کے کفارے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا،
کھانا ہے“ اور یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دینا ہے
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء و عکرمہ سے منقول ہے کہ
قرآن مجید میں جہاں ’او‘ (یعنی یا) کا لفظ آتا ہے تو اس میں اختیار
بتانا مقصود ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب رضی اللہ
عنه کو ذبیہ کے معاملہ میں اختیار دیا تھا ۔

۱۶۱۲ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ فرمایا کہ قریب ہو یا دس قریب ہو
تو آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے کپڑے تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں،
آنحضرتؐ فرمایا پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا ذبیہ دے دو اور مجھے ابن
نے خبر دی، ان سے ایوب سے بیان کیا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی
ایک بکری کی اور کھانے کے لیے چھ مسکین ہوں گے ۔

۹۰۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اللہ نے تمہاری قسموں کو کھولنا

مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ بڑا جلتے والا، بڑا
حکمت والا ہے اور مال دار اور محتاج پر کفارہ کب واجب ہوتا
ہے ۔

۱۶۱۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ان کی زبان سے
ساتھ حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے بیان کرتے تھے ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، میں تو تباہ ہو گیا، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا بات
ہے؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضرتؐ نے

دریافت فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے
پوچھا کیا دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں انھوں نے
پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپ
نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر آپ کے پاس "عرق" لایا گیا جس میں
کھجوریں تھیں (عرق ایک بڑا پیا تر ہے) آپ نے فرمایا کہ اسے پر امردہ کر دو انھوں
نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر امردہ کر دوں؟ (یعنی مجھ سے زیادہ کوئی
ضرورت مند ہے ہی نہیں) اس پر آپ نہیں دیکھے اور آپ کے سامنے کے دست
وکھائی دینے لگے اور پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے بچوں ہی کو کھلا دینا۔
۱۰۹۔ جس نے کفارہ کی ادائیگی کے لیے کسی تنگ دست
کی مدد کی۔

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا؟ قَالَ لَا، قَالَ: اجْلِسْ نَجَسَ قَائِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ
الْمِكْتَلُ الْمَضْغَمُ، قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ فَضَجَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ
قَالَ: اطْعِمْنَاهُ عِيَالَكَ +

باب ۹۱۱ مَنَ آعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكِفَارَةِ

بہ ہند ہند

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں
نے کہا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے محبت کر لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا
کوئی غلام ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں، دریافت فرمایا متواتر دو مہینے
روزے رکھ سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، بیان کیا کہ پھر ایک انصاری صحابی
"عرق" لے کر حاضر ہوئے عرق ایک پیادہ ہے اس میں کھجوریں تھیں انھوں نے
فرمایا کہ اسے جاؤ اور امردہ کر دو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اپنے
سے زیادہ ضرورت مند پر امردہ کر دوں؟ اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان کوئی گمراہ ہم
سے زیادہ ضرورت مند نہیں ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں
ہی کو کھلا دو۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمْعَانٍ
قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ
لَا، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ
الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِحِذَائِكَ فَتَصَدَّقْ
بِهِ، قَالَ عَلَى أَخَوَجٍّ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالسَّيِّئُ
بَعَثَكَ بِالْحَوْجِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍّ
مِنَّا شَرٌّ قَالَ إِذْ هَبْ فَاطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ؟

باب ۹۱۱ يُعْطَى فِي الْكِفَارَةِ عَشْرَةٌ

مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا +

۱۶۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی میں توبہا ہو گیا! آپ نے فرمایا کیا

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هُرَيْرَةَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ

مَنْ أَمَرَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ، هَلْ تَجِدُ مَا
تُسْتَوِي رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعَمَ سِتِّينَ مِنْكِينَا؟
قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَزْقٍ فِيهِ شَهْرٌ فَقَالَ خُذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعْلَى أَفْقَرُ مِنَّا؟ بَيْنَ
لَا بَيْنَهُمَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْ هَذَا فَطْعِمْهُ
أَهْلَكَ

بِالسَّابِقِ صَاعَ الْمِدِينَةِ وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ
الْمِدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ مَدَنًا بَعْدَ قَرْنٍ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْنِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ
الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُدًّا وَثَلَاثًا مَوْلُومًا يَوْمَ فَيْدٍ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَاغِدَادِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ وَهُوَ سَمِعَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ الْأَوَّلَ دَقِيقًا وَالْثَّانِي
الْبَيْتَيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ
لَنَا مَا لَكَ مُدًّا مَا أَعْظَمَ مِنْ مُدِّ كُمْ وَلَا تَرَوْنَ الْقُضْلَ
الَّذِي مَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ، لَوْ
جَاءَ كُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ بِأَيِّ عَمَلٍ لَكُمْ سَعُونَ؟ قُلْتُ مَا لَعَنِي بَيْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضرتؐ نے
فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں
دریافت فرمایا، کیا متواتر دو مہینے تم روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں،
دریافت فرمایا، کیا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ اس
کے لیے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس ایک
عرق (لو کر) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے لے لو
اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ ان دونوں میدلوں
کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
اسے لے جاؤ اور اپنے گھروالوں کو کھلا دو۔

۹۱۲۔ مدینہ منورہ کا صاع (ایک پیانہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا مدر (ایک پیانہ) اور اس میں برکت ۱۰ در جو بعد میں بھی اہل مدینہ کو
نسلاً بد نسل حاصل رہی۔

۱۶۱۶۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن
مالک مزی نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی
ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مدر تھا یعنی برابر ہوتا تھا بعد
میں عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

۱۶۱۷۔ ہم سے منذر بن الولید الجارودی نے حدیث بیان کی، ان
سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کی زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے
مذ کے حساب سے دیتے تھے اور قوم کا کفارہ بھی آنحضرتؐ کے مذ سے دیتے تھے
ابو قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے بیان کیا کہ ہمارا مذ تھا جسے مذ سے بڑا ہے
اور ہمارے نزدیک ترجیح صرف آنحضرتؐ ہی کے مذ کو ہے اور مجھ سے مالک نے بیان
کیا کہ اگر ایسا کوئی مالک آیا جو آنحضرتؐ کے مذ سے چھوٹا مذ مقرر کر دے تو تم کس کے
حساب سے (صدقہ وغیرہ) نکالو گے؟ میں نے عرض کیا کہ ایسی صورت میں ہم آنحضرتؐ
ہی کے مذ کے حساب سے نکال کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اسلام
ہمیشہ آنحضرتؐ ہی کے مذ کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۶۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے
جروہی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ! ان کے کیل دہیلے ہمیں ان کے صانع اور مژدیں برکت فرما۔

۹۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ایک غلام کی آزادی ۴ اور کس طرح کے غلام کی آزادی زیادہ بہتر ہے۔

۹۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن رشید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان محمد بن مطرف نے، ان سے زید بن کلم نے ان سے علی بن حسین نے ان سے سعید بن مرجانہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کہ کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ۔

۹۱۴۔ کفارہ میں مدبر، ام الولد اور مکاتب کی آزادی اور ولد الزنا کی آزادی اور طاؤس نے کہا کہ مدبر اور ام الولد بھی کافی ہے۔

۹۱۵۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے نسیم بن تمام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں آنحضرت سے خرید لیا۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبلی غلام تھا اور بچے ہی سال مر گیا۔

۹۱۵۔ جب کفارہ میں غلام آزاد کرے گا تو اس کی ولادہ کے حامل ہوگی؟

سَالِیْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ وَمَصَائِعِهِمْ وَمُؤَدِّهِمْ ۖ

باب ۱۳ قول الله تعالى: أَوْ تُخْرِجُوا رَقَبَةً ۖ وَأَيُّ الْقَابِ أَذْكَى ۖ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْفٍ مِنْهُ عَصْفًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَرَجَّحَهُ بِرَجْهِ ۖ

باب ۱۴ عَنْهُ الْمُدَبِّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ وَ الْمَكَاتِبُ فِي الْكُفَّارَةِ وَ عِتْقُ وَلَدِ الزَّانَا . وَقَالَ طَاؤُسُ بْنُ يَحْيَى الْمُدَبِّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ ۖ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ رَمَاهُ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ الْأَنْصَارُ دَبِيرًا مُسْلِمًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ تُعَلِّمُهُ بِنْتُ الْمَخَامِرِ بِمَنْ مِائَةِ دَرَاهِمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا ارْتَضَيْتُ مَاتَ غَامَةً أَوَّلًا ۖ

باب ۱۵ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ يَمَنْ يَكُونُ وَلَا ذَكَ ۖ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۹۲۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

کہ یہاں غلام کی ایسی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں جو مکمل غلام کو مکمل غلام کے زمرہ سے نکالتی ہیں۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری موت کے بعد غلام آزاد ہے۔ ام الولد: وہ کنیز ہے جس کے پیٹ سے مالک کا کوئی بچہ ہو ایسی کنیز مالک کی موت کے بعد خیریت کی نظر میں خود بخود آزاد ہے۔ مکاتب: وہ غلام ہے جس نے اپنے مالک سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ کیا ہو کہ اس مدت میں اگر وہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں غلام مکمل غلام نہیں ہے اور نہ اسے آزاد ہی کہا جاسکتا ہے۔ مصنف نے بحث یہ کی ہے کہ کیا اس صورت میں بھی کفارہ میں ان کی آزادی ایک غلام کی آزادی کے حکم میں آتی ہے؟

حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لیے) تو ان کے پیچھے، لاکھوں نے اپنے لیے ولاد کی شرط لگائی یہی نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا غریب و ولاد تو کسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

۹۱۶۔ قسم میں استثناء

۱۶۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے غیلان بن جریر نے، ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ اشعر میں تھیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ لگے تو تین اونٹ ہیں دیئے جانے کا حکم دیا جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا ہم آنحضرت کے پاس جانور سواری کے لیے مانگے اسے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور اب آپ نے عنایت فرمائی میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے واللہ اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی میں قسم کھاؤں گا اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں اچھائی ہوگی تو میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا۔ اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

۱۶۲۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی انھوں نے (اس روایت میں یہ ترتیبی طرح ایمان کی کہ میں قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی) دیا اس طرح آنحضرت نے فرمایا کہ میں کام وہ کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ ادا کر دوں گا۔

۱۶۲۴۔ ہم سے علی بن محمد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن جریج نے، ان سے طاؤس نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی قومے بیرون کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنھ کی جو اللہ

شُعْبَةُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِنِيهَا اَنْتَا الْوَلَدُ يَمَنْ اَعْتَقَ

باب ۹۱۶ الِاسْتِثْنَاءُ فِي الْاَيْمَانِ

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ لَمْ يَشَأْ اللَّهُ فَأُتِيَ بِأَمِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِشَرَاةٍ ذَوْدًا فَلَمَّا انْطَلَعْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا هَلَلْنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِيَّيْ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْمِلُ عَلَى بَيْنَيْنِ فَأَرَى غَيْرَ هَآخِيَرٍ وَهِيَ إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ تَيْمِيْنِي وَأَكَيْتُ التَّرَفَ هُوَ خَيْرٌ

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَرْتُ تَيْمِيْنِي وَأَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَكَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ

میرزا محمد بن محمد

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلِمَانُ لَا هُوَ فِي النَّسْكَ عَلَى تَمْنَعِينَ أَمْرًا كُلُّ تِلْكَ عَلَامَاتُ تِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُ بِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَنِّي أَلَمْ تَكُنْ
 قُلُوبًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَنَيْتَنِي مَقَاتَ يَهْتَكَ قَلَمُ
 تَابَتْ (مَرَاةٌ تَمُوتُ بِوَلَدٍ رَأَى وَاحِدَةً بِشَيْءٍ خَلَامِهِ
 فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدْرِيهِ قَالَ : نُو قَالَ ابْنُ شَاءَ
 اللَّهُ ثُمَّ يَخْتَنُ وَكَانَ دُرُكَ فِي خَاجَتِهِ وَقَالَ
 مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
 اسْتَشْنَى وَحَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ مِثْلَ
 حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَمَ :

باب ۹۱۷ الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْجَنَّةِ وَتَعْدَةُ :

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ النَّاسِمِ بْنِ أَبِي
 عَنْ زُهَيْرِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذِهِ الْحَيَّةِ مِنْ جَزْمِ أَخَاءَ وَمَعْرُوفٍ
 قَالَ فَقَدَرْنَا مَرَّ قَالِ وَفَدَّرْنَا فِي مَعَامِدِ لَحْمٍ دَجَاجٍ
 قَالَ رَفِي أَنْعَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَانَتْ
 مَوْلَى قَالَ فَلَمْ يَدُنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَإِذَا قَدْ
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ
 قَالَ إِيَّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَدَرْتُهُ فَخَلَقْتُ أَنْ
 لَا أَلْعَمَهُ أَبَدًا : فَقَالَ أَدُنْ أَخْبِرَكَ عَنْ
 ذِيكَ آمَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 رَهْطٍ تَيْنِ الْأَشْعَرِيِّينِ اسْتَحْلَمَهُ وَهُوَ يَقْسِمُ
 نَعْمًا مِّنْ نَّعِيمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ
 وَهُوَ عَضْبَانُ قَالَ : وَاللَّهِ لَا أَخُو لَكُمْ وَمَا عِنْدِي
 مَا أَحْمِلُكُمْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِطُ إِبِلٍ فَعَبِلَ آيَةً
 هُوَ الْأَوَّلُ الْأَشْعَرِيُّونَ : فَاتَيْنَا فَأَمَرَنَا بِعَسِي
 ذُرْدٍ عَرَا الدَّارَى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ
 رَدُّ مَضَاجِي آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَسْتَحْلِمُهُ فَخَلَقَتْ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا

کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان سے ان کے معاہدے کہا، سفیان نے بیان کیا کہ
 مراد فرشتہ ہے کہنے انشاء اللہ لیکن آپ بھول گئے اور ہر مقام بیروں کے پاس گئے
 لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناقص بچہ ہوا تھا کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں
 ہوا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ
 دیا ہوتا تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور اپنی ضرورت کو پالیتے اور ایک مرتبہ انھوں
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر انھوں نے استنفاذ کر دیا ہوتا
 اور ہم سے ابوالزناد سے اصرح کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح
 بیان کیا۔

۹۱۷۔ کفارہ قسم کر ڈرنے سے پہلے اور اس کے بعد

۱۶۲۵۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
 نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے قاسم قمی نے حدیث بیان کی
 ان سے زہد بن جری نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور
 ہمارے قبیلہ جرم میں بھائی چارگی اور باہمی حسن معاملہ کی روایت تھی، بیان کیا کہ
 پھر کھانا لایا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی
 تیمم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا بھی تھا جیسے مولا ہو۔ بیان کیا کہ وہ شخص کھانے
 پر نہیں آیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ شریک ہو جاؤ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا کہ میں نے
 اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا جب سے اس سے گھن آنے لگی اور اسی وقت میں
 نے قسم کھالی کہ کبھی اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا، قریب آباد
 میں تھیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں
 اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور میں نے آنحضرت سے سواری کا
 جانور مانگا۔ آنحضرت اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کر رہے
 تھے۔ ایوب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
 آنحضرت اس وقت غنہ تھے آنحضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمہیں سواری کے لیے
 جانور نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو سواری کے لیے
 میں تمہیں دے سکوں بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر آنحضرت کے پاس غنہ
 کے اونٹ آئے تو پوچھا گیا کہ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے ہم حاضر ہوئے تو
 آنحضرت نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا۔ بیان کیا کہ ہم وہاں
 سے روانہ ہوئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے آنحضرت کے

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَدَّثَنَا نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتَهُ وَاللَّهُ لَكُنْ تَعَقَّلْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتَهُ لَا تَقْلِحُ أَبَدًا أَرْجِعُوا إِلَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَنْ كَرِهَ بَيِّنَتَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَيْنَا لَكَ نَسْتَهْذِئُكَ فَهَلْفَتَ أَنْ لَا تَهْلِكَ ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَفَعَلْنَا أَوْ قَعَرْنَا إِنَّكَ بَيِّنَتُكَ قَالَ أَنْتُمْ لَوْ أَنْتُمْ حَمَلْتُمْ اللَّهَ إِيَّايَ وَاللَّهُ أَنْشَأَ اللَّهُ لَا أَحْلَيْتُ عَلَى يَمِينِي قَارِي فَيُؤَاخِذُ مِنْهَا إِلَّا أَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحْلِلْتُمَا تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَدَابَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ قَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَدَابَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ قَاصِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّلِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ قَاصِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ قَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا الدِّمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ عَسِيرٍ مَسْئَلَةٌ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا وَإِذَا أَحْلَمْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبِيتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ تَابِعَهُ أَشْعَلُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ وَقَابِقَةُ يُونُسُ وَسَيَّاحُ بْنُ عَطِيَّةٍ وَيَمَامُ بْنُ حَرْبٍ وَحَمِيدُ بْنُ قَتَادَةَ وَمَنْصُورُ بْنُ هِشَامٍ وَالدَّيْمِيُّ

پاس سواری کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ سواری کا انتظام نہیں کر سکتے پھر میں بلا بھیجا اور سواری کے جانور رعایت فرمائے آنحضرتؐ اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، واللہ اگر ہم نے آپ کو آپ کی قسم کے بارے میں غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، چلو ہم سب آنحضرتؐ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو آپ کی قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہم پہلے لائے تھے اور آپ سے سواری کے جانور کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے ہم نے سمجھا کہ آپ اپنی قسم قبول کر گئے ہوں گے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔ واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں گا اور پھر دوسری چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں گا تو وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور اپنی قسم توڑ دوں گا۔ اس روایت کی متابعت حماد بن زید نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے ابو قتادہ اور قاسم بن قاسم کہیں نے ۱۶۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قتادہ اور قاسم تمہی نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث بیان کی۔

۱۶۲۷ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے اور ان سے زہد نے یہی حدیث (بیان کی)۔

۱۶۲۸ - مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عون نے خبر دی انھیں حسن نے، ان سے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں دیل جائے گا تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی، لیکن اگر مانگنے پر ملا تو سارا بار تمہیں پر ڈال دیا جائے گا۔ اور اگر تم کوئی قسم کھا لو اور اس کے سوا کوئی اور بات بہتر نظر آئے تو وہی کرو جو بہتر ہو، اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس روایت کی متابعت اشہل نے ابن عون کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے کی۔

بزمہ بمنزہ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱	مولانا ابوالفضل محمد قاسمی
تفسیر طبری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
تاریخ ابن القرآن	مدرسہ سید سلمان مدنی
قرآن اور تاجوت	امام شریف میر کاشف
قرآن تائیس اور تفسیر و تمدن	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
نفاذ القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی قرین امت جدید
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی
ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الہی
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا محمد عبدالرشید اعظمی فاضل دیوبند
تفسیر بیہدائم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
ہاشم ترمذی	۲ جلد	مولانا غفران احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد	مولانا سراج احمد صاحب مولانا غفران احمد صاحب
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۷ حصے کول	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا مہاراجن کابیر سہتی مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا اعلیٰ الرحمن صاحب فی نظام الدینی
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱ جلد	ڈاکٹر امام حسین مدنی
مناہج فرق بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	۱ جلد	مولانا عبدالرشید مدنی فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصے مکمل	مفت محمد رفیع الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریعت	۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک صاحب مدنی
تفہیم الارشاد سمات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح البیہق نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحی ناصر قادری

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
کراچی، پاکستان، فون: ۳۷۱۱۱۱۱ (۱۱۱۱۱۱۱)
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کے کتب خانوں کی کتب دستیاب ہیں